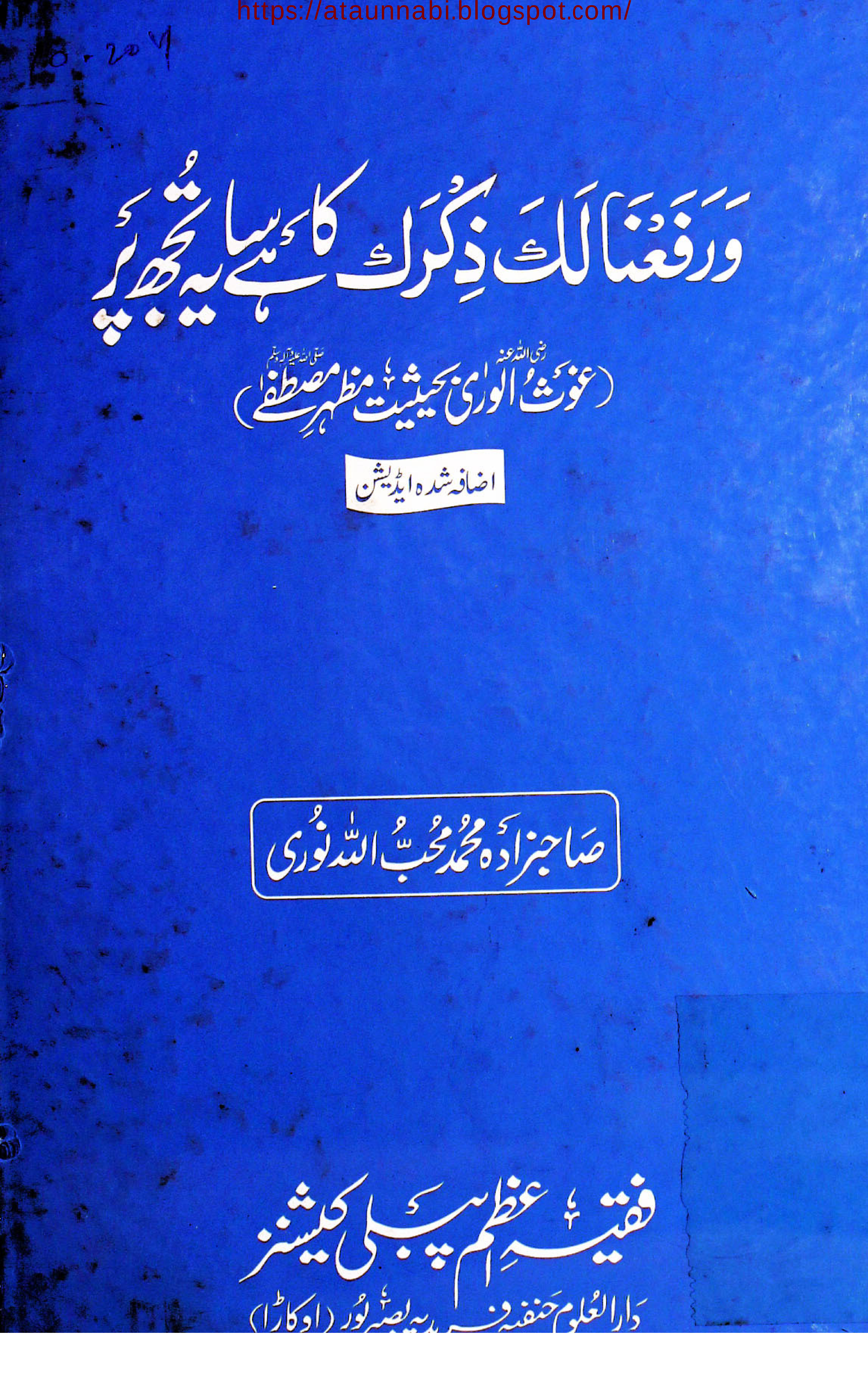

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
(غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ بحیثیت مظہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اضافہ شدہ ایڈیشن
صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری
فقیہ اعظم پبلی کیشنز
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَهٗ *
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ *

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر

(غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ بحیثیت مظہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)

کتاب	ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)
تصنیف	(صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری
حروف سازی	نوری کمپوزنگ سنٹر، بصیر پور شریف
سن تصنیف	ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/ جولائی ۱۹۹۶ء
اشاعت اول	ربیع الاول ۱۴۱۸ھ/ جولائی ۱۹۹۷ء
اشاعت دوم	ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ/ اگست ۱۹۹۷ء
اشاعت سوم	جمادی الاخریٰ ۱۴۲۴ھ/ اگست ۲۰۰۳ء
ضخامت	224 صفحات
مطبع	
ناشر	فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور شریف
قیمت	روپے

سٹاکسٹ

1. انجمن حزب الرحمٰن، بصیر پور شریف، ضلع اوکاڑا
2. ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
3. فرید بک سٹال، 38 اردو بازار، لاہور
4. شبیر برادرز، 40 اردو بازار، لاہور
5. مکتبہ اشرفیہ، منڈی مرید کے، ضلع شیخو پورہ

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) درمیان اولیاء

چوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) درمیان انبیاء

فہرست

❀❀❀❀❀

کچھ بیان اپنا

اللہ تبارک وتعالیٰ کے وہ محبوب بندے، جنہیں اس کائنات میں خصوصی عزت، عظمت، شہرت اور مقبولیت نصیب ہوئی اور جنہیں اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے خاص قرب سے نواز رکھا ہے، ان میں محبوب سبحانی، قطب ربانی، شہباز لا مکانی، سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ نہایت ممتاز ہے----- آپ نسبی و روحانی اعتبار سے حضور پُر نور سید عالم، رحمت مجسم، حضرت احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لخت جگر اور نور نظر ہیں----- آقا حضور ﷺ کی آپ پر خصوصی شفقت اور نگاہ رحمت ہے----- یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ، صورت و سیرت اور جملہ کمالات ظاہری و باطنی میں حضور ﷺ کے نائب و وارث اور مظہر اتم ہیں-----

آپ رضی اللہ عنہ نے اتباع نبوی میں زندگی بسر کی اور تصوف وطریقت اور شریعت مصطفوی کی ترویج واشاعت اور تجدید واحیاء دین کے لیے خود کو وقف کر رکھا تھا-----

آپ رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات، فیضان مصطفوی کی امین اور اللہ تعالیٰ کی

جانب سے نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتی ہے----- آپ کی کرامات دراصل حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے معجزات ہیں، جن کا ظہور آپ ﷺ کے لاڈلے فرزند اور مظہر، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں ہوا-----

آپ کے انہی اوصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے ربیع الاول شریف ۱۴۱۷ھ، میں ماہ نامہ ''نور الحبیب'' کے لیے مضمون لکھنے بیٹھا تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی باطنی توجہ سے قلم چلتا گیا اور مضمون، طویل مقالہ کی شکل اختیار کر گیا، جسے پہلے نور الحبیب کے غوث اعظم نمبر کی صورت میں اور پھر چند روز بعد کتابی انداز میں پیش کیا گیا۔ بحمدہ تعالیٰ اسے علمی وروحانی حلقوں میں بہ نظر استحسان دیکھا اور سراہا گیا-----

اب چند مفید اضافوں کے ساتھ نیا ایڈیشن نذر قارئین ہے----- کتاب کے آغاز میں سیرت غوثیہ کے عنوان سے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تابناک حیات طیبہ کے بعض نمایاں پہلو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، جن سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ سیرت وکردار اور فضائل وکمالات میں اپنے جد کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے عکس جمیل ہیں-----

کتاب میں مکمل حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے اور آخر میں مآخذ ومراجع کی مفصل فہرست بھی شامل کر دی گئی ہے----- کتاب کی کمپوزنگ سے اشاعت کے تک کے تمام مراحل میں معاونت کرنے والے جملہ احباب خصوصی شکریے کے مستحق ہیں، ان سب کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا انہیں سعادت دارین سے نوازے-----

یہ کتاب صرف انہی اہل ذوق کے لیے ہے، جن کے قلوب عظمت اولیاء اور محبت غوث الوریٰ سے مملو ہیں----- اس کے مطالعے سے انہیں ایمانی حلاوت اور روحانی طراوت نصیب ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ-----

خدا کرے، بارگاہ غوثیت مآب میں یہ ہدیۂ عقیدت شرف قبولیت سے نوازا جائے۔ اللہ تعالیٰ جل و علا، رسول اللہ ﷺ کی حقیقی غلامی اور اپنے مقبول بندوں، خصوصاً سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت وعقیدت اور آپ کے مشن پر گامزن رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے-----

امین بجاہ طٰہٰ و یٰس صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و علی آلہ و اصحبہ و علماء امتہ و اولیاء ملتہ اجمعین

محمد محب اللہ نوری

۱۵- جمادی الاخری ۱۴۲۴ھ

۱۴- اگست ۲۰۰۳ء

تقدیم

اہل بیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد محبوبیت ومقبولیت کا جو مقام سیدنا غوث اعظم، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے، اس کی مثال نہیں ملتی ----- اکابر امت محمدیہ نے نہ صرف جلیل القدر القاب واوصاف سے آپ کے مناقب وقصائد بیان فرمائے، بلکہ عقیدت ومحبت کے عالم میں آپ کی حیات مقدسہ کو ضخیم ترین کتب کی صورت میں پیش کیا ----- آپ کے احوال وآثار اور سیرت وسوانح کو ہر زمانے کے اہل علم وقلم نے نظم ونثر میں مزین کیا، دنیا کی ہر زبان آپ کی مبارک زندگی پر شاہد ہے نیز ہر مذہب ومسلک کے فضلاء کی تصانیف آپ کی ذات ستودہ صفات پر بکثرت پائی جاتی ہیں ------ آپ کی شہرت کا آفتاب، آج بھی نصف النہار پر ہے ----- جب کہ آپ ۴۷۰ھ/ بمطابق ۱۰۷۸ء کو شمالی فارس میں بحیرۂ خزر (کیسپین) کے جنوبی ساحل پر گیلان نامی زرخیز صوبہ کی ایک بستی نیف میں پیدا ہوئے، بعض نے اس بستی کا نام بُشتِیر بھی لکھا ہے ----- حضرت شیخ کے والد ماجد کا اسم گرامی ابو صالح موسیٰ اور والدہ ماجدہ کا نام

ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبد اللہ صومعی ہے-----

آپ رضی اللہ عنہ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی نسبت رکھتے ہیں، اسی لیے آپ کو نجیب الطرفین سید پکارا جاتا ہے----- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تو حسینی حسنی، کیوں نہ محی الدین ہو

اے خضر! مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

آپ کی ولادت، مدت عمر اور وصال کے متعلق کسی نے کیا خوب لکھا ہے:

اِنَّ بَازَ اللّٰہِ سُلْطَانُ الرِّجَال

جَاءَ فِیْ عِشْقٍ وَّ مَاتَ فِیْ کَمَال

''بے شک آپ شہباز الٰہی اور شہنشاہ اولیاء کرام ہیں، آپ عشق میں جلوہ گر ہوئے اور کمال عشق میں وصال فرمایا''-----

حروف ابجد کے حساب سے مادۂ تاریخ ولادت ''عشق'' سے برآمد ہوتا ہے، جس کے عدد ۴۷۰ ہیں اور مدت عمر، کلمہ ''کمال'' سے ظاہر ہے، جس کے عدد ۹۱ ہیں اور کمال عشق کی صورت میں کل عدد ۵۶۱ بنتے ہیں، جو تاریخ وصال پر شاہد ہیں-----

قارئین کرام! خود ہی تصور فرمایئے، جس مقدس ہستی کا ظہور عشق میں اور وصال کمال عشق پر ہو، اس کے فضائل و کمالات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟-----

تعلیم و تربیت

ابھی آپ بچے ہی تھے کہ والد ماجد وصال فرما گئے، آپ کے نانا جان حضرت سید

عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پرورش فرمائی ----- ابتدائی تعلیم انہی کی زیر نگرانی اپنے مولد ہی میں پائی، پھر ۴۸۸ھ/ ۱۰۹۵ء کو اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد شریف پہنچے اور جلیل القدر علمی وروحانی شخصیات سے تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کے علاوہ دیگر علوم وفنون میں کمال پایا، ساتھ ساتھ ریاضت ومجاہدہ کے دشوار گزار مراحل بھی طے کیے -----

عملی زندگی

۵۲۱ھ/ ۱۱۲۷ء کو محلہ برانیہ میں آپ نے اپنی پہلی تقریر سے تبلیغ شریعت محمدیہ کا آغاز فرمایا ----- محلہ باب الازج میں حضرت شیخ ابوسعید مخرمی کا مدرسہ تھا، جسے انہوں نے آپ کے سپرد کر دیا، اطمینان قلب کے ساتھ وہاں پر آپ نے تدریس، افتاء، وعظ اور علمی وعملی اجتہاد و جہاد کا کام شروع کیا، تشنگان علوم شریعت وطریقت پروانہ وار آپ کی خدمت میں آنے لگے، جگہ کی کمی کے باعث مدرسہ کو وسعت دی گئی، حتی کہ ۵۲۸ھ/ ۱۱۳۴ء کو یہ مدرسہ پایۂ تکمیل کو پہنچا اور آپ کی نسبت سے جامعہ قادریہ مشہور ہوا -----

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے وعظ وتبلیغ اور درس وافتاء کا جو سلسلہ ۵۲۱ھ سے شروع کیا تھا، ظاہری حیات کے آخری سانس ۵۶۱ھ تک جاری رکھا، اس طرح آپ نے ستر (۷۰) سال تک مسلسل محنت شاقہ سے خدمت اسلام فرمائی -----

لسانی جہاد کے ساتھ ساتھ قلمی میدان میں بھی آپ نے گراں قدر خدمات

انجام دیں، آپ کی تصانیف خاص و عام کے لیے آج بھی خضر راہ ہیں----- الفتح الربانی، فتوح الغیب، سر الاسرار، غنیۃ الطالبین اور قصیدہ غوثیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں-----

مشہور زمانہ القاب

حضرت صاحبزادہ سید نصیر الدین شاہ گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ، حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مشہور زمانہ القاب کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:

> "جہاں حسن و محبت اور ارادت و عقیدت کی نیرنگیاں عجیب اور اس کی رسمیں بلاشبہ جغرافیائی سرحدوں کی قیود سے آزاد ہوتی ہیں----- محبوب کی ہر ادا اور اس کے ہر شیوۂ انداز کی مناسبت سے محب اسے ایک نئے نام سے پکار کر تسکین قلب کا سامان فراہم کرتا ہے-----تصرفات غوثیہ کی بنا پر دنیا کے مختلف حصوں میں ارادت مندان غوث پاک رضی اللہ عنہ، آپ کو نامعلوم کن کن ناموں سے یاد کرتے ہوں گے-----حضرت شاہ نیاز بے نیاز چشتی نظامی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۲۵۰ھ) کہہ اٹھے کہ:
>
> شہباز لامکانی، مظہر رب قدیر
> حضرت محبوب سبحانی، شہ پیران پیر
>
> وہ مسلمہ اور مشہور زمانہ القاب جو صرف آپ ہی کی ذات سے مخصوص ہیں:
>
> ۞......غوث اعظم ۞......غوث پاک ۞......پیران پیر

۞ ...... پیر دستگیر ۞ ...... محبوب سبحانی ۞ ...... شاہ جیلاں

۞ ...... غوث صمدانی ۞ ...... میراں محی الدین ۞ ...... غوث الثقلین

۞ ...... گیارہویں والے پیر ۞ ...... سرکار بغداد ۞ ...... شہنشاہ بغداد

[نام ونسب، صفحہ ۵۹۷]

اکابر اسلام، آپ کے فضل وکمال اور فضائل ومناقب میں ہمیشہ رطب اللسان رہے، جو آپ کے علو مرتبت پر دلالت ہے ----- حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ جو رشتہ میں آپ کے خالہ زاد بھائی کہے جاتے ہیں، یوں منقبت خواں ہیں:

یا غوث معظم، نور ھدیٰ، مختار نبی، مختار خدا

سلطان دو عالم، قطب علیٰ، حیراں ز جلالت ارض وسما

چوں پائے نبی شد تاجِ سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت

اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چوں پیش شاہ گدا

گر داد مسیح بہ مردہ رواں، دادی تو بدیں محمد جاں

ہمہ عالم محی الدین گویاں، بر حسن جمالت گشتہ فدا

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

غوث اعظم دلیل راہ یقیں

بہ یقیں رہبر اکابر دیں

---O---

او ست در جملہ اولیاء ممتاز

چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

حضرت خواجہ غلام دستگیر قصوری دائم الحضوری قدس سرہ العزیز یوں اظہار عقیدت کرتے ہیں:

دادش خدا قرب آں چناں
کس نیست یارائے بیاں
پائے شریفش را مکاں
بر گردن کل اولیاء
باشد کرامت ہائے او
چوں معجزات مصطفیٰ
خارج ز حد بیروں ز عد
حدش نداند جز خدا

حضرت شیخ احمد کشمیری علیہ الرحمہ نے کیا خوب کہا ہے:

وَ بِسْمِ اللّٰهِ مِنْهُ کُنْ مِنَ اللّٰهِ
اِذَا فَنٰى وَصْفَهٗ وَصفَ التَّعَالِ

کراماتِ غوثیہ

حقیت ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات بینات احاطہ تحریر سے باہر ہیں، حضرت گنج بخش کبیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''مناقب وکرامات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر ہیں کہ اگر انسان لکھنے لگیں تو عاجز رہیں'' -----

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''آپ کی کرامات ایسے ہی لاتعداد ہیں جیسے حضور پرنور سید عالم ﷺ کے معجزات''-----

بڑے بڑے مشائخ عظام اور صوفیائے کرام نے فرمایا ہے کہ شہنشاہ بغداد سے کرامات کا ظہور ہوتا، حضرت شیخ احمد کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تَوَاتَرَ خارِقَاتُه وَ اسْتَفَاضَتْ

وَ شَاعَتْ مِنْه فِيْنَا بِالتَّوَالِ

''آپ کی کرامات کامیابی کے ساتھ متواتر ہیں اور ان کا صدور برابر جاری ہے''-----

وَ لَمْ يَظْهَرْ لِشَيْخٍ اَوْ وَلِيٍّ

كَرَامَاتٌ وَ حَالَاتٌ بِحَالٍ

''ایسی کرامات کسی ولی و شیخ سے ظاہر نہیں ہوئیں اور نہ ہی ایسے عظیم حالات کا ظہور ہوا''-----

زیرِ نظر تصنیف

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس واطہر پر اتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا----- اگر ایک سال میں ایک کتاب کا وجود ہی تسلیم کیا جائے تو بھی آج تک آپ پر لکھی جانے والی کتابوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار کے لگ بھگ بن جاتی ہے----- مگر ایسی بات نہیں حقیقت ہے کہ آپ پر تو ہزارہا مضامین ہر سال دنیا

98/87

کے کونے کونے میں شائع ہوتے رہتے ہیں----- رسائل وکتب اور مضامین کے اس غیر معمولی ہجوم میں اہل سنت کی عظیم شخصیت، فخرالمتکلمین، عمدۃ المحققین، محترم المقام، حضرت العلام صاحب زادہ مفتی محمد محبّ اللہ نوری قادری دامت برکاتہم العالیہ کا قلم اٹھانا، معمولی بات نہیں----- آخر کچھ تو ہے جس کے لیے آپ پر حضور سیدنا غوث اعظمؓ کی نگاہ ہوئی-----

ہاں ہاں! یہ انہیں کا کرم ہے، جو وہ چاہتے ہیں، جس سے چاہتے ہیں، جب چاہتے ہیں کروالیتے ہیں-----

حضرت قبلہ صاحب زادہ صاحب مدظلہ العالی نے بے پناہ مصروفیات کے باوجود متعدد موضوعات پر مضامین ومقالات قلم بند فرمائے ہیں----- مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف وتراجم اور تالیفات کی تعداد پندرہ تک پہنچ چکی ہے، جو دلائل وبراہین کے اعتبار سے مضبوط اور وقیع ہیں اور اہل علم وفضل سے خراج تحسین وصول کر رہی ہیں----- آپ کا قلم حقیقت رقم ان امور سے مرصع ہے:

آسان ترین ترجمہ، عمدہ تشریح وتوضیح، نکتہ رسی، مسائل کا عمدہ حل، الفاظ میں سادگی اور بے ساختگی، عبارت کی دل کشی، حوالہ جات کی بہار اور محبت بھرے جملوں کا انبار ایسے اوصاف آپ کی تصانیف کا طرہ امتیاز ہیں----- اگر آپ نے اسی طرح راہوار قلم کو چلانے میں مستعدی دکھائی تو یقین مانیے عصر حاضر میں امت مسلمہ جن مسائل سے دوچار ہے، ان کے حل کے لیے آپ کی تصانیف خود کفالت کی منزل تک پہنچائیں گی----- ان شاء اللہ العزیز

زیر نظر تصنیف اپنے عنوان وبیان کے اعتبار سے اچھوتی، پرکشش اور روح پرور ہے، نام ہی سے کام کا اظہار ہورہا ہے، چنانچہ آپ نے سیدنا غوث اعظمؓ کی ذات

سراپا کرامات سے اپنے قلم کو تر کرنے کے لیے یہ نام تجویز فرمایا:

''ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)''

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت میں یہ شعر لکھا:

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر اونچا ہے تیرا

اسے بعض علماء کرام نے حضور سید عالم، نبی مکرم ﷺ کی نعت سمجھا، حقیقت ایسے نہیں----- ہاں! سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وجود مسعود کو نعت سمجھا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا-----

حضرت صاحب زادہ صاحب نے اس شعر کو بنیاد بنا کر نہ صرف عظمت غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کو اجاگر فرمایا ہے، بلکہ اس ضمن میں بہت سے مسائل کو دلائل و براہین کے لباس سے ملبوس کر کے اہل طریقت و الفت کی رہنمائی بھی فرمائی ہے----- یہ کتاب اہل تحقیق کے لیے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی، زیادہ کیا عرض کروں، ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟----- کتاب کھولیے اور اپنے ایمان و ایقان سے عشق کے من کو آباد کیجیے----- مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ ﷺ بوسیلۂ غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ اسے شرف قبولیت سے نوازے----- آمین ثم آمین

محمد منشاء تابش قصوری
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

❀❀❀❀❀

سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

غوث اعظم خاص محبوب خدا
نائب و وارث حبیب کبریا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے جن عظیم رجال دین سے احیاء وتجدید دین کا کام لیا اور انہوں نے ملت اسلامیہ کی عروق مردہ میں نئی روح پھونکی، ان میں سب سے اہم اور جلیل القدر نام سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے ----- آپ کی زندگی متلاشیان حق اور رہ نوردان علم ومعرفت کے لیے خضر راہ اور منارِ نور کی حیثیت رکھتی ہے -----

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت صوبہ گیلان [۱] میں ۴۷۰ھ کو ہوئی ----- ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی ----- پھر اٹھارہ سال کی عمر میں ۴۸۸ھ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بغداد کا رخ کیا ----- یہ وہ وقت تھا جب امام غزالی علیہ الرحمہ نے حصولِ یقین اور راہِ طریقت کی تلاش میں مسند تدریس سے علیحدگی اختیار کی اور بغداد کو خیر باد کہا -----

گویا ایک سربرآوردہ شخصیت نے بغداد کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے نعم البدل کے طور پر ایک دوسری نادرِ روزگار ہستی کے قدوم میمنت لزوم سے بغداد کو مشرف فرمایا-----

طلب علم کے لیے آپ نے جن صعوبتوں اور کلفتوں کو برداشت کیا، آج کا لائق سے لائق، محنتی سے محنتی طالب علم بھی اس کا تصور نہیں کرسکتا-----

بغداد آئے تو صرف چالیس دینار پاس تھے، جو وقتِ رخصت والدہ ماجدہ نے عنایت کیے تھے----- یہ مختصر رقم کب تک ساتھ دیتی؟----- آخر نوبت فاقوں تک جا پہنچی----- کبھی درختوں کے پتے، پیلو اور جنگلی پھل کھا کر گزارہ کرتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ آپ تلاش رزق میں نکلتے اور وہاں پہلے سے موجود حاجت مند لوگوں کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے واپس لوٹ آتے اور یوں ابتدائی تعلیم ہی سے پیکر ایثار بن کر ﴿وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾[۲] کی عملی تفسیر پیش کی----- اسی اثناء میں ایک بار یوں بھی ہوا کہ بھوک کی شدت اور فاقوں کی کثرت سے کمزوری اس حد تک بڑھ گئی کہ بغداد کے سوق الریحانیین کی مسجد میں آپ لیٹ گئے----- خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں:

''شدت فاقہ سے یوں محسوس ہوتا کہ اب موت آنے ہی والی ہے، اس دوران مسجد میں ایک نوجوان کھانا لے کر داخل ہوا، کھانا کھانے لگا تو مجھے بھی دعوت دی، میں نے انکار کیا تو اس نے قسم دے کر کھانے کے لیے مجبور کیا، میں نے چند لقمے لیے----- کھانے کے دوران اس نے تعارف پوچھا، میں نے کہا، گیلان کا رہنے والا ہوں----- اس نے کہا، میں بھی وہیں کا رہنے والا ہوں، یہ بتائیں، یہاں عبد القادر نامی نوجوان تعلیم کے لیے آیا ہوا ہے، اسے آپ جانتے ہیں؟----- میں نے کہا، وہ

میں ہی ہوں----- یہ سن کر اس کا رنگ متغیر ہو گیا، پشیمانی کے ساتھ معذرت خواہ ہوا کہ آپ کی والدہ نے آپ کے لیے آٹھ دینار بھیجے تھے، تین دن سے آپ کی تلاش میں ہوں----- مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا، ناچار اسی میں سے کچھ پیسے خرچ کر کے یہ کھانا خریدا ہے اور اب میں آپ کا مہمان ہوں----- چنانچہ آپ نے بقیہ کھانا اور کچھ سونا (دینار) اسے عنایت کر کے رخصت کیا''----- [۳]

زمانہ طالب علمی کی صعوبتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قیام بغداد کے ابتدائی ایام میں بیس دن ایسے گزرے کہ کھانے کو کچھ میسر نہ ہوا----- میں ایوان کسریٰ کے کھنڈرات کی طرف نکل گیا تا کہ کوئی مباح چیز تلاش کروں----- وہاں میں نے دیکھا کہ دیگر ۷۰ (ستر) اولیاء اللہ بھی میری طرح قوت لایموت کی تلاش میں ہیں----- میں نے سوچا کہ ان کی مزاحمت، اخلاق سے بعید ہے----- سو! میں واپس چلا آیا، یہاں آبائی وطن کا ایک شخص ملا، اس نے مجھے سونے کے کچھ ریزے دیئے اور کہا کہ یہ آپ کی والدہ نے بھیجے ہیں----- ایک ریزہ اپنے پاس رکھ لیا اور باقی محلات کسریٰ کے کھنڈرات کی طرف جا کر ان ستر افراد میں تقسیم کر دیا، جو رزق حلال کی تلاش میں سرگرداں تھے----- انہوں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟----- میں نے بتایا کہ سونے کے یہ ٹکڑے میری والدہ ماجدہ نے بھجوائے ہیں، میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ تنہا استعمال کروں----- واپس آ کر اپنے حصے کے ریزے کا کھانا خرید کر غریبوں اور محتاجوں کو جمع کر کے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھایا----- یوں رات تک سونے کے ٹکڑے میں سے کچھ بھی نہ بچا----- [۴]

اللہ اکبر! غم خواری، دل داری اور ایثار کا یہ عالم کہ سختی، تنگ دستی و محتاجی میں تنہا

اپنے لیے خرچ کرنا گوارا نہ کیا بلکہ سب کچھ فقیروں، درویشوں اور محتاجوں میں خرچ کر دیا-----

دوران تعلیم آپ نے ہر علم کو ماہرین فن اور باکمال اساتذہ سے حاصل کیا اور اس میں مہارت تامہ اور مکمل دست گاہ پیدا کی-----

مجاہدہ اور ریاضت

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے خلوت اختیار کی----- مجاہدات و ریاضت اور نفس کشی میں بڑی جفاکشی اور بلند ہمتی کے ساتھ سلوک و معرفت کی اعلیٰ منازل کو طے فرمایا----- شیخ ابوالفتوح ہروی کا بیان ہے:

''آپ پچیس سال تک عراق کے جنگلوں میں صحرا نوردی کرتے رہے، میں آپ کی خدمت میں چالیس سال تک حاضر رہا----- اس دوران آپ ہمیشہ صبح کی نماز، عشاء کے وضو سے ادا فرماتے----- آپ ہمہ وقت باوضو رہتے، ہمیشہ وضو کے بعد دو رکعت نفل ضرور ادا کرتے----- عشاء کی نماز کے بعد اپنی خلوت گاہ میں تشریف لے جاتے اور کسی کو بھی وہاں جانے کی اجازت نہ ہوتی----- تمام رات محو عبادت رہتے، طلوع فجر کے وقت باہر نکلتے----- ایک دفعہ خلیفہ وقت رات کو زیارت کے لیے حاضر خدمت ہوا، مگر اسے بھی فجر سے پہلے باریابی نصیب نہ ہو سکی''----- [۵]

اس دوران رات کو مسلسل پندرہ سال عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے

ہو کر تلاوت قرآن شروع کرتے اور سحری تک قرآن مجید ختم کر لیتے ----- بعض اوقات چالیس چالیس دن تک کھانے کو کچھ میسر نہ آتا ----- ادھر دنیا اپنے حسن و جمال اور دل فریب رنگینیوں اور خواہشات کے ساتھ لبھانے آتی مگر آپ ثابت قدم رہے ----- گیارہ سال تک برج بغداد میں محو عبادت رہے ----- آپ ہی کی وجہ سے اس کا نام برج عجمی پڑ گیا ----- [۶]

اسی زمانۂ ریاضت میں ایک بار ایسا بھی ہوا کہ آپ برہنہ پا، صحرا میں پھر رہے تھے، پاؤں میں کانٹے چبھتے، سورج کی حدت اور موسم کی شدت سے بے نیاز عبادت میں مگن تھے کہ بے ہوش ہو گئے، لوگوں نے مردہ سمجھ کر تکفین و تدفین کی تیاری کی ----- غسل دیا جا رہا تھا کہ ہوش آ گیا [۷] گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حیات نو عطا فرمائی -----

زہد و تقویٰ اور تعلق باللہ میں اس مقام پر فائز تھے کہ آپ اپنی ذات، اولاد اور مال و دولت کی محبت سے بے نیاز ہو گئے ----- خود فرماتے ہیں:

مَا وُلِدَ قَطُّ مَوْلُوْدٌ اِلَّا وَ اَخَذْتُهٗ عَلٰی يَدَیَّ وَ قُلْتُ هٰذَا مَيِّتٌ فَاُخْرِجُهٗ مِنْ قَلْبِیْ اَوَّلَ مَا يُوْلَدُ ----- [۸]

"میرے ہاں جو بچہ بھی پیدا ہوتا، اسے ہاتھ میں لے کر اپنے آپ سے کہتا، یہ مردہ ہے ----- اس طرح ولادت کے وقت سے ہی اس کی محبت دل سے نکال دیتا" -----

اگر مجلس وعظ کے اوقات میں صاحبزادگان میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو مجلس موقوف نہ کرتے اور بدستور سلسلہ وعظ و ارشاد جاری رکھتے ----- جب غسل و کفن دینے کے بعد جنازہ باہر لایا جاتا تو آپ کرسی سے اترتے اور جنازہ

پڑھاتے ------[۹]

آپ اس فلسفہ پر کاربند تھے کہ جان، مال، اولاد کچھ بھی اپنا نہیں، سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ------ بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے:

یَا رَبِّ کَیْفَ اُھْدِیٰ اِلَیْکَ رُوْحِیْ وَ قَدْ صَحَّ بِالْبُرْھَانِ اَنَّ الْکُلَّ لَکَ ------[۱۰]

''بارالٰہی! میں اپنی روح کا ہدیہ پیش کروں؟ ------ حالانکہ سب کچھ تو تیرا ہے'' ------

مسند وعظ وارشاد

ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد آپ نے درس و تدریس اور وعظ و ارشاد کی مسند کو زینت بخشی ------

آپ کی مجلس وعظ میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا [۱۱] ہفتہ میں تین بار، جمعہ کی صبح اور منگل کی شام کو مدرسہ میں اور اتوار کی صبح درگاہ عالیہ میں وعظ فرماتے [۱۲] جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے ------ بادشاہ، وزراء اور اعیان مملکت نیاز مندانہ حاضر ہوتے ------ علماء وفقہاء کا جم غفیر ہوتا، بیک وقت چار چار سو علماء، قلم، دوات لے کر آپ کے ارشادات عالیہ قلم بند کرتے [۱۳] آپ کے فرمودات ''از دل خیزد، بر دل ریزد'' کا مصداق تھے ------ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز رقم طراز ہیں:

مجلس آں حضرت ہرگز از جماعت یہود و نصاری و امثال ایشاں کہ بر

دست او بیعت اسلام آوردندے واز طوائف عصاۃ از قطاع طریق وارباب

بدعت وفساد در مذہب واعتقاد کہ تائب می شدند، خالی نبودے ----- [۱۴]

''حضرت شیخ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں یہودی، عیسائی اور

دیگر غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر اسلام سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور

جرائم پیشہ، بدکردار، ڈاکو، بدعتی، بدمذہب اور فاسد عقیدہ رکھنے والے تائب

نہ ہوتے ہوں'' -----

آپ کے مواعظ حسنہ توحید، قضاء و قدر، توکل، عمل صالح، تقویٰ و طہارت، ورع، جہاد، توبہ، استغفار، اخلاص، خوف و رجا، شکر، تواضع، صدق و راستی، زہد و استغناء، صبر و رضا، مجاہدہ، اتباع شریعت کی تعلیمات اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے -----

حکمرانوں کے سامنے حق گوئی

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے عملی طور پر معروف انداز کی سیاست میں حصہ نہ لیا مگر آپ سیاست کو دین سے جدا نہیں سمجھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مواعظ حسنہ میں زبانی وعظ و تلقین اور پند و نصائح پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ربانی فریضہ بحسن و خوبی انجام دیتے اور حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کلمہ حق کہتے رہے -----

آپ ۴۸۸ھ سے سنہ وصال ۵۶۱ھ تک تہتر سال اپنی حیات ظاہری میں بغداد کو اپنے فیوضات سے نوازتے رہے، اس اثناء میں درج ذیل پانچ خلفاء کا

زمانہ آپ نے دیکھا:

خلیفہ مستظہر باللہ	۴۸۷ھ تا ۵۱۲ھ
خلیفہ مسترشد باللہ	۵۱۲ تا ۵۲۹ھ
خلیفہ راشد باللہ	۵۲۹ھ تا ۵۳۰ھ
خلیفہ مقتضی باللہ	۵۳۰ تا ۵۵۵ھ
خلیفہ مستنجد باللہ	۵۵۵ھ تا ۵۶۶ھ [۱۵]

اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی باہمی کش مکش اپنے عروج پر رہی ---- شورش، فتنہ اور باہمی افتراق کے اس زمانے میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے وعظ و تذکیر کے ذریعے محبت و اخوت کا درس دیا، آپ لوگوں کو آخرت کی طرف متوجہ کرتے ---- حُبِ جاہ و مال، دنیا کی تحقیر و تذلیل، نفاق، ریاکاری، بغض و کینہ کی مذمت اور عقیدۂ آخرت، دنیا کی بے ثباتی، ایمان پر پختگی اور اخلاقِ کامل کی اہمیت پر زور دیتے ---- حکامِ وقت کی مطلق پروانہ کرتے اور نہ کبھی ان کے دروازے پر جاتے ---- آپ حکمرانوں کے درباروں میں بیٹھنے کو فقراء کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت جلد ملنے والی سزا اور گرفت قرار دیتے ---- [۱۶]

آپ سلاطینِ وقت اور حکام کی مصاحبت اختیار کرنے والے سرکاری درباری علماء و مشائخ کی بے حد مذمت فرماتے ---- ایک موقعہ پر آپ اس طبقہ سے یوں مخاطب ہوئے:

''اے علم و عمل میں خیانت کرنے والو! تمہیں ان (حکام و سلاطین) سے کیا نسبت؟ ---- اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنو! اے بندگانِ خدا کے حقوق غصب کرنے والو! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں مبتلا

زمانہ آپ نے دیکھا:

خلیفہ مستظہر باللہ	۴۸۷ھ تا ۵۱۲ھ
خلیفہ مسترشد باللہ	۵۱۲ تا ۵۲۹ھ
خلیفہ راشد باللہ	۵۲۹ھ تا ۵۳۰ھ
خلیفہ مقتضی باللہ	۵۳۰ تا ۵۵۵ھ
خلیفہ مستنجد باللہ	۵۵۵ھ تا ۵۶۶ھ [۱۵]

اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی باہمی کش مکش اپنے عروج پر رہی ----- شورش، فتنہ اور باہمی افتراق کے اس زمانے میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے وعظ و تذکیر کے ذریعے محبت و اخوت کا درس دیا، آپ لوگوں کو آخرت کی طرف متوجہ کرتے ----- حُبِ جاہ و مال، دنیا کی تحقیر و تذلیل، نفاق، ریا کاری، بغض و کینہ کی مذمت اور عقیدۂ آخرت، دنیا کی بے ثباتی، ایمان پر پختگی اور اخلاق کامل کی اہمیت پر زور دیتے ----- حکام وقت کی مطلق پروانہ کرتے اور نہ کبھی ان کے دروازے پر جاتے ----- آپ حکمرانوں کے درباروں میں بیٹھنے کو فقراء کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت جلد ملنے والی سزا اور گرفت قرار دیتے ----- [۱۶]

آپ سلاطین وقت اور حکام کی مصاحبت اختیار کرنے والے سرکاری درباری علماء و مشائخ کی بے حد مذمت فرماتے ----- ایک موقعہ پر آپ اس طبقہ سے یوں مخاطب ہوئے:

"اے علم و عمل میں خیانت کرنے والو! تمہیں ان (حکام و سلاطین) سے کیا نسبت؟ ----- اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنو! اے بندگانِ خدا کے حقوق غصب کرنے والو! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں مبتلا

ہو---- اے عالمو! اے زاہدو! بادشاہوں اور سرداروں کے لیے کب تک منافق بن کران سے دنیا کا مال ومتاع اور اس کی شہوات ولذات لیتے رہو گے؟---- تم اور اس زمانہ کے اکثر بادشاہ، اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوئے ہو----

اے اللہ! منافقوں کی شوکت توڑ دے، ان کو ذلیل فرما، توبہ کی توفیق دے---- ان ظالموں کا قلع قمع فرما اور ان کی اصلاح فرما، یا زمین کو ان سے پاک کر دے"---- [۱۷]

امراء اور حکام وقت کے بارے میں آپ کا رویہ نہایت محتاط تھا---- شیخ ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی بیان کرتے ہیں:

"میں تیرہ سال حضرت کی خدمت میں حاضر رہا، اس طویل عرصہ میں آپ کے ناک اور منہ سے بلغم نکلتے اور آپ کے بدن مبارک پر مکھی بیٹھتے نہیں دیکھی

"و لا قام لاحد من العظماء و لا الم بباب ذی سلطان و لا جلس علی بساطه و لا اکل من طعامه" آپ نہ تو کبھی کسی دنیا دار کے استقبال کے لیے کھڑے ہوئے، نہ کسی حاکم کے دروازے پر گئے، نہ کبھی کسی حاکم کی مسند پر بیٹھے اور نہ ان کے دستر خوان سے کچھ کھایا، آپ اسے گناہ تصور کرتے، اگر کبھی خلیفہ یا وزیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ ان کے آنے سے پہلے اٹھ کر دولت خانہ میں تشریف لے جاتے تاکہ ان کے لیے اُٹھنا نہ پڑے، جب وہ آکر بیٹھ جاتے تو آپ باہر تشریف لاتے، آپ ان سے سخت لہجہ میں گفتگو فرماتے اور وعظ ونصیحت میں انتہائی

مبالغہ سے کام لیتے، وہ لوگ آپ کے ہاتھ چومتے اور مؤدب ہو کر عاجزی سے آپ کی مجلس میں بیٹھتے، اگر کبھی خلیفہ وقت کو خط لکھنے کی نوبت آتی تو یوں تحریر فرماتے:

''عبدالقادر تمہیں فلاں کام کا حکم دیتا ہے، اس کا حکم تم پر نافذ اور اس کی اطاعت تم پر واجب ہے، وہ تمہارا مقتداء و پیشوا ہے'' ----- [۱۸]

خلیفۂ وقت، گرامی نامہ کو چوم کر کہتا، حضرت والا نے سچ فرمایا ----- [۱۹]

آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے حکمرانوں کو بلاخوف و خطر تنبیہ فرماتے ----- علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رقم طراز ہیں:

كَانَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ لِلْخُلَفَاءِ وَ الْوُزَرَاءِ وَ السَّلَاطِيْنِ وَ الْقُضَاةِ وَ الْخَاصَّةِ وَ الْعَامَّةِ يَصْدَعُهُمْ بِذٰلِكَ عَلٰى رُؤُسِ الْاَشْهَادِ وَ رُؤُسِ الْمَنَابِرِ وَ فِيْ الْمَحَافِلِ وَ يُنْكِرُ عَلٰى مَنْ يُوَلِّي الظَّلَمَةَ وَ لَا يَأْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ ----- [۲۰]

''آپ خلفاء، وزراء، سلاطین، عدلیہ، خواص و عوام سب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے اور بڑی حکمت و جرأت کے ساتھ بھرے مجمع اور کھلی محافل و مجالس میں برسر منبر، علی الاعلان ٹوک دیتے ----- جو شخص کسی ظالم کو حاکم بناتا، اس پر اعتراض کرتے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت کی پروانہ کرتے'' -----

ایک مرتبہ خلیفہ مقتفی لامر اللہ نے ابوالوفا یحییٰ بن سعید ایسے ظالم شخص کو قاضی بنا دیا، جو ''ابن المزحم الظالم'' کے لقب سے مشہور تھا، آپ نے برسر منبر خلیفہ کو تنبیہ فرمائی:

وَ لَّيْتَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَظْلَمَ الظَّالِمِيْنَ مَا جَوَابُكَ غَدًا

عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَرْحَمِ الرَّاحِمِيْنَ -----

"تم نے مسلمانوں پر ایک ایسے شخص کو حکمران بنا دیا ہے جو اظلم الظالمین ہے، کل قیامت کو اللہ رب العالمین کو کیا جواب دو گے، جو ارحم الراحمین ہے" -----

خلیفہ یہ سن کر لرزہ براندام ہو گیا، اس پر گریہ طاری ہو گیا اور فوراً اس قاضی کو عہدہ سے معزول کر دیا ----- [۲۱]

ایک بار آپ کی خدمت میں لوگوں کا جم غفیر تھا، خلیفہ مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف حاضر خدمت ہوا اور نصیحت چاہی، ساتھ ہی سونے کی اشرفیوں کی دس تھیلیاں نذر کیں ----- آپ نے فرمایا، مجھے اس کی ضرورت نہیں اور قبول کرنے سے انکار کر دیا ----- خلیفہ کے بے حد اصرار پر آپ نے دو تھیلیاں اٹھا کر ان کو نچوڑا تو تازہ خون ٹپکنے لگا ----- آپ نے فرمایا:

"ابو المظفر! تمہیں اللہ سے شرم نہیں آتی، لوگوں کا خون جمع کر کے میرے پاس لے آئے ہو" -----

یہ منظر دیکھ کر خلیفہ بے ہوش ہو گیا ----- آپ نے فرمایا:

"اللہ کی عزت کی قسم! اگر خلیفہ کی رسول اللہ ﷺ سے نسبی قرابت کا احترام نہ ہوتا تو میں خون بہنے دیتا، یہاں تک کہ خلیفہ کے گھر میں داخل ہو جاتا" ----- [۲۲]

اسی خلیفہ مستنجد باللہ نے ایک بار آپ کی خدمت میں عرض کیا، اطمینان قلبی کے لیے کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں ----- فرمایا، کیا چاہتا ہے؟ ----- اس نے کہا، سیب ----- اس وقت علاقہ میں سیب کا موسم نہ تھا، آپ نے ہوا میں ہاتھ بلند

کیا تو اس میں دو تازہ سیب آ گئے ----- آپ نے ایک مستنجد کو دیا اور دوسرا خود کاٹا جو نہایت خوش بو دار نکلا، جب کہ مستنجد باللہ نے سیب چیرا تو اس میں سے کیڑا نکلا ----- اس نے پوچھا اس کی وجہ کیا ہے؟ ----- فرمایا:

''اے ابو المظفر! اس کو ظلم کا ہاتھ لگا تو اس میں کیڑے پڑ گئے'' ----- [۲۳]

علمی مشاغل و تبحّر علمی

آپ کی پوری زندگی اپنے جد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے فرمان تَعَلَّمُوا العِلْمَ وَ عَلِّمُوهُ النَّاسَ [۲۴] ''علم پڑھو اور پڑھاؤ'' سے عبارت تھی ----- تصوف و ولایت کے مرتبہ عظمیٰ پر فائز ہونے اور خلق خدا کی اصلاح و تربیت کی مشغولیت کے باوصف درس و تدریس اور کار افتاء سے پہلو تہی نہ کی ----- آپ نے مذہب اہل سنت و جماعت کی نصرت و حمایت میں تقریر کے علاوہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف سے بھی کام لیا ----- آپ تیرہ مختلف علوم کا درس دیتے اور اس کے لیے باقاعدہ ٹائم ٹیبل مقرر تھا -----

اگلے اور پچھلے پہر تفسیر، حدیث، فقہ، مذاہب اربعہ، اصول اور نحو کے اسباق ہوتے، ظہر کے بعد تجوید و قرات کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم ہوتی، مزید برآں افتاء کی مشغولیت تھی ----- [۲۵]

آپ حنبلی تھے، لیکن چاروں فقہی مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں فتویٰ دیتے [۲۶] بالعموم شافعی و حنبلی مذہب کے مطابق فتوے دیتے ----- علماء عراق

آپ کے فتوی پر متعجب ہوتے اور بڑی تعریف کرتے ----- [۲۷]

ایک دفعہ ایک استفتاء آیا، ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ ایسی عبادت کرے گا جس میں بوقت عبادت روئے زمین کا کوئی دوسرا شخص شریک نہ ہو، ورنہ اس کی بیوی کو تین طلاق ----- علماء حیرت زدہ رہ گئے ----- کہا، ایسی کون سی عبادت ہو سکتی ہے جس میں وہ تنہا عبادت کر رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص اس میں شریک نہ ہو؟ -----

جب یہ استفتاء حضرت شیخ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فوراً برجستہ فرمایا:

"اس شخص کے لیے مطاف خالی کردیا جائے اور وہ اکیلا ہی کعبہ کے سات چکر مکمل کرے" -----

علماء نے اس جواب پر داد تحسین دی ----- [۲۸]

بلاشبہ طواف وہ عبادت ہے جو بیت اللہ کے ساتھ موقوف ہے اور جب مطاف خالی کردیا گیا تو کوئی دوسرا شخص اس وقت شریک عبادت نہیں رہے گا اور یوں اس شخص کی قسم پوری ہو جائے گی -----

شیخ موفق الدین ابن قدامہ آپ کے تدریسی انہماک کا حال یوں بیان کرتے ہیں:

رحلنا بغداد سنة احدى و ستين و خمس مائة فاذا الشيخ عبد القادر ممّا انتهت اليه الرياسة بها علما و عملا و استفتاء كان يكفي طالب العلم عن قصد غيره من كثرة ما اجتمع من العلوم و الصبر على المشتغلين ----- [۲۹]

"ہم ۵۶۱ھ میں بغداد حاضر ہوئے، اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو علم، عمل اور فتوی نویسی کی اقلیم کی حکمرانی حاصل تھی ----- آپ کی ذات میں جو متعدد علوم ودیعت کیے گئے تھے اور علم حاصل کرنے والوں

پر آپ کی شفقت کے باعث کسی طالب علم کا آپ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا“ -----

حافظ ابن عباس فرماتے ہیں:

”ایک دفعہ میں اور شیخ جمال الدین ابن جوزی آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے، قاری نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی، آپ نے گیارہ تفسیری توجیہات بیان فرمائیں، میرے استفسار پر ابن جوزی نے بتایا کہ مجھے ان کا علم ہے ----- پھر حضرت نے ایک اور توجیہ بیان فرمائی، ابن جوزی نے کہا، مجھے اس کا علم نہیں، یہاں تک کہ آپ نے چالیس توجیہات بیان فرمائیں اور ہر توجیہ کے قائل کا نام لیا ----- ابن جوزی نے ان چالیس تفسیری توجیہات سے اپنی لاعلمی کا اعتراف کیا اور آپ کے استحضار اور وسعت علمی پر دنگ رہ گئے ----- اسی اثناء میں آپ نے فرمایا، اب ہم قال سے حال کی طرف آتے ہیں، پھر فرمایا، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـهِ، لوگوں میں وجد و اضطراب کی عجیب کیفیت پیدا ہوگئی، جب کہ ابن جوزی نے (شدت حال سے) اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے“ ----- [۳۰]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے عمر بھر دینی علوم کی ترویج و اشاعت کا بھرپور کام کیا، آپ فروغ علم اور درس و تدریس کو اپنے مرتبہ کی بلندی کا راز گردانتے ہیں ----- فرماتے ہیں:

درستُ العِلمَ حتّی صِرتُ قطبا

و نِلتُ السعدَ مِن مولی المَوالی [۳۱]

”میں علم پڑھتے پڑھتے قطبیت کے (اعلیٰ) مقام پر فائز ہو گیا اور

تائیدِ ایزدی سے میں نے ابدی سعادت کو پالیا" -----

خداداد وجاہت وجلالت

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو کائنات درس وتدریس، وعظ وافتا اور علم وفضل کی بے تاج پادشاہی اور اقلیم ولایت کی حکمرانی کے ساتھ ساتھ رعب و دبدبہ اور وجاہت وجلالت سے بھی نواز رکھا تھا ----- عوام تو عوام، اکابر اولیاء اور سربرآوردہ علماء وفضلاء بھی آپ کی مجلس میں کانپتے، لرزتے حاضر ہوتے ----- آپ کے معاصرین میں سے شیخ بقا، شیخ علی بن الہیتی اور شیخ ابوسعید قیلوی ایسے جید و نامور مشائخ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو پہلے چوکھٹ کو بوسہ دیتے، جھاڑو پھیرتے، چھڑکاؤ کرتے اور بلا اجازت حاضری کی جرأت نہ کرتے ----- اجازت ملتی تو مؤدب کھڑے ہو جاتے، آپ فرماتے بیٹھیے تو عرض گزار ہوتے، حضور! ہمیں امان ہے؟ ----- آپ فرماتے، امان ہے، تب جا کر بیٹھتے ----- [۳۲]

شیخ صیریفینی اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کے معاصر مشائخ جس وقت آپ کے مدرسہ یا خانقاہ میں حاضر ہوتے تو چوکھٹ چوم کر یہ اشعار پڑھتے:

تزاحم تیجان الملوک ببابہ

و یکثر فی وقت السلام ازدحامھا

اذا عاینتہ من بعید ترجلت

و ان ھی لم تفعل ترجل ھامھا [۳۳]

"شاہی تاج ان کے در اقدس پر اپنے سر رگڑ رہے ہیں، سلام کے لیے

حاضر ہونے والوں کی کثرت کو تو دیکھیے ------- دروالا پر نگاہ پڑتے ہی شاہان وقت پا پیادہ ہو جاتے ہیں اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کی کھوپڑیاں پا پیادہ ہو جائیں'' ------

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے جب کہیں تشریف لے جانا ہوتا، سواری پر سوار ہونے لگتے تو بارگاہ میں موجود مشائخ وقت غاشیہ زین اٹھاتے اور سواری کے ساتھ ساتھ چلتے ----- ہر چند آپ انہیں روکتے، مگر وہ عرض کرتے، حضور! یہی تو وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے ----- [۳۴]

مفتی عراق، محی الدین ابوعبد اللہ محمد بن حامد بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے آپ کی خداداد ہیبت وجلالت کی طرف یوں اشارہ کرتے:

شدید الخشية، کثیر الهيبة، مجاب الدعوة، الهيبة تلوح من سمته، کریم الاخلاق ----- [۳۵]

''آپ انتہائی خشیت الٰہیہ رکھنے والے، بارعب و دبدبہ، مستجاب الدعوات تھے، (خداداد) ہیبت آپ کی چہرے سے عیاں تھی، صاحب اخلاق کریمانہ تھے'' -----

محبوبیت ومقبولیت اور وجاہت وعظمت کا یہ حال تھا کہ جب جمعہ کے لیے جامع مسجد کی طرف نکلتے تو بازاروں اور گلیوں میں پہلے سے ہی زائرین ومتوسلین کا مجمع لگ جاتا تاکہ آپ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کریں ----- [۳۶]

آپ کے ملفوظات عالیہ سننے کے لیے خواص وعوام کا جم غفیر ہوتا، معمول کے اجتماعات میں بھی ستر ستر ہزار کا اجتماع ہوتا ----- آپ کے کلام میں بڑا طنطنہ تھا، جب بولتے تو خاموشی چھا جاتی، لوگ انتہائی توجہ سے آپ کی بات سنتے -----

ایک بار جامع مسجد میں تشریف فرما تھے کہ چھینک آئی، آپ نے سنت مصطفوی پر عمل پیرا ہوکر''الحمد للہ'' کہا تو حاضرین نے جواب میں''یرحمک اللہ و یرحم بک''(اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے صدقے ہم پر رحم فرمائے) کہا، جس سے پوری مسجد گونج اٹھی، مقصورۂ مسجد میں موجود خلیفہ مستنجد باللہ آواز سن کر گھبرا گیا اور پوچھا یہ شور کیسا ہے؟ ----- بتایا گیا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو چھینک آئی ہے، جس کا لوگوں نے جواب دیا ہے، یہ دیکھ کر بادشاہ ہیبت زدہ رہ گیا ----- [۳۷]

دربار شہنشہی سے خوش تر
مردان خدا کا آستانہ

اتباع شریعت

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا جان سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں اپنی تمام زندگی بسر کی ----- وہ جاہل صوفیوں اور نام نہاد پیروں کی طرح طریقت وشریعت کو جدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کی نظر میں راہ تصوف وطریقت کے لیے شریعت محمدیہ پر گامزن ہونا ضروری ہے، بغیر اس کے کوئی چارہ کار نہیں ----- آپ کا بیان ہے:

كُلُّ حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيعَةُ هِيَ زَنْدَقَةٌ. طِرْ الى الْحَقِّ عَزَّ وَ جَلَّ بِجَنَاحَيِ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ، اُدْخُلْ عليه و يَدُكَ فِي يَدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تعالى عَلَيْهِ وسَلَّم، اِجْعَلْهُ وَزِيْرَكَ وَ مُعَلِّمَكَ -----

''ہر وہ حقیقت جس کی شریعت تائید نہ کرے، باطل ہے----- اللہ کی بارگاہ میں کتاب و سنت کے دو پروں کے ساتھ محو پرواز رہ----- بارگاہ خداوندی میں اس طرح داخل ہو کہ رسول کریم ﷺ کے ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہو، آقا علیہ السلام کو اپنا رہ نما اور معلم بنا لے----- حضور ﷺ تمہیں زیب و زینت دے کر بارگاہ الٰہی میں پیش کریں گے----- آپ ﷺ ارواح کے حاکم، مریدوں کے مربی، مرادوالوں کی مراد، اولیاء کے امیر اور ان میں احوال و مقامات کے تقسیم کنندہ ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب آپ کے سپرد کر کے انہیں سب کا امیر بنا دیا ہے''----- [۳۸]

ایک اور مقام پر فرمایا:

اِتَّبِعِ الشَّاهِدَيْنِ الْعَادِلَيْنِ الْكِتَابَ وَ السُّنَّةَ فَإِنَّهُمَا يُوْصِلَانِكَ إِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَ جَلَّ----- [۳۹]

''دو گواہ عادل یعنی کتاب و سنت کی اتباع کرو کیوں کہ یہ دونوں تجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیں گے''-----

نیز فرمایا:

كُوْنُوْا فِيْ جَمِيْعِ أُمُوْرِكُمْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْدُوْدِي الْأَوْسَاطِ تَحْتَ أَمْرِهٖ وَ نَهْيِهٖ وَ اِتِّبَاعِهٖ----- [۴۰]

''اپنے تمام کاموں میں حضور ﷺ کی بارگاہ سے وابستہ اور کمر بستہ ہو جاؤ اور امر و نہی کے تمام احکامات میں ان ہی کے تابع فرمان رہو''-----

ایک اور مجلس میں آپ نے اس حقیقت کا یوں اظہار فرمایا:

مَنْ لَمْ یَتَأَدَّبْ بِآدَابِ الشَّرْعِ اَدَّبَتْهُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ------[۴۱]

''جو شخص آداب شریعت کی پاس داری نہیں کرے گا، روز قیامت جہنم کی آگ اسے ادب سکھائے گی''------

اتباع شریعت کا یہی وہ جذبہ تھا جس کے مطابق آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ بسر ہوا------خود فرماتے ہیں:

وَ کُلُّ وَلِیٍّ لَهُ قَدَمٌ وَ اِنِّی
عَلٰی قَدَمِ النَّبِی بَدْرِ الْکَمَالِ [۴۲]

''ہر ولی کسی نہ کسی نبی کا متبع ہوتا ہے اور میں (اپنے نانا جان) آسمان فضیلت کے بدر کامل نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر گامزن ہوں''------

آپ پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی تھی کہ شریعت معیار ہے اور خلاف شریعت ہر طریقہ شیطانی کھیل ہے------آپ ﷺ فرماتے ہیں:

فَاِنِ انْخَرَمَ فِیْکَ شَیْءٌ مِنَ الْحُدُوْدِ فَاعْلَمْ اَنَّکَ مَفْتُوْنٌ قَدْ لَعِبَ بِکَ الشَّیْطَانُ فَارْجِعْ اِلٰی حُکْمِ الشَّرْعِ وَ الْزِمْهُ وَ دَعْ عَنْکَ الْهَوٰی لِاَنَّ کُلَّ حَقِیْقَةٍ لَا تَشْهَدُهُ الشَّرِیْعَةُ فَهِیَ زَنْدَقَةٌ------[۴۳]

''اگر حدود الٰہی (شرعی احکام) میں سے کوئی حد ٹوٹتی ہو تو جان لو کہ تم فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہو اور شیطان تمہارے ساتھ کھیل رہا ہے، فی الفور شریعت کی جانب رجوع کرو، اسے مضبوطی سے تھام لو اور خواہشات نفس کو ترک کردو، اس لیے کہ خلاف شریعت ہر امر باطل ہے''------

شریعت کی اس پاس داری کا اثر تھا کہ آپ ہر مقام پر ثابت قدم رہے -----
حضور ﷺ کی کامل اتباع، علم راسخ اور تائید غیبی نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا تھا کہ حق و باطل، نور و ظلمت، الہام حقیقی اور کید شیطانی میں امتیاز کا ملکہ پیدا ہو گیا ----- چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک بار میرے سامنے عظیم نور ظاہر ہوا، جس سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے، اس سے ایک صورت ظاہر ہوئی، اس نے کہا:

یَا عَبْدَ الْقَادِرِ اَنَا رَبُّکَ وَ قَدْ اَحْلَلْتُ لَکَ الْمُحَرَّمَات -----

"اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں اور تمام محرمات تجھ پر حلال کرتا ہوں" -----

میں نے کہا:

"اے مردود! دفع ہو جا" -----

یہ کہنا تھا کہ وہ نور تاریکی سے بدل گیا اور صورت دھواں بن گئی -----

ایک آواز آئی:

"اے عبدالقادر! تم اپنے علم کی وجہ سے بچ گئے، ورنہ اس طرح میں ستر (۷۰) نامور صوفیوں کو گمراہ کر چکا ہوں" -----

میں نے کہا:

"علم کی وجہ سے نہیں، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے" -----

لوگوں نے پوچھا، حضور! آپ کو کیسے پتا چلا کہ یہ شیطان ہے؟ ----- فرمایا:

"اس کے یہ کہنے سے کہ میں نے حرام چیزوں کو تمہارے لیے حلال کر دیا" ----- [۴۴]

فرائض کی اہمیت

عبادات میں سب سے زیادہ اہمیت فرائض کو ہے، اس سلسلے میں سیدنا غوث اعظم نے بے حد تاکید فرمائی ہے----- آپ کا ارشاد ہے:

ینبغی للمؤمن ان یشتغل اولا بالفرائض فاذا فرغ منہا اشتغل بالسنن ثم اشتغل بالنوافل و الفضائل فما لم یفرغ من الفرائض فالاشتغال بالسنن حمق و رعونۃ فان اشتغل بالسنن و النوافل قبل الفرائض لم یقبل منہ و اھین-----[۴۵]

''مومن کو چاہیے کہ سب سے پہلے فرائض میں مشغول ہو، جب یہ ادا کر چکے تب سنتوں میں مشغول ہو پھر نفلی عبادات کی طرف متوجہ ہو، پس جو شخص ابھی فرائض ہی سے فارغ نہیں ہوا، اس کے لیے سنتوں میں مشغول ہونا حماقت اور رعونت ہے۔ اس لیے کہ ادائے فرائض کے بغیر سنن و نوافل قبول نہیں کیے جائیں گے اور جو شخص ایسا کرے گا، وہ ذلیل و رسوا ہوگا''-----

ایک دوسرے مقام پر آپ فرماتے ہیں:

ترک العبادات المفروضات زندقۃ و ارتکاب المحظورات معصیۃ، لا تسقط الفرائض عن احد فی حال من الاحوال-----[۴۶]

''فرضی عبادات کو ترک کرنا سراسر بے دینی ہے اور معصیت کا

ارتکاب گناہ ہے----کسی شخص سے (شرعی عذر کے بغیر) کسی بھی حال میں فرائض ساقط نہیں ہوتے''-----

صدق مقال، اکل حلال

آپ نے جھوٹ اور لقمہ حرام سے ہمیشہ اجتناب فرمایا----عمر بھر صدق و راستی سے کام لیا، شک وشبہ سے پاک رزق حلال کا اہتمام کیا----صدق مقال اور اکل حلال آپ کا شیوہ تھا-----ایک بار آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کی عظمت اور کامیابی کا راز کیا ہے؟-----فرمایا:

عَلَى الصِّدْقِ، مَا كَذِبْتُ قَطُّ وَ لا لَمَّا كُنْتُ فِي الْمَكْتَبِ-----[۴۷]

''صدق و راستی، میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا حتی کہ مکتب میں تعلیم کے دوران بھی کبھی کذب بیانی سے کام نہیں لیا''-----[۴۸]

اسی صدق کی برکت تھی کہ حصول تعلیم کے لیے بغداد جاتے ہوئے ساٹھ ڈاکوؤں نے آپ کے دست اقدس پر توبہ کر لی-----

اکل حلال کا یہ اہتمام کہ آپ کی ذاتی خوراک اس گیہوں سے تیار کی جاتی جو بعض رفقاء حلال ذرائع سے ہر سال آپ کی خاطر کاشت کرتے، آپ کے خدام خاص اسے پیستے اور ہر روز شام کو چار پانچ روٹیاں پکا کر خدمت اقدس میں پیش کرتے، جس میں سے آپ حاضرین کو ایک ایک ٹکڑا تقسیم کر دیتے اور باقی اپنے لیے رکھ لیتے-----[۴۹]

آدابِ طریقت

سیدنا غوث اعظم ﷺ نہ صرف یہ کہ خود شریعت مطہرہ کے بہت بڑے عالم و عامل اور مبلغ و رہبر کامل تھے بلکہ وہ راہ طریقت پر گامزن ہر فرد کے لیے ضروری تصور کرتے کہ وہ شریعت مطہرہ کا پابند اور اوصاف حسنہ کا پیکر ہو----- آپ کا فرمان ہے:

"راہ سلوک میں قدم رکھنے والے کے لیے لازمی ہے کہ وہ شرعی علوم کا عالم اور بقدر ضرورت دنیاوی علوم سے باخبر ہو اور اصطلاحات صوفیہ سے واقفیت رکھتا ہو کہ اس کے بغیر چارہ کار نہیں"-----[۵۰]

آج تصوف و طریقت کو لوگوں نے ایک رسم بنا رکھا ہے، جاہل اور بے عمل نام نہاد پیر شریعت کا مذاق اڑانے اور طریقت و تصوف کو بدنام کرنے میں کوشاں ہیں----- اس سلسلے میں پیر پیراں سیدنا غوث اعظم ﷺ کی تعلیمات کتنی واضح اور ان کا معیار کتنا کڑا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"کسی شخص کو اس وقت تک سجادۂ طریقت پر جاگزیں ہونے کی اجازت نہیں، جب تک اس میں یہ بارہ اوصاف جمع نہ ہو جائیں، وہ:

۱-۲ اللہ تعالیٰ کی دو شان ستاری و غفاری کا مظہر بن کر ستار و غفار بن جائے-----

۳-۴ حضور ﷺ کی دو صفتیں اختیار کر کے شفیق و رفیق بن جائے-----

۵-۶	حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو خصلتیں اپنا کر صادق اور متصدق ہو جائے-----
۷-۸	حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دو صفتوں پر عمل پیرا ہو کر بھلے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے-----
۹-۱۰	حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دو طریقوں کو اپناتے ہوئے بھوکوں کو کھانا کھلائے اور قیام لیل کا اہتمام کرے-----
۱۱-۱۲	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دو اوصاف اختیار کر کے علم اور شجاعت کا پیکر بن جائے''-----[۵۱]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے فرزند گرامی اور مریدین و خلفاء کو تصوف و طریقت کا دستور العمل بتاتے ہوئے وصیت فرماتے ہیں:

''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور طاعت اختیار کرو، احکام شریعت کی پابندی لازم رکھو، سینوں کو (حسد، کینہ، کھوٹ اور دھوکہ سے) صاف رکھو، ہمت و جواں مردی سے کام لو، کشادہ رو رہو، صدقہ و خیرات کرتے رہو، ایذا رسانی سے بچو، مخلوق کی تکالیف اور فقر کو برداشت کرو، مشائخ کی عزت و حرمت کا لحاظ رکھو، (جسمانی و روحانی) بھائیوں سے حسن معاشرت اور چھوٹوں کو نصیحت کرتے رہو، رفیقوں سے جھگڑا نہ کرو، ایثار کو لازم کرلو، ذخیرہ اندوزی سے کنارہ کشی کرو، سالکین کی صحبت اختیار کرو اور جائز دینی و دنیوی امور

میں مسلمانوں کی معاونت کرو‘‘----- [۵۲]

دنیا سے بے رغبتی

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل اور اتباع نبوی کا اثر تھا کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ حب دنیا، طلب زر اور جلب منفعت سے پہلو تہی کی----- آپ کے ہاں رہبانیت کی تعلیم نہیں۔ دنیا سے اعراض کا مطلب یہ ہے کہ اسے بقدر ضرورت جائز مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے، مگر اس سے لو نہ لگائے اور دل میں دنیا کی محبت نہ سمانے پائے----- آپ فرماتے ہیں:

اَلدُّنۡیَا فِی الۡیَدِ یَجُوۡزُ، فِی الۡجَیۡبِ یَجُوۡزُ، اِدۡخَارُھَا بِنِیَّۃٍ صَالِحَۃٍ یَجُوۡزُ، اَمَّا فِی الۡقَلۡبِ فَلَا یَجُوۡزُ، وَقُوۡفُھَا عَلَی الۡبَابِ یَجُوۡزُ، اَمَّا دُخُوۡلُھَا اِلٰی مَا وَرَاءِ الۡبَابِ لَا، وَ لَا کَرَامَۃَ لَکَ----- [۵۳]

’’دنیا ہاتھ میں رکھنی جائز، جیب میں رکھنی جائز، کسی اچھی نیت سے اس کو جمع رکھنا جائز، البتہ دل میں اسے جگہ دینا جائز نہیں----- دروازہ پر اس کا کھڑا ہونا جائز، لیکن دروازے سے آگے گھسنے کی اجازت دینا نہ تو تیرے لیے جائز ہے اور نہ ہی باعث عزت‘‘-----

ایک مرتبہ ملک نیم روز کے بادشاہ سنجر نے آپ کی خدمت میں درخواست لکھ بھیجی کہ میں اپنی سلطنت کی آمدنی کا ایک حصہ آپ کی خانقاہ کے لیے مقرر کرنا چاہتا ہوں----- آپ نے جواب تحریر فرمایا:

چوں چترِ سنجری رخِ بختم سیاہ باد
در دل بود اگر ہوسِ ملکِ سنجرم

"اگر میرے دل میں ملک سنجر کی ادنیٰ ہوس بھی ہو، بادشاہ سنجر کے چھتر کی طرح میرا نصیبہ سیاہ ہو" -----

زاں گہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملکِ نیم روز بیک جو نمی خرم [۵۴]

"جب سے ملک نیم شبی کی خبر ملی ہے، ملک نیم روز ایک جو کے بدلے بھی خریدنے کے لیے تیار نہیں ہوں" ----- (یعنی جب سے شب خیزی کی لذت سے آشنا ہوا ہوں، تیرے ملک کی میری نظر میں کوئی وقعت نہیں) -----

ایک مرتبہ کسی نے نہایت بیش قیمت چینی آئینہ آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے ہدیہ پیش کرنے والے کا دل رکھنے کے لیے خادم سے فرمایا، اسے احتیاط سے رکھو ---- ایک روز اتفاق سے خادم کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا، خادم نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا:

از قضا آئینۂ چینی شکست

"قضائے الٰہی سے چینی آئینہ ٹوٹ گیا ہے" -----

آپ نے بے ساختہ فرمایا:

خوب شد اسباب خود بینی شکست

"اچھا ہوا خود بینی کے اسباب کو شکست ہوگئی" ----- [۵۵]

دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم کہ جو کچھ آتا فقراء، غرباء، مساکین اور حاجت مند

افراد میں تقسیم کردیتے ----- نذرانوں کے ڈھیر لگ جاتے مگر آپ انہیں ہاتھ تک نہ لگاتے ----- نذرانہ پیش کرنے والے مصلے کے نیچے رکھ دیتے ----- آپ خادم کو بلا کر حکم دیتے، مصلیٰ کے نیچے جو کچھ پڑا ہے، اس سے سبزی فروش اور نان بائی کا قرض چکا دو [۵۶] بقیہ رقم حاضرین میں تقسیم کردیتے ----- [۵۷]

اگر کبھی خلیفہ کی طرف سے بھجوایا جانے والا نذرانہ قبول فرماتے تو خادم کو حکم دیتے:

"یہ ابوالفتح الطحان (آٹے والے) کو دے آؤ" -----

ابوالفتح سے درویشوں، فقیروں اور مہمانوں کے لنگر کے لیے آٹا قرض لیا جاتا ----- [۵۸]

جود وسخا

سید عالم ﷺ ساری کائنات میں سب سے بڑھ کر صاحب جود وعطا ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ ----- [۵۹]

آپ ﷺ کے لاڈلے فرزند، نائب اور وارث، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ آپ کی شان جود وسخا کے مظہر اتم ہیں ----- مفتی عراق، محی الدین ابوعبداللہ محمد البغدادی آپ کی اخلاقی خوبیاں اور جود وعطا کا حال بیان کرتے ہیں:

كَانَ الشَّيْخُ مُحْيِى الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَرِيْعَ الدَّمْعَةِ، شَدِيْدَ الْخَشْيَةِ، كَثِيْرَ الْهَيْبَةِ، مُجَابَ الدَّعْوَةِ، كَرِيْمَ

الْاَخْلَاقِ، طِیْبَ الْاَعْرَاقِ، اَبْعَدَ النَّاسِ عَنِ الْفُحْشِ، اَقْرَبَ النَّاسِ اِلَی الْحَقِّ شَدِیْدَ الْبَأْسِ اِذَا انْتُھِکَتْ مَحَارِمُ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ، لَا یَغْضَبُ لِنَفْسِہٖ وَ لَا یَنْتَصِرُ لِغَیْرِ رَبِّہٖ لَا یَرُدُّ سَائِلًا وَ لَوْ بِاَحَدِ ثَوْبَیْہِ----[۶۰]

"شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی (رقت قلبی اور خشیت الٰہی کی وجہ سے عبرت و رقت کی بات سن کر) بہت جلد آنسو بہانے والے، انتہائی خشیت الٰہی رکھنے والے، بارعب و دبدبہ، مستجاب الدعوات، صاحب اخلاق کریمہ، عالی نسب، غیر مہذب بات سے انتہائی دور، حق اور معقول بات سے بہت قریب تھے، حدود الٰہی اور احکام خداوندی کی خلاف ورزی پر آپ کو جلال آ جاتا، اپنے معاملہ میں کبھی غصہ نہ کرتے، اللہ کے علاوہ کسی چیز کے لیے انتقام نہ لیتے، کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے، خواہ بدن کا کپڑا ہی اتار کر کیوں نہ دینا پڑے"-----

آپ ہمیشہ محتاجوں کی دست گیری فرماتے اور کھلے دل سے ان پر خرچ کرتے:

"ایک دفعہ آپ نے ایک شکستہ حال اور افسردہ شخص سے خیریت پوچھی، اس نے عرض کیا، حضور! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح نے بغیر کرایہ مجھے کشتی پر سوار نہ ہونے دیا، میرے پاس کچھ بھی نہ تھا، میں نے بہت منت سماجت کی مگر ملاح نے میری بات نہ مانی-----ابھی اس کی بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص نے تیس اشرفیوں کی تھیلی بطور نذرانہ آپ کی خدمت میں پیش کی-----آپ نے تھیلی فقیر کو دے کر فرمایا، یہ اس ملاح کو دے دو اور اسے کہہ دینا کہ آئندہ کسی غریب اور محتاج کو دریا عبور کرانے سے انکار نہ کرے-----پھر آپ نے اپنا کرتہ اتار کر اس فقیر کو دیا، پھر بیس دینار سے یہ کرتہ خرید لیا اور یوں اس غریب کی بھی مدد فرمادی"-----[۶۱]

غرباء سے آپ کی محبت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے:

اپنے زمانہ شہرت میں آپ حج کے لیے نکلے، جب بغداد کے قریب بستی ''حلہ'' میں پہنچے تو حکم دیا کہ اس بستی میں سب سے غریب اور بے کس گھرانہ تلاش کرو، ہم نے کافی تحقیق کے بعد ایک ایسا مکان تلاش کیا جس میں ایک بوڑھا شخص اپنی بیوی اور بچی کے ساتھ رہتا تھا اور یہی گھر سارے قصبے میں سب سے زیادہ غریب تھا----- وہاں کے امیروں اور رئیسوں کو آپ کی آمد کا پتا چلا تو انہوں نے اپنے ہاں قیام کی درخواست کی مگر ان کے اصرار کے باوجود آپ نے اسی غریب کے ہاں ٹھہرنا پسند فرمایا----لوگوں نے آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ نقدی، سونا، چاندی، مویشی اور کھانے پینے کی اشیاء کے انبار لگا دیے----آپ نے رفقاء سے فرمایا، اس مال میں سے اپنا حصہ اس گھر والوں کے لیے وقف کرتا ہوں-----رفقاء نے بھی آپ کی موافقت و پیروی کرتے ہوئے اپنا اپنا حصہ ان لوگوں کو دے دیا-----سحری کے وقت آپ نے وہاں سے کوچ فرمایا-----[۶۲]

سبحان اللہ! وہ بوڑھا جو چند لمحے پہلے بستی میں سب سے زیادہ غریب تھا، آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے اب بستی کا سب سے مال دار اور خوش حال شخص بن چکا تھا-----

لنگر غوثیہ

آپ رضی اللہ عنہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور حاجت مندوں کی ضروریات کے لیے بے دریغ خرچ فرماتے-----علامہ ابن النجار، جبائی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''ایک بار مجھے سیدنا عبد القادر جیلانی ﷺ نے فرمایا، میں نے تمام اعمال کے بارے میں تحقیق کی ہے، کھانا کھلانے سے بڑا عمل اور حسن اخلاص سے بڑی نیکی میں نے نہیں دیکھی:

لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا بِیَدِیْ اُطْعِمُهَا عَلَی الْجَائِعِ-----

''میری خواہش ہے کہ اگر ساری دنیا کی دولت میری ہتھیلی پر رکھ دی جائے تو میں بھوکوں کو کھانا کھلا دوں''-----

پھر فرمایا:

''ایسا محسوس ہوتا ہے میری ہتھیلی میں سوراخ ہیں، کوئی چیز ٹک نہیں سکتی-----اگر ہزار دینار بھی میرے پاس آئیں تو شام ڈھلنے سے پہلے پہلے تقسیم کر دوں''-----[۶۳]

آپ کا لنگر نہایت وسیع تھا، دستر خوان پر خدام اور مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے-----آپ کا خادم مظفر تھال میں روٹیاں لے کر دروازے کے باہر کھڑا آواز دیتا رہتا:

''کسی کو روٹی کی ضرورت ہو یا رات گزارنا چاہے تو اس کے لیے غوثیہ مہمان خانہ کھلا ہے''-----

آپ کے پاس ہدیہ آتا تو تقسیم فرما دیتے اور ہدیہ بھجوانے والے کو خود بھی ہدیہ بھجواتے-----[۶۴]

خلق خدا کو کھانا کھلانے کا ایک انداز گیارہویں شریف کی صورت میں بھی تھا-----علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ قرۃ الناظر وخلاصۃ المفاخر میں فرماتے ہیں:

''آپ ہر سال ربیع الآخر کی گیارہ تاریخ کو سرکار دو عالم ﷺ کی نیاز دلوایا

کرتے، یہ نیاز اتنی مقبول ہوئی کہ پھر آپ ہر ماہ کی گیارہویں تاریخ کو اہتمام کے ساتھ حضور ﷺ کی نیاز دلواتے ----- آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز قرار پائی'' ----- [۶۵]

گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کے میلاد منانے کے عمل کو قبول کر کے یہ صلہ دیا کہ اب ہر ماہ آپ کے نام کی گیارہویں ہو رہی ہے اور حسن اتفاق کہ (بقول مشہور و معتبر) آپ کا وصال بھی گیارہ ربیع الآخر کو ہوا ----- بعض نے سترہ ربیع الآخر تاریخ وصال بیان کی ہے مگر بقول شیخ عبدالحق محقق دہلوی علیہ الرحمہ اس کی کوئی اصل نہیں'' ----- [۶۶]

آپ کے وصال کے بعد خانقاہ غوثیہ میں گیارہویں شریف کا سلسلہ جاری رہا، چنانچہ مشہور محدث عالم ابن تیمیہ (م ۷۸۸ھ) بھی لنگر میں حصہ لیتے اور اپنی تمام تر شدت کے باوجود سیدنا غوث اعظم ﷺ سے حسن عقیدت کی بنا پر آپ کے عرس مبارک اور بڑی گیارہویں شریف کے موقع پر لنگر بھجوایا کرتے ----- علامہ ابراہیم الدوربی لکھتے ہیں:

كَانَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَةَ يُرْسِلُ مِنْ دِمَشْقَ الشَّامِ نُذُوْرًا وَ اِعَانَاتٍ لِلْحَضْرَةِ الْكِيْلَانِيَّةِ لِاَجْلِ الدَّرْسِ وَ التَّدْرِيْسِ وَ اِطْعَامِ الطَّعَامِ وَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَاخِرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَ كَانَتْ تِلْكَ الْقَافِلَةُ تَحْتَوِيْ عَلٰى ثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا ----- [۶۷]

''علامہ ابن تیمیہ دمشق (شام) سے درگاہ جیلانیہ میں نذرانے اور ہدیے، درس و تدریس اور (غوثیہ لنگر میں) کھانا کھلانے کے لیے ربیع الاول کی آخری تاریخوں میں بھیجا کرتے تھے اور یہ قافلہ تیس اونٹوں پر

مشتمل ہوا کرتا تھا‘‘-----

اخلاق کریمانہ

حضرت شیخ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ گوناگوں اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کے مالک تھے----آپ کی صحبت میں طویل عرصہ رہنے والے شیخ معمر جرادہ آپ کے اخلاقی محاسن کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

مَا رَأَتْ عَیْنَایَ اَحْسَنَ خُلُقًا وَ لَا اَوْسَعَ صَدْرًا وَ لَا اَکْرَمَ نَفْسًا وَ لَا اَعْطَفَ قَلْبًا وَ لَا اَحْفَظَ عَهْدًا وَ وُدًّا مِنْ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ، وَ لَقَدْ کَانَ مَعَ جَلَالَةِ قَدْرِهٖ وَ عُلُوِّ مَنْزِلَتِهٖ وَسَعَةِ عِلْمِهٖ یَقِفُ مَعَ الصَّغِیْرِ وَ یُوَقِّرُ الْکَبِیْرَ وَ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَ یُجَالِسُ الضُّعَفَاءَ وَ یَتَوَاضَعُ لِلْفُقَرَاءِ وَ مَا قَامَ لِاَحَدٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَ لَا الْاَعْیَانِ وَ لَا اَلَمَّ بِبَابِ وَزِیْرٍ وَ لَا سُلْطَانٍ-----[۶۸]

’’آپ سے زیادہ بلند اخلاق، فراخ حوصلہ، کریم النفس، نرم دل، عہد و دوستی کو نبھانے والا اور مہربان شخص میری نظر سے نہیں گزرا، آپ اپنی جلالت شان، بلند مرتبہ اور وسعت علم کے باوجود بچوں کے ساتھ ٹھہر جاتے، بڑوں کی عزت کرتے، سلام میں پہل فرماتے، کم زوروں کے پاس اٹھتے بیٹھتے اور غریبوں کے ساتھ عاجزی سے پیش آتے، حالانکہ آپ کسی سربرآوردہ شخصیت یا رئیس کے لیے تعظیماً کھڑے نہیں ہوئے اور نہ کبھی کسی وزیر یا بادشاہ کے دروازے پر گئے‘‘-----

علامہ محمد بن یحییٰ تادنی لکھتے ہیں:

''آپ کی مجلس میں حاضر ہونے والا ہر شخص یہی سمجھتا کہ آپ کا سب سے زیادہ تعلق خاطر مجھ سے ہے، احباب و متعلقین میں سے جو لوگ موجود نہ ہوتے، ان کی خیریت دریافت کرتے، شفقت و تعلق کا خاص لحاظ فرماتے''-----[۶۹]

امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاق حسنہ اور انکسار و تواضع کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

وَ کَانَ مِنْ اَخلاقِہٖ اَنْ یَقِفَ مَع جَلالَۃِ قَدْرِہ مَعَ الصَّغِیْرِ وَ الجَارِیۃِ و یُجَالِسُ الفقراءَ و یفلِی لَھُم ثِیَابَھم-----[۷۰]

''آپ رضی اللہ عنہ کے اخلاق کا یہ عالم کہ اپنی جلالت و منزلت کے باوجود اگر کوئی بچہ یا بچی بھی بات کرنے کے لیے روک لیتی تو آپ ٹھہر جاتے، طالب علموں اور فقیروں کو اپنے پاس جگہ دیتے اور ان کے کپڑے صاف کرنے سے بھی دریغ نہ فرماتے''-----

آپ کے تقویٰ، ورع، زہد، استغناء، غریب پروری، مہمان نوازی، سخاوت، ایثار وغیرہ اوصاف کا بیان سطور بالا میں آپ پڑھ چکے ہیں، مزید بعض اخلاقی خوبیوں کا تذکرہ کتاب میں مستقل عنوان کے تحت کیا جا رہا ہے-----خلاصہ یہ کہ بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ آپ رضی اللہ عنہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا مکمل نمونہ اور اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ کا صحیح مصداق تھے-----[۷۱]

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی جَدِّہٖ وَ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَ سَلَّمَ

❁❁❁❁❁

ظلِّ ذاتِ کبریا و عکسِ ذاتِ مصطفیٰ
مصطفیٰ خورشید و آں خورشیدِ لمعاں توئی

من رآنی قد رای الحق گر بگوئی می سزد
زاں کہ ماہِ طیبہ را آئینۂ تاباں توئی

اقتدارِ کن مکن حق مصطفیٰ را دادہ است
زیرِ تختِ مصطفیٰ بر کرسیِ دیواں توئی

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

(غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ بحیثیت مظہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جان جلوۂ زیبا تیرا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باعث تخلیق عالم، فخر آدم و بنی آدم، نور مجسم، قاسم کمالات و نعم، صاحب جود و کرم، رسول مکرم، سید الکل، ختم الرسل، احمد مجتبی، محمد مصطفی ﷺ کو اللہ رب العزت جل جلالہ و عم نوالہ نے اپنی ربوبیت کا شاہکار اور اپنی قدرت کاملہ کا مظہر اتم بنا کر اور سراقدس پر ﴿وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک﴾[۲۷] کا تاج اتم سجا کر مبعوث فرمایا-----

آپ ﷺ کی ذات گرامی سرچشمہ انوار و تجلیات، منبع کمالات، مخزن جود و خیرات اور مرکز فیوض و برکات ہے----- سارے اہل کمال کی مستی اسی ساقی کے خم خانہ توحید سے ہے----- یہاں تک کہ جملہ انبیاء کرام و رسل عظام بھی آپ کے امتی ہیں اور آپ ہی سے فیض یاب ہو کر منصب نبوت و رسالت پر فائز ہوئے-----

علامہ تقی الدین سبکی (م ۷۵۶ھ) رقم طراز ہیں:

فَتَکُوْنُ نُبُوَّتُهٗ و رِسَالَتُهٗ عَامَّةً لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنْ زَمَنِ آدَمَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ تَكُوْنُ الْاَنْبِيَاءُ وَ اُمَمُهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ اُمَّتِهٖ وَ يَكُوْنُ قَوْلُهٗ بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً لَا يَخْتَصُّ بِهِ النَّاسُ مِنْ زَمَانِهٖ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ بَلْ مُتَنَاوِلٌ مِنْ قَبْلِهِمْ اَيْضًا ------ [۷۳]

''حضور ﷺ کی نبوت و رسالت زمانہ آدم علیہ السلام سے تا قیام قیامت جمیع مخلوقات کو شامل ہے ----- تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور ﷺ کے امتی ہیں اور حضور علیہ السلام کے فرمان ''میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں'' سے مراد صرف آپ کے زمانہ سے روز قیامت تک کے لوگ ہی نہیں بلکہ پہلے تمام زمانوں کے لوگ بھی (آپ کے دائرہ امت میں) شامل ہیں'' -----

جس طرح امت پر لازم ہے کہ نبی پر ایمان لائیں، یوں ہی انبیاء کرام پر ضروری ہے کہ وہ حضور ﷺ پر ایمان لائیں ----- عالم ارواح میں تمام انبیاء و رسل کی ارواح سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر ایمان اور آپ کی خدمت بجالانے کا پختہ عہد و اقرار لیا [۷۴] اور فرمایا:

اِنْ اٰمَنْتُمْ بِهٖ جَعَلْتُكُمْ اَنْبِيَآءَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِهٖ وَ بِنُبُوَّتِهٖ ------ [۷۵]

''اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو میں تمہیں نبوت عطا کروں گا -----

ارواح انبیاء نے عرض کی، ہم سب آپ ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کی نبوت

پر ایمان لاتے ہیں''-----

اس عہد کے بعد ارواح انبیاء آپ سے فیض یاب ہوتی رہیں----- چنانچہ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محقق دہلوی بیان کرتے ہیں:

''در عالم ارواح نیز فیض بارواح انبیاء از روح او رسیدہ''------[۷۶]

''عالم ارواح میں بھی انبیاء کرام کی روحیں حضور ﷺ سے مستفیض ہوتی رہیں''-----

پھر شیخ محقق علیہ الرحمہ نے اس کی تائید میں علامہ بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو شعر نقل کیے:

وَ کُلُّ آیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِھَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِہٖ بِھِمٖ
فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا
یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ [۷۷]

''انبیاء کرام کو جس قدر معجزات و کمالات حاصل ہوئے، وہ تمام کے تمام حضور ﷺ کے نور کا صدقہ اور فیضان ہے، کیوں کہ آپ (ﷺ) آفتاب کمال اور دوسرے انبیاء و رسل ستاروں کی مانند ہیں، جو (حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے جہالت اور گمراہی کی) تاریکیوں میں لوگوں کو نور ہدایت سے مستنیر کرتے رہے''-----

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ ہر زمان و مکان، جملہ مخلوقات پست و بالا اور تمام

امتوں بلکہ جملہ رسولوں کے بھی رسول ہیں ۔۔۔۔۔ انبیاء و رسل اور ان سے فیض پانے والے اولیاء، علماء، صلحاء اور جملہ اہل فضل و کمال حضور ﷺ کے دریوزہ گر اور آپ ﷺ کے خرمن جود و عطا کے خوشہ چین ہیں ۔۔۔۔۔ جیسا کہ امام بوصیری قدس سرہ العزیز کہتے ہیں:

وَ کُلُّھُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ

غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّیَمِ

"تمام انبیاء کرام (علیہم السلام) حضور ﷺ کے دریائے معرفت اور باران کرم سے پانی کے ایک چلو یا قطرۂ آب کے طلب گار ہیں" ۔۔۔۔۔

انبیاء کرام (علٰی نبینا و علیھم الصلوٰۃ و السلام) کے حقیقی وارث علماء کرام اور اولیاء عظام ہیں، جو وراثت انبیاء سے اپنے اپنے ظرف کے مطابق فیض یاب ہوتے ہیں ۔۔۔۔

انبیاء کرام کی وراثت درہم و دینار اور دنیاوی مال و دولت نہیں بلکہ ان کی وراثت (ظاہری و باطنی) علم ہے ۔۔۔۔ حدیث پاک میں ہے:

اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوْرِثُوْا دِرْھَمًا وَ لَا دِیْنَارًا وَ اِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ۔۔۔۔۔ [۷۸]

"بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء کرام کسی کو درہم اور دینار کا وارث نہیں کرتے، انبیاء صرف علم کا وارث کرتے ہیں ۔۔۔۔۔ جس نے علم حاصل کیا، اس نے انبیاء کی وراثت سے بڑا حصہ حاصل کیا" ۔۔۔۔۔

ولی کی کرامت، نبی کا معجزہ

وراثت انبیاء سے حصہ پانے والے علماء واولیاء میں اپنے اپنے نبی و رسول کے فیضان اور ان کے رنگ اعجاز کی جھلک پائی جاتی ہے----- یہی وجہ ہے کہ محققین و متکلمین نے اس امر کی صراحت کی ہے کہ ولی کے ہاتھوں خلاف عادت صادر ہونے والا واقعہ، جسے کرامت سے تعبیر کیا جاتا ہے، درحقیقت نبی کا معجزہ ہوتا ہے----- چنانچہ عقائد و شرح عقائد میں ہے:

وَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ اَیْ ظُھُوْرُ خَوارِقِ الْعَادَاتِ مِنَ الْوَلِیِّ الَّذِیْ ھُوَ مِنْ اٰحَادِ الْاُمَّۃِ مُعْجِزَۃً لِلرَّسُوْلِ الَّذِیْ ظَھَرَتْ ھٰذِہِ الْکَرَامَۃُ لِوَاحِدٍ مِّنْ اُمَّتِہٖ----- [۷۹]

''خلاف عقل کام اگر افراد امت میں سے کسی ولی کے ذریعے ظہور پذیر ہو تو وہ درحقیقت اس رسول کا معجزہ ہوتا ہے جس کے امتی سے کرامت کے طور پر رونما ہوا''-----

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کے ہم عصر بزرگ امام ابوشکور سالمی علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

کَرَامَۃُ الْاَوْلِیَآءِ لَا یُوْرِثُ الشُّبْھَۃَ فِیْ مُعْجِزَۃِ الْاَنْبِیَآءِ بَلْ یَکُوْنُ دَلِیْلًا عَلٰی صِحَّۃِ الْمُعْجِزَۃِ لِاَنَّ کَرَامَۃَ الْوَلِیِّ مُعْجِزَۃٌ لِنَبِیِّ زَمَانِہٖ تَحْقِیْقًا لِرَسُوْلِ اَیَامِہٖ----- [۸۰]

''اولیاء کی کرامت، نبی کے معجزہ سے التباس اور شبہہ کا ذریعہ نہیں بلکہ صحت وحقانیت معجزہ کی دلیل ہوا کرتی ہے کیوں کہ ولی کی کرامت دراصل اس زمانہ کے نبی کا معجزہ اور ان کے رسول کی تصدیق وتحقیق کی موجب بنتی ہے''-----

اولیاءامت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، علم کیوں کہ وراثت انبیاء ہے، اس لیے اس کے حاملین (علماء واولیاء) میں فیضان نبوت کا رنگ صاف دکھائی دیتا ہے-----علماء واولیاء پہلے انبیاء کرام کے زمانے میں بھی رہے ہیں مگر امت مصطفیٰ کے اولیاء وعلماء منفرد عظمت کے حامل ہیں، حضور ﷺ چونکہ خاتم النبیین اور جامع کمالات انبیاء ومرسلین ہیں، اس لیے آپ کی امت کے علماء واولیاء کا مقام اور ان کی کرامات بھی پہلے زمانوں کے علماء واولیاء کی نسبت بلند پایہ اور کثیر وعظیم ہیں-----ہمارے آقا ومولا ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول ہیں، سلسلہ نبوت بند ہو گیا، اب قیامت تک خلق خدا کی ہدایت ورہ نمائی کے لیے آپ کی نیابت کا فریضہ علماء وعرفاء کو سونپا گیا-----اسی لیے آقائے ہر عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ-----[۸۱]

''میری امت کے علماء (عرفاء فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے اعتبار سے) بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں''-----

جس طرح انبیاء بنی اسرائیل راہ حق دکھاتے رہے، اسی طرح امت محمدیہ کے علماء وعرفاء گم گشتگان راہ کو جادۂ حق پر گامزن کرتے رہے اور ان انبیاء کرام سے جس قسم کے معجزات صادر ہوئے، امت محمدیہ کے عرفاء سے اسی قسم کی کرامات ظہور پذیر ہوئیں-----

واضح رہے کہ ''وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ'' کا اعزاز پانے والے علماء ربانیین ہی دراصل اولیاء کاملین ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ''تقویٰ'' کو ولی کی نشانی اور معیار قرار دیا-----ارشاد فرمایا:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ﴾-----[۸۲]

(اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) ''جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے''-----

اور تقویٰ اور خشیت کی بنیاد علم ہے-----اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾-----[۸۳]

''اللہ کے بندوں میں اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں''-----

اسی لیے جس قدر علم و عمل اور عرفان زیادہ ہوگا، اسی قدر خشیت الٰہیہ میں اضافہ ہوگا-----حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَ اَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْیَةً-----[۸۴]

''اللہ کی قسم! مجھے ان سب سے زیادہ اللہ کی معرفت اور علم حاصل ہے

اور میں سب سے زیادہ اس کا خوف اور خشیت رکھتا ہوں'' -----

دوسری روایت میں فرمایا:

وَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَ خْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاکُمْ لَهٗ ----- [۸۵]

''قسم بخدا! میں تقویٰ اور خشیت الٰہیہ میں تم سب سے بڑھ کر ہوں'' -----

اور ذات مصطفیٰ ﷺ سرچشمۂ علم و معرفت ہے، اس لیے علم اور خشیت میں آپ کا مقام سب سے برتر و اعلیٰ ہے -----

آپ کے وارث و نائب وہی علماء ربانیین اور عرفاء و اولیاء کاملین ہیں جن کے قلوب تقویٰ و خشیت الٰہیہ سے معمور ہوں -----

مقام غوث اعظم رضی اللہ عنہ -- نیابت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

یوں تو امت محمد یہ کے تمام اولیاء وعلماء ہی قابل قدر ہیں مگر ان میں قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا مقام نہایت ممتاز اور ارفع و اعلیٰ ہے---- آپ علوم ظاہریہ و باطنیہ کے مجمع البحرین ہیں---- چونکہ قیامت تک آنے والے تمام اولیاء کے لیے آپ کی ذات کو فیض مصطفوی کا مرکز و منبع بنایا جانا تھا، اس لیے حسنی و حسینی جوہر کی ترکیب سے آپ کے وجود با جود کو بطور خاص تیار کیا گیا:

نبوی ضو، علوی رنگ، بتولی عفت
حسنی روپ، حسینی ہے سراپا تیرا
جوہر شبّر و شبیر سے پا کر ترکیب
ہو گیا نسبی رنگ دوبالا تیرا [۸۶]

پھر اس نجیب الطرفین کو ظاہری و باطنی اور روحانی و جسمانی طور پر وارث و نائب مصطفی ﷺ بنایا گیا ----- آپ خود فرماتے ہیں:

اَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ جَمِيْعِكُمْ اَنَا نَائِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ وَارِثُهُ فِى الْاَرْضِ -----[۸۷]

''میں تم سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت اور دلیل ہوں، میں زمین پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا نائب اور وارث ہوں'' -----

اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم آپ کو ''یا نائب رسول اللّٰہ'' کے الفاظ سے سلام عرض کرتے -----[۸۸]

نیابت عظمیٰ کے اس منصب کا اندازہ شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کی اس روایت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، آپ فرماتے ہیں:

''سیدنا غوث اعظم ﷺ نے بارہا یہ بیان فرمایا کہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے، وَ اَنَا عَلٰى قَدَمِ جَدِّیْ ﷺ ''اور میں اپنے جد امجد محمد مصطفی ﷺ کے قدم مبارک پر ہوں'' اور آپ کے ہر ہر نقش قدم پر (آپ کی نیابت و اتباع میں) گامزن ہوں، سوائے نبوت کے کہ اس میں غیر نبی کے لیے کوئی راہ نہیں ہے'' -----[۸۹]

خود سیدنا غوث اعظم علیٰ جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے قصیدہ غوثیہ میں اس حقیقت کا یوں اظہار فرمایا:

وَ كُلُّ وَلِيٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَ اِنِّیْ
عَلٰى قَدَمِ النَّبِی بَدرِ الكَمَالِ [۹۰]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

الوہیت، نبوت کے سوا تو
تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت
کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد (ﷺ) نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فزوں! ہاں
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث [۹۱]

''وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' کا ہے سایہ تجھ پر

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کا یہ مشہور مصرعہ عام طور پر خطباء اور واعظین حضور سید عالم ﷺ کی شان میں پڑھتے ہیں، جب کہ اعلیٰ حضرت نے اسے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت میں کہا ہے ---- کیوں کہ قرآن کریم کی شہادت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ''وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' [۹۲] کے منصب عالی سے حضور ﷺ کو نوازا اور ابدالاباد تک آپ کے رفعت ذکر کا اعلان فرما دیا ---- یہ حضور ﷺ کی شان ہے، اس شان اور منصب کے مظہر اتم اور جمال و کمال محمدی کے عکس جمیل سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں، محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رقم طراز ہیں:

''اگر چہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا جمال آپ کی تمام آل میں تاباں و درخشاں ہے، لیکن محی دین، مجدد شرع متین سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں اور ہی قسم کا

جمال وکمال ہے----- سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جمال محمد مصطفیٰ ﷺ کا جمال اور آپ رضی اللہ عنہ کا کمال درحقیقت محمد مصطفیٰ ﷺ کا کمال ہے''-----[۹۳]

بلاشک وشبہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر حضور ﷺ کے فیضان رحمت کا خصوصی سایہ ہے----- جس کا ظہور متعدد اقوال، واقعات اور کرامات سے ہوتا ہے----- اس مختصر مضمون میں بعض ایسے امور کا تذکرہ کیا جارہا ہے، جن کی روشنی میں یہ امر واضح ہوجائے گا کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کے ظل حمایت ونصرت میں اور آپ کے خصوصی منظور نظر اور نائب ومظہر ہیں-----

نور ذاتی سے تخلیق

اللہ رب العزت نے سب سے پہلے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور پاک کو اپنے نور کے پرتو سے پیدا فرمایا، جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں صراحت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ ----[۹۴]

(اے جابر!) ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا'' -----

پھر اس نور پاک سے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا ----- حدیث پاک میں ہے:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَ مِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ -----[۹۵]

"سب سے پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے اور ہر چیز کو میرے نور سے پیدا فرمایا"-----

بلاشبہ حضور ﷺ اصل کائنات ہیں-----سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ آپ کے نائب و وارث اور مظہر ہیں، اس لیے حضور ﷺ کی نورانیت میں سے بھی آپ کو خاص حصہ ملا-----سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز رسالہ روحی میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے نور کو اپنے ذاتی نور سے پیدا فرمایا اور حضور ﷺ کے نور ذاتی سے سات ارواح پیدا فرمائے، جن میں حضرت محبوب سبحانی پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی روح مبارک شامل ہے"-----[۹۶]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے درج ذیل شعر سے بھی اس امر کی تائید و توثیق ہوتی ہے:

اِنْ کُنْتُ فِی الْعُلْیا بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ
وَ فِیْ قَابَ قَوْسَیْنِ اجْتِمَاعُ الْاَحِبَّۃِ [۹۷]

"میں بلندیوں میں نور محمدی کے ساتھ ساتھ رہا اور قاب قوسین میں محبوبوں کا ملاپ تھا"-----

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا:

اے "لَیْسَ کَمِثْلِهٖ" کے مظہر، تم شاہ رسل کے ہو نو رِ نظر
اے نورِ "اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ" یا عبد القادر جیلانی [۹۸]

قبل از ولادت بشارت

حضور سید عالم ﷺ کی ولادت با سعادت سے قبل جملہ انبیاء و رسل آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبریں دیتے آئے اور آپ کی عظمتیں بیان فرماتے رہے----- یوں ہی آپ کے فرزند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت سے پہلے کے اولیاء کرام اور مشائخ عظام آپ کی آمد آمد کی پیش گوئیاں فرماتے رہے اور آپ کی جلالت شان اور مقام و مرتبہ سے لوگوں کو خبردار کرتے رہے----- چند بشارات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم [۹۹☆]

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اپنے مکتوب "لطف المعشوق" میں ارقام فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد (حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) نے ارشاد فرمایا:

"تم سے نویں واسطہ میں تمہاری اولاد سے "عبد القادر" کا ظہور ہو گا----- وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور مرتبہ ولایت پر فائز ہو گا اور وہ احمد

مجتبیٰ ﷺ کے دین کو زندہ کرے گا'' ----- [۱۰۰]

سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ [۱۰۱☆]

علامہ عبدالقادر قادری بن شیخ محی الدین اربلی قادری رحمۃ اللہ علیہ ''منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء'' کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، حضور سید عالم ﷺ کی حسب وصیت حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے ----- حضور ﷺ کا مبارک جبہ، آپ کا سلام اور امت محمدیہ کے لیے دعا کا پیغام پہنچایا، خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سجدے میں گر گئے اور امت محمدیہ کے لیے مغفرت کی دعا مانگی ----- ندا آئی، اپنا سر اٹھا لیجیے ----- میں نے آپ کی شفاعت سے نصف امت کو بخش دیا اور باقی نصف کو اپنے محبوب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شفاعت سے بخشوں گا -----

عرض کی بارالہا! تیرا محبوب کون ہے اور کہاں ہے، میں اس کی زیارت کرنا چاہتا ہوں؟ ----- ندا آئی:

''ہمارا وہ محبوب مقعد صدق (یعنی عزت کے اعلیٰ مقام) میں بڑی قدرت والے بادشاہ کے حضور قرب خاص کے مقام میں حاضر ہے:

هُوَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ حَبِیْبِیْ وَ حُجَّتُنَا عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، وَ قَدَمَاهُ عَلٰی رِقَابِ الْاَقْطَابِ وَ الْاَوْلِیَآءِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ سِوَی الصَّحَابَةِ وَ الْاَئِمَّةِ وَ مَنْ یَقْبَلُهٗ یَکُنْ مِنْ اَحْبَابِیْ -----

"وہ میرا اور میرے محبوب ﷺ کا محبوب ہے---- قیامت تک ہماری طرف سے اہل زمین کے لیے حجت ہوگا----صحابہ کرام اور ائمہ اہل بیت کے سوا تمام اولین وآخرین اولیاء کی گردنوں پر اس کے قدم ہوں گے، جو شخص اس کے مقام و مرتبہ اور عظمت کو تسلیم کرے گا وہ میرے دوستوں میں سے ہوگا----حضرت اویس قرنی نے عرض کی:

میں بھی اس کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے آگے گردن جھکاتا ہوں، اس کی ولایت کی تصدیق کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں"----[۱۰۲]

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ [۱۰۳☆]

امام محمد بن سعید زنجانی اپنی تصنیف "روضة النواظر و نزهة الخواطر فی مناقب الشیخ عبد القادر" میں رقم طراز ہیں:

"امام حسن بصری سے لے کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک جتنے مشائخ بھی گزرے ہیں سب نے آپ کی تشریف آوری کی بشارت اور آپ کے بلند رتبے کی شہادت دی ہے"----[۱۰۴]

امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ [۱۰۵☆]

امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے ایک مرید کو اپنا سجادہ دیا اور فرمایا:

''اسے بحفاظت رکھنا اور مرتے وقت کسی معتمد شخص کو وصیت کرنا کہ وہ بھی آگے وصیت کرتا رہے تاکہ یہ سجادہ پانچویں صدی ہجری میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچ جائے، جن کا نام عبدالقادر الحسنی الجیلانی ہوگا----- انہیں یہ امانت پہنچا کر میری طرف سے سلام کہہ دیا جائے''------ [۱۰۶]

امام عسکری سجادہ چھوڑیں آپ کی خاطر
بشارت دیں جنید باصفا بھی غوث اعظم کی

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ [۱۰۷ ☆]

آپ نے ایک بار خطبۂ جمعہ کے دوران اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا:

''اس کا قدم میری گردن پر بھی ہے''-----

نماز جمعہ کے بعد لوگوں نے ان کلمات کی نسبت پوچھا تو آپ نے فرمایا:

''مجھے کشف ہوا ہے کہ پانچویں صدی میں رسول کریم ﷺ کی اولاد اطہار میں سے جیلان میں ایک قطب عالم پیدا ہوگا، جس کا لقب محی الدین اور نام عبدالقادر ہوگا'' هُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ و مولدہ من کیلان وَ یکُونُ مَاْمُورًا بِاَنْ یَقُولَ قدمیْ هٰذِه علی رقبۃِ کُلِّ وَلِیٍّ وَوَلِیَّةٍ لِلّٰهِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ، سوی الصَّحابۃِ و الْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّیَةِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ صلی اللّٰه عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ علی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ-----[۱۰۸]

''وہ غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) ہوں گے، ان کی ولادت گیلان میں ہوگی،

انہیں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا جائے گا کہ میرا یہ قدم صحابہ کرام اور ائمہ اطہار کے علاوہ اولین وآخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر ہے"-----

شیخ ابو بکر بن ہوار بطائحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [109☆]

آپ نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا:

سَوۡفَ یَظۡهَرُ بِالۡعِرَاقِ رَجُلٌ مِّنَ الۡعَجَمِ عَالِیُ الۡمَنۡزِلَةِ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ عِنۡدَ النَّاسِ اسۡمُهٗ عَبۡدُ الۡقَادِرِ وَ مَسۡكَنُهٗ بِبَغۡدَادَ يَقُوۡلُ قَدَمِیۡ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ لِلّٰهِ-----[110]

"عنقریب عراق میں ایک عجمی مرد پیدا ہونے والا ہے، جو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک بلند مرتبت ہوگا----- نام اس کا عبد القادر اور بغداد میں سکونت پذیر ہوگا----- جو اعلان کرے گا:

میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے"-----

اسی طرح متعدد اولیائے کبار نے آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت سے کافی عرصہ پہلے آپ کی آمد آمد کی بشارتیں دیں:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا [111]
جو ولی قبل ہوئے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا [112]

شب ولادت---ظہور برکات

حضور سید المرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر گوناں گوں برکات و عجائبات کا ظہور ہوا تھا، یوں ہی آپ کے وارث ومظہر اور فرزند ارجمند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت کے موقع پر بھی متعدد برکات کا ظہور ہوا۔ تبرکاً چند پہلو بیان کیے جا رہے ہیں:

سید عالم ﷺ کی جلوہ افروزی

شب میلاد مصطفیٰ ﷺ، سیدنا عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاشانہ مبارک پر ملائکہ کا جھرمٹ تھا [۱۱۳] جب کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت کی رات آپ کے والد ماجد سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ نے مشاہدہ فرمایا کہ حضور سید

عالم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء، صحابہ کرام، ائمہ اطہار اور مشائخ و اولیاء عظام کے ہمراہ ان کے گھر میں جلوہ افروز ہوئے اور بشارت دی:

يَا وَلَدِیْ يَا اَبَا صَالِحٍ اَعْطَاکَ اللّٰهُ اِبْنًا و هُوَ وَلَدِیْ وَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَ سَيَكُوْنُ لَهٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِيَاءِ وَ الْاَقْطَابِ كَشَانِیْ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَ الرُّسُلِ-----[۱۱۴]

''بیٹے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تجھے فرزند عطا فرمایا، جو میرا بیٹا اور محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ کا (بھی) محبوب ہے----- اولیاء و اقطاب میں اس کی شان اسی طرح بلند ہوگی جس طرح نبیوں اور رسولوں میں میری شان ہے'':

غوث اعظم درمیان اولیاء
چوں محمد مصطفیٰ ﷺ در انبیاء

انبیاء کرام کی بشارت

حضور ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے دیگر انبیاء کرام نے سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز کے والد ماجد کو خواب میں اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اور انہیں بشارت دی:

اَنَّ جَمِيْعَ الْاَوْلِيَاءِ سِوَی الْاَئِمَّةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ يَكُوْنُوْنَ تَحْتَ طَاعَةِ وَلَدِکَ هٰذَا، وَ يَضَعُوْنَ قَدَمَهٗ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ، وَ تَكُوْنُ طَاعَتُهُمْ لَهٗ سَبَبًا لِتَرَقِّیْ دَرَجَاتِهِمْ وَ مَنْ يَنْحَرِفُ عَنْ طَاعَتِهٖ مِنْ ذُرْوَةِ الْقُرْبِ اِلٰی اَسْفَلِ الْبُعْدِ وَ الْحِرْمَانِ-----[۱۱۵]

"ائمہ اطہار کے علاوہ تمام اولیا تمہارے فرزند کے مطیع و فرماں بردار ہوں گے اور وہ اس کا قدم اپنی گردنوں پر لیں گے اور اس کی فرماں برداری ان کے لیے ترقی درجات کا ذریعہ اور نافرمانی سراسر باعث محرومی بنے گی"-----

مُہرِ قدم مصطفیٰ ﷺ

حضور، باعث تخلیق کائنات علیہ التحیۃ والصلوات کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں:

"آپ جب پیدا ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ کے دو شانوں کے درمیان مہر نبوت کا نشان تھا"------[۱۱۶]

جب کہ آپ ﷺ کے فرزند ارجمند اور آپ ﷺ کے نائب و وارثِ سعادت مند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے شانوں کے درمیان حضور ﷺ کے قدم اطہر کا نشان تھا[۱۱۷] اسی مہر قدم مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی برکت ہے کہ آپ کا قدم اولیاء اولین و آخرین کی گردن پر ہے-----خواجہ خواجگان حضرت سیدنا غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

چوں پائے نبی شد تاج سرت
تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیشِ درت
افتادہ چوں پیشِ شاہ گدا [۱۱۸]

قدم اطہر کی یہ مہر اس عظیم واقعہ کی نشانی ہے، جب شبِ معراج حضور ﷺ براق پر

سوار ہونے لگے، براق خوشی سے بلند ہوا، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح حاضر ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی گردن پر قدم رکھ کر سواری فرمائی ----- اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا نہایت جامع اور تحقیقی فتویٰ ''فتاویٰ کرامات غوثیہ'' [۱۱۹] قابل مطالعہ ہے، جس میں تمام اعتراضات واشکالات کا شافی جواب ہے -----

اظہار بندگی

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہوتے ہی اپنا سر انور سجدہ میں رکھا [۱۲۰] جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے پیدا ہوتے ہی رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر اظہار بندگی فرمایا ----- [۱۲۱]

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

قدرت الٰہیہ کا خصوصی عطیہ

جب اللہ تعالیٰ کے بے مثل محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی کرم سے اس سال تمام حاملہ عورتوں کے ہاں لڑکے پیدا فرمائے [۱۲۲] اور جب محبوبِ محبوبِ خدا، مظہر مصطفیٰ (علیٰ جدہٖ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) پیدا ہوئے تو اس رات صوبہ گیلان کی حاملہ عورتوں میں سے کسی کے ہاں بچی پیدا نہ ہوئی بلکہ اللہ

تعالیٰ نے سب کو بچے عطا فرمائے، جن کی تعداد گیارہ سو تھی اور گیارہویں والے پیر کے فیضان سے وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے ولی بنے ----- [۱۲۳]

پہلی اور دوسری بہار

جب حضور ﷺ کی جلوہ گری ہوئی اور آپ نے صحن عالم کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا تو کائنات میں بہار آ گئی ----- جس سال آپ کی تشریف آوری ہوئی وہ ''سنة الفتح و الابتهاج'' مسرت و شادمانی اور کامیابی و کامرانی کا سال کہلایا ---- جس ماہ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی وہ ربیع الاول کے مبارک نام سے موسوم ہوا -----

''ربیع'' بہار کو کہتے ہیں، دنیا کے موسموں پر نظر کریں تو ہر علاقے کی مناسبت سے وہاں سال کے مختلف حصوں میں بہار آتی ہے مگر ۵۷۱ء ----- سرکار ابد قرار ﷺ کے میلاد کا سال ----- ایسا بابرکت تھا کہ پوری دنیا میں یک بار بہار آئی اور گلشن ہستی مہک اٹھا ----- یہ ربیع الاول یعنی پہلی بہار تھی -----

پھر ۱۰۷۸ء کو دوسری مرتبہ بہار کا منظر اس وقت نکھرا جب حضور ﷺ کے مظہر و نائب پیدا ہوئے ----- یہ ربیع الآخر ----- دوسری بہار ----- کہلائی۔

گیارہویں، بارہویں

پہلی اور دوسری بہار ----- ربیع الاول اور ربیع الآخر ----- کا باہمی ربط اور تعلق

اتنا قوی ہے کہ گیارہویں اور بارہویں (میلاد) کی تقریبات لازم وملزوم ہو گئیں۔

ترے جد کی ہے بارہویں غوث اعظم
ملی تجھ کو ہے گیارہویں غوث اعظم

تجربہ شاہد ہے کہ جو حضور ﷺ کے میلاد کا منکر ہوتا ہے، وہ گیارہویں کا بھی منکر ہوتا ہے ---- اور جو بصدق دل حضور ﷺ سے محبت رکھتے ہوئے میلاد کا اہتمام کرے، وہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدت کیش اور آپ کی گیارہویں کو ماننے والا ہوتا ہے ---- مولانا حسن رضا خاں فاضل بریلوی اس حقیقت کو یوں آشکار کرتے ہیں:

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں
معمہ یہ ہم پہ کھلا غوث اعظم
تجھے وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم [۱۲۴]

محی الدین

حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے یہ دنیا کفر و شرک، ظلم و تعدی، شر و طغیان اور ظلمت و تاریکی کی آماج گاہ تھی----- آپ آئے تو نور پھیلا----- کفر و شرک کے بت پاش پاش ہوئے اور جہان بھر، نورِ حق کے اجالے سے روشن و منور ہو گیا:

جہاں تاریک تھا، ظلمت کدہ تھا، سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

گویا آپ ﷺ نے جہانِ مردہ کو پھر سے زندگی بخشی، مردہ انسانیت کو حیات آشنا کیا، دفن شدہ اخلاقی قدروں کو پھر سے زندہ کر کے اسلام کا پرچم چار دانگ عالم میں لہرا دیا اور ''لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ'' کے مقصد الٰہیہ کو کما حقہ پورا فرمایا-----

علامہ فاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اِسْمُهٗ مُحْيِي، لِحَيَاةِ جَمِيْعِ الْكَوْنِ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَھُوَ رُوْحُہٗ وَ حَیٰوتُہٗ وَ سَبَبُ وُجُوْدِہٖ وَ بَقَائِہٖ----[۱۲۵]

''حضور ﷺ اقدس کا ایک اسمِ گرامی محیی ہے (یعنی زندہ فرمانے والے) اس لیے کہ سارے جہان کی زندگی حضور ﷺ سے ہے----سو حضور ﷺ تمام کائنات کی جان، زندگی اور اس کے وجود و بقا کا سبب ہیں''۔

آپ کے معنوی و نسبی فرزند سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ولادت سے پہلے ملت اسلامیہ پستی و زبوں حالی کا شکار تھی، طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا، اسلامی قدروں کو پامال کیا جا رہا تھا اور جسدِ اسلام پر نزع کی کیفیت طاری تھی----- آپ آئے تو امت مسلمہ کی عروقِ مردہ میں پھر سے زندگی کی لہر دوڑ گئی----- آپ نے اپنے صفائے باطن، وعظ و تبلیغ اور شبانہ روز محنت سے اسلام کو پھر سے زندہ کر دیا اور ''محیی الدین''[۱۲۶] کے لقب سے شہرتِ دوام پائی----- چنانچہ آپ خود بیان فرماتے ہیں:

''میں ایک دفعہ بغداد آ رہا تھا، مجھے ایک بیمار آدمی ملا، جس کا رنگ اڑا ہوا تھا اور بڑا ہی نحیف و ناتواں نظر آ رہا تھا---- مجھے اس نے سلام کیا، میں نے ''وعلیکم السلام'' کہا تو مجھے کہنے لگا، میرے قریب آیئے---- میں نزدیک ہوا تو کہنے لگا، مجھے اٹھاؤ---- میں نے اسے اٹھا کر بٹھایا تو اس کا جسم صحت مند اور توانا نظر آنے لگا اور اس کے چہرے پر رونق آ گئی---- تو اس نے کہا:

اَنَا الدِّیْنُ وَ کُنْتُ دُثِرْتُ کَمَا رَأَیْتَنِیْ وَ قَدْ اَحْیَانِیَ اللّٰہُ بِکَ وَ اَنْتَ مُحْیِی الدِّیْنِ----

''میں تمہارا دین اسلام ہوں' جو اس قدر نحیف و نزار ہو گیا تھا-----

چنانچہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ آپ کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے از سرِ نو زندگی بخشی ہے، آج سے تمہارا نام ''محی الدین'' ہوگا-----

جب میں جامع مسجد پہنچا تو مجھے ایک شخص ملا اور کہا ''یا سید محیی الدین'' نماز ادا کی تو لوگ میرے سامنے ادباً کھڑے ہوگئے، پھر ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے اور زبان سے ''یا سید محیی الدین'' پکارتے تھے، حالاں کہ اس سے پہلے کوئی بھی مجھے اس لقب سے نہیں پکارتا تھا'' -----[۱۲۷]

مجتبیٰ

حضور ﷺ کا ایک اسم گرامی مجتبیٰ ہے [۱۲۸] یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چن لیا اور اپنا محبوب بنایا ---- اسی لیے قرآن کریم میں فرمایا:

﴿اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا﴾ ----- [۱۲۹]

''اے محبوب! تو ہر وقت ہماری نگاہوں (نگاہِ رحمت) میں رہتا ہے'' -----

حضور ﷺ کے نائب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ان ''مجتبیٰ'' بندوں میں سے بنایا ہے، جن کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿اَللّٰهُ یَجْتَبِیْ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَاءُ﴾ ----- [۱۳۰]

''اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی طرف (قرب کے لیے) چن لیتا ہے'' -----

چنانچہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يُقَالُ لِيْ بَيْنَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اَنَا اخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ وَ لِتَصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ-----[۱۳۱]

''مجھے رات دن میں ستر بار کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھے اپنے لیے پسند کرلیا ہے تاکہ تو میری نگاہوں کے سامنے پرورش پائے''-----

ظلِ حمایت

سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی حفاظت اور شر خلائق سے محفوظ رکھنے کا مژدۂ جاں فزا سنایا اور فرمایا:

﴿وَ اللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ﴾------[۱۳۲]

''اللہ تعالیٰ لوگوں (کے شر) سے آپ ﷺ کی نگہبانی فرمائے گا''-----

﴿اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا﴾-----[۱۳۳]

''بے شک آپ ﷺ ہماری حفاظت میں ہیں''-----

اور حضور ﷺ نے اپنے فرزند کو اپنے ظلِ حمایت اور سایۂ شفقت و رحمت سے سرفراز فرما رکھا ہے-----خلیفہ بن موسیٰ النہر ملکی قدس سرہ العزیز اپنا رؤیا صادقہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کی، شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ لِلّٰهِ-----

''میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے''-----

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کَیْفَ لَا هُوَ قُطْبٌ وَ اَنَا اَرْعَاهُ-----[۱۳۴]

''شیخ عبدالقادر نے سچ کہا ہے اور کیوں نہ سچ کہیں کہ خود قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان ہوں''-----

اس فرمانِ والا شان کی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت فاضلِ بریلوی قدس سرہ العزیز یوں تشریح کرتے ہیں:

''اَقُوْلُ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ خلاف (واقع) بات زبان سے دو طرح صادر ہوتی ہے، یا تو آدمی دانستہ غلط کہے، اس کو حضور اقدس ﷺ نے یوں رد فرمایا کہ ''هُوَ الْقُطْبُ'' وہ قطب ہیں کہ ان کے آگے دوسرے کو دعویٰ قطبیت نازیبا ہے----- وَ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ التَّعْرِیْفَ لِلتَّخْصِیْصِ'' اور قطب کی شان غلط گوئی نہیں، نہ کہ سید الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم-----

یا یوں کہ نادانستہ صادر ہو، خواہ بوجہ بے خبری، یا بسبب بے خودی-----اس کو حضور ﷺ نے یوں رفع فرمایا کہ ''اَنَا اَرْعَاهُ'' میں ان کا نگہبان ہوں کہ محمدی قوتوں سے ان کے قلب کو برجاو سالم اور زبان و جنان کو روش انبیاء پر قائم ودائم رکھتا ہوں----- پھر کیوں کر محتمل کہ ہمارا فرزند خلاف واقع کہے یا اہل سکر و بقایائے سکر کی طرح بلند دعوے کرے-----[۱۳۵]

گفتہ او گفتۂ اللہ بود

حضور پُرنور محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان، وحی الٰہی کی ترجمان ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی O اِن ھُوَ اِلَّا وَحیٌ یُّوحٰی O﴾------[۱۳۶]

''اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے، نہیں ہوتا ان کا فرمانا مگر وحی جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے''------

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ سے جو کچھ سنتا اسے یاد رکھنے کی غرض سے لکھ لیا کرتا تھا، قریش نے مجھے لکھنے سے منع کر دیا اور کہا کہ تقاضائے بشریت کے مطابق ممکن ہے غصے یا خوش طبعی میں آپ کی زبان سے کوئی ایسی بات نکل جائے جو قابل تحریر نہ ہو، چناں چہ میں لکھنے سے رک گیا اور

حضور ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے انگلی سے اپنے دہن اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ----- [۱۳۷]

''میری گفتگو (حدیثیں) لکھ لیا کرو، قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس منہ سے سوائے حق کے کوئی بات نہیں نکلتی''۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام [۱۳۸]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کے فرزندار جمند اور نائب ومظہر ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عصمت لسانی عطا فرمائی ----- آپ اذنِ الٰہی کے بغیر گفتگو نہ فرماتے ----- چنانچہ علامہ نورالدین شطنوفی علیہ الرحمہ ثقہ راویوں سے آپ کا قول نقل کرتے ہیں، فرمایا:

یُقَالُ لِیْ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ تَکَلَّمْ یُسْمَعُ مِنْکَ-----

''مجھے حکم دیا جاتا ہے، اے عبدالقادر! کلام کرو تمہاری بات سنی جائے گی''۔

پھر فرمایا مجھے کہا جاتا ہے:

بِحَقِّیْ عَلَیْکَ تَکَلَّمْ وَ اٰمَنْتُکَ مِنَ الرَّدٰی----- [۱۳۹]

''(اے عبدالقادر!) قسم تجھے میرے اس حق کی، جو تیرے اوپر ہے، بات کر، تجھے میں نے ہلاکت سے مامون بنایا ہے''۔

شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمہ آپ کا قول نقل فرماتے ہیں:

''سوگند بخدا عز و جل نکردم و نگفتم چیزی را تا مامور شدم بداں و

فرمودے وقتے کہ تکلم بکنم من بکلامی، بر شما باد کہ تصدیق کند آں را کہ تکلم من ناشی از یقین ست کہ شک را در وے مجال نیست گویا گردانیدہ می شوم پس گویم و دادہ می شوم پس می بخشم و امر کردہ می شوم پس می کنم و عہدہ بر کسے است کہ امر کردہ است، والدیة علی العاقلة، تکذیب شما مراز ہر قاتل ست مردین شمارا و سبب زوال دنیا و آخرت شماست"----[۱۴۰]

"قسم بخدا! جب تک مجھے حکم نہ دیا جائے نہ کچھ کرتا ہوں، نہ کہتا ہوں----نیز فرمایا:

میں تمہیں جو کچھ کہوں تمہارے لیے اس کی تصدیق ضروری ہے کیوں کہ میری بات ایسی یقینی ہے جس میں شک و شبہہ کی گنجائش نہیں ہے----گویا حکم ہوتا ہے تو کہ دیتا ہوں----مجھے دیا جاتا ہے، تو دے دیتا ہوں----جب امر ہوتا ہے، تو کرتا ہوں اور ذمہ داری اسی کی ہے، جو حکم دیتا ہے----کیوں کہ قاعدہ ہے"الدیة علی العاقلة" خون بہا تعلق داروں پر ہوتا ہے----میری تکذیب تمہارے لیے دینی اعتبار سے زہر قاتل اور دنیا و آخرت کی تباہی کا سبب ہے"----

نیز آپ اپنے ایک قصیدے میں فرماتے ہیں:

وَ مَا قُلۡتُ ھٰذَا الۡقَوۡلَ فَخۡراً وَ اِنَّمَا
اَتٰی الۡاِذۡنُ حَتّٰی تَعۡرِفُوۡنَ حَقِیۡقَتِیۡ [۱۴۱]

"میں اپنے خداداد کمالات و مراتب کے بارے میں اظہار خیال فخر کی بنا پر نہیں بلکہ باذن الٰہی کرتا ہوں تا کہ تم میری حقیقت کا کچھ اندازہ کر سکو"----

جو کہا تو نے وہ مامور من اللہ ہو کر
اپنی خواہش سے نہیں کوئی بھی دعویٰ تیرا [۱۴۲]

تاثیر کلام

آپ کی مجلس وعظ میں کم وبیش ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا ----- ہفتہ میں تین بار وعظ فرماتے ----- مجلس میں علماء، فقہاء اور مشائخ بڑی کثرت سے حاضر ہوتے ----- چار سو علماء کرام قلم دوات لے کر آپ کے ملفوظات عالیہ اور مواعظ حسنہ قلم بند کر لیتے [۱۴۳] وعظ میں روحانیت اور تاثیر کا یہ عالم ہوتا کہ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ----- بعض لوگ عشق الٰہی کے جوش میں آ کر کپڑے پھاڑ دیتے، بعض بے ہوش ہو جاتے، بعض واصل بحق ہو جاتے ----- غیر مسلم ایمان لے آتے اور ایمان دار دولت یقین سے سرشار ہو جاتے ----- آپ کے کلام میں یہ تاثیر اور مقناطیسیت اپنے جد کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے براہِ راست فیضان کا نتیجہ تھی ----- خود فرماتے ہیں:

"شروع شروع میں وعظ سے ہچکچاہٹ ہوتی ----- ۱۶/ شوال المکرم ۵۵۳ھ کو نماز ظہر سے پہلے حضور ﷺ نے مجھے اپنے جمال جہاں آرا سے مشرف کیا اور استفسار فرمایا:

یَابُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ -----

"بیٹے! وعظ کیوں نہیں کرتے؟" -----

عرض کیا حضور ﷺ عجمی ہوں، فصحائے عرب کے سامنے کیسے لب کشائی

کروں؟-----

فَقَالَ لِی افْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُهُ فَتَفَلَ فِیهِ سَبْعًا-----

''آپ ﷺ نے فرمایا: منہ کھولو----- میں نے منہ کھولا تو آپ ﷺ نے سات مرتبہ اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا، جاؤ وعظ و نصیحت کرو اور حکمت و موعظت حسنہ کے ساتھ لوگوں کو اپنے رب کے رستہ کی طرف بلاؤ-----

(سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر میں نے نمازِ ظہر ادا کی تو خلقت میرے ارد گرد جمع ہوگئی----- میں کچھ مرعوب سا ہو گیا----- اسی اثناء میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے اور فرمایا منہ کھولو-----فتفل فیه ستا آپ نے میرے منہ میں چھ مرتبہ لعاب دہن ڈالا----- میں نے عرض کی سات کا عدد پورا کیوں نہیں کیا؟-----فقال ادبا مع رسول الله ﷺ -----فرمایا: حضور ﷺ کے پاس ادب کی وجہ سے-----اس کے بعد قوت گویائی پیدا ہوئی اور میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگا''----- [۱۴۴]

آواز مبارک

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجالس وعظ میں ہزاروں کا اجتماع ہوتا، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ قدرت عطا فرما رکھی تھی کہ قریب و بعید تمام سامعین آپ کے کلام کو بآسانی سن لیتے----- مجلس کے آخری کنارے پر بیٹھنے والا

بھی یوں سنتا گویا اس کے سر پر کھڑے وعظ فرما رہے ہیں----- علامہ شطنوفی اور علامہ یحییٰ تادفی رحمہما اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

وَ كَانَ يُعَدُّ مِنْ كَرَامَاتِهِ اَنَّ اَقْصَى النَّاسِ فِىْ مَجْلِسِهِ يَسْمَعُ صَوْتَهُ كَمَا يَسْمَعُهُ اَدْنَاهُمْ عَلٰى كَثْرَتِهِمْ-----[۱۴۵]

''لوگ اسے آپ کی کرامت سمجھتے کہ کثرت اجتماع کے باوجود مجلس میں سب سے آخر میں بیٹھنے والا شخص بھی آپ کے کلام کو اسی طرح سنتا اور سمجھتا جیسے آپ کے پاس قریب بیٹھنے والا سنتا''-----

ظاہر ہے کہ آپ کی یہ کرامت بھی آپ کے جد امجد حضور سید عالم ﷺ کا فیضان تھا----- علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی لکھتے ہیں:

وَ كَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ يُبْلِغُ صَوْتَهُ وَ سَمْعَهُ مَا لَا يَبْلُغُهُ صَوْتُ غَيْرِهِ وَ لَا سَمْعُهُ مِنَ الْاَصْوَاتِ وَ الْاَسْمَاعِ الْمُعْتَادِيْنَ فَقَدْ كَانَ يَخْطُبُ فَسَمِعَتْهُ الْعَوَاتِقُ فِى الْبُيُوْتِ-----[۱۴۶]

''حضور ﷺ اپنی آواز وہاں تک پہنچاتے جہاں دوسرے لوگ اپنی آواز عادۃً نہیں پہنچا سکتے اور یہی حال آپ کی قوت سماعت کا بھی تھا----- آپ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو گھروں میں موجود پردہ نشین خواتین بھی سن لیا کرتیں''-----

اولیاء وانبیاء کرام کی تشریف آوری

آپ ﷺ کی مجلس وعظ میں روحانیت اور انوار و تجلیات کا عجیب سماں

ہوتا ----- شیخ عبدالحق محقق دہلوی رقم طراز ہیں:

''جمیع اولیاء وانبیاء احیاء باجساد اموات بارواح وجن وملائکہ در مجلس او حاضری شدند وحضرت حبیب رب العالمین نیز برائے تربیت وتائید تجلی می فرمودند'' ----- [۱۴۷]

''بقید حیات اولیاء ومشائخ اور انبیاء کرام اپنے جسموں کے ساتھ اور باقی اپنی ارواح کے ساتھ مجلس (وعظ) میں موجود ہوتے ----- ملائکہ اور رجال الغیب حاضری دیتے بلکہ (بسا اوقات) خود محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی آپ کی تربیت وتائید (اور حوصلہ افزائی) کے لیے جلوہ افروز ہوتے''۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولی کیا مرسل آئیں، خود حضور آئیں
وہ تیرے وعظ کی محفل یا غوث [۱۴۸]

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے، پلاتا ہے تجھے

سرکار ابد قرار ﷺ اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

هُوَ يُطْعِمُنِي وَ يُسْقِيْنِي ----- [۱۴۹]

''میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے'' -----

اور آپ ﷺ کے وارث وجانشین سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يُقَالُ لِيْ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ كُلْ، بِحَقِّيْ عَلَيْكَ

اِشْرَبْ----[۱۵۰]

''مجھے حکم دیا جاتا ہے کہ عبدالقادر تجھے میرے حق کی قسم! کھالے، تجھے میرے حق کی قسم پی لے''-----

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے، پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا، چاہنے والا تیرا [۱۵۱]

کن کی کنجی

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے محبوب مکرم، شہنشاہ کونین ﷺ کو ایسی قوت و سطوت اور سلطنت و حکومت عطا فرمائی اور ایسے اختیار و اقتدار سے نوازا کہ ہر جگہ آپ ﷺ کا تصرف ہے۔۔۔۔۔ آپ ﷺ کی زبان حق ترجمان ''کـــــــن'' کی کنجی ہے۔۔۔۔۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَانِیْ فَبَشَّرَنِیْ اِنَّ اللّٰہَ اَیَّدَنِیْ بِالْمَلَائِکَۃِ وَ اٰتَانِیَ النَّصْرَ وَ جَعَلَ بَیْنَ یَدَیِ الرُّعْبَ وَ اٰتَانِیَ السُّلْطَانَ وَ الْمُلْکَ۔۔۔۔۔ [۱۵۲]

''جبریل امین (علیہ السلام) نے آکر مجھے خوش خبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے میری امداد کی۔۔۔۔۔ مجھے نصرت و کامرانی عطا فرمائی۔۔۔۔۔ میرے رعب و دبدبہ کا سکہ بٹھا دیا اور مجھے سلطنت و

حکومت اور ملک عطا فرمایا‘‘-----

تمام موجودات پر آپ ﷺ کی حکمرانی ہے----- آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ ’’کُن‘‘ کی حیثیت رکھتا ہے----- جیسا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مشرکین نے جب آگ میں ڈالا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى عَمَّارٍ كَمَا كُنْتِ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ----- [۱۵۳]

’’اے آگ! ابراہیم علیہ السلام کی طرح عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا، تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی‘‘-----

(گویا آقا ﷺ نے انہیں اس آگ سے محفوظ رہنے کی تسلی دی----- چناں چہ آپ نے لمبی عمر پائی----- بدر اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی، ۳۷ھ میں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی حمایت میں لڑتے ہوئے صفین میں شہید ہوئے)----- [۱۵۴]

حکم بن ابی العاص، حضور ﷺ کا کلام سن کر منہ بگاڑ لیتا----- ایک دن حضور ﷺ نے اسے فرمایا:

كُنْ كَذَالِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ----- [۱۵۵]

’’ایسا ہی ہو جا----- چنانچہ مرتے دم تک اس کا چہرہ بگڑا رہا‘‘-----

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

یوں ہی آپ ﷺ کے وارث و نائب اور مظہر عظمت و جلالت سیدنا غوث اعظم

کو اللہ تعالیٰ جل وعلا نے شان وشوکت اور حکومت وسلطنت عطا کر رکھی تھی اور آپ کو ''کُنْ'' کی قوتیں مرحمت فرمادیں----- چنانچہ آپ ﷺ اکثر فرمایا کرتے:

وَ اُعْطِیْتُ حَرْفَ ''کُنْ''------[۱۵۶]

''مجھے حرف کن عطا کیا گیا ہے''-----

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں:

''اے بندے! جب تو مقام فنا حاصل کرلے تو پھر ''یُرَدُّ عَلَیْکَ التَّکْوِیْنُ'' [۱۵۷] تمہیں تکوین عطا کردی جائے گی''-----

شیخ محقق اس کی تشریح میں رقم طراز ہیں:

''وسپردہ می شود بتو ہست کردن وپیدا گردانیدن کائنات وتصرف دادہ می شود ترا در عالم بروجہ کرامت وخرق عادت''-----[۱۵۸]

''فنائیت کے بعد موجود کرنے اور کائنات پیدا کرنے کا کام تیرے سپرد کیا جائے گا اور کرامت وخرق عادت کے طور پر تجھے سارے جہان میں تصرف کی قوت عطا کی جائے گی''-----

قصیدہ غوثیہ شریفہ میں سیدنا پیر پیراں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میرا حکم ہر حال میں نافذ ہے، اگر میں اپنے راز کا پرتو ڈالوں تو سمندر خشک ہوجائیں[۱۵۹] آگ بجھ جائے[۱۶۰] پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں[۱۶۱] مردے زندہ ہوجائیں[۱۶۲] ماہ وسال میری اجازت سے بدلتے ہیں''-----[۱۶۳]

اس قسم کے تصرفات کا تذکرہ کرکے ارشاد فرمایا:

''(الغرض) اللہ تعالیٰ کے سارے بلاد میرا ملک اور ان پر میری

حکومت ہے"-----

بلاد اللّٰہ ملکی تحت حکمی

و وقتی قبل قلبی قد صفالی [۱۶۴]

"اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیرنگیں ہیں، ان پر میری حکومت ہے اور میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی برگزیدہ اور مصفّی تھی"-----

ظاہر ہے یہ ساری عظمت و رفعت اور قوت و تصرف آپ کو اپنے جدِ کریم احمد مختار ﷺ کے طفیل حاصل ہوئی-----اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
ہے شرح اسم القادر ترا نام
یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث
تیری قدرت تو فطریات سے ہے
کہ "قادر" نام میں داخل ہے یا غوث [۱۶۵]

قوت مشاہدہ

حضور سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنایا:

وَ مَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ----- [۱۶۶]

''اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو (اے محبوب!) مگر سراپا رحمت سارے جہانوں کے لیے'' -----

تمام جہانوں کے لیے رحمت وہی ہو سکتا ہے جس کی قوت مشاہدہ اتنی عظیم ہو کہ کوئی گوشہ، کوئی ذرہ اور کوئی حقیقت ان سے مخفی نہ رہے ----- اس خصوصیت کو اللہ تعالیٰ ''شاھداً'' کہہ کر بیان فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ----- [۱۶۷]

''اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)! بے شک ہم نے آپ کو

بھیجا مشاہدہ کرنے والا (حاضر، ناظر) اور خوش خبری سنانے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا"-----

متعدد احادیث سے بھی اس وسعت نظر کی تائید ہوتی ہے-----حضرت ابو ذر ﷺ روای ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ-----[۱۶۸]

"میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سن لیتا ہوں جو تم نہیں سنتے"-----

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ اِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ-----[۱۶۹]

"بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ساری دنیا کو پیش فرما دیا ہے-----میں اسے اور تا قیامت جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، سب ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے کہ اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں"-----

اے فروغت صبح اعصار و دہور
چشم تو بینندۂ ما فی الصدور [۱۷۰]

حضور ﷺ کے تصدق سے آپ ﷺ کے فرزند سیدنا غوث اعظم ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ جل وعلا نے ایسی بصیرت اور بصارت سے نوازا کہ مخفی حقائق آپ پر عیاں تھے اور کائنات کے تمام گوشے آپ کی نگاہوں کے سامنے رہتے-----خود فرماتے ہیں:

اِنَّ عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ-----[۱۷۱]

"میری نظر لوحِ محفوظ پر ہے"-----

نیز فرمایا:

لَوْ لَا لِجَامُ الشَّرِیْعَۃِ عَلٰی لِسَانِیْ لَاَخْبَرْتُکُمْ بِمَا تَأْکُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ، اَنْتُمْ بَیْنَ یَدَیَّ کَالْقَوَارِیْرِ، یُرٰی مَا فِیْ بَوَاطِنِکُمْ وَ ظَوَاھِرِکُمْ------[۱۷۲]

''اگر میری زبان پر حکمِ شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تمہیں بتادیتا جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو----- میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیوں کہ تم میری نظر میں شیشے کی مانند ہو''-----

حضور سید الوریٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نائب سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ اعلان فرما رہے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ [۱۷۳]

''اللہ تعالیٰ کے تمام بلاد ہمیشہ میری نظر میں اس طرح متصل و مجتمع ہیں جیسے (ہتھیلی پر) رائی کا ایک دانہ ہو''-----

آج کے ترقی یافتہ دور کی سائنس اپنی تمام تر ایجادات کے باوجود ''بلاد اللّٰہ'' کی وسعت کا اندازہ نہیں کر سکی----- دورِ حاضر کا ایک بڑا سائنس دان آئن سٹائن کہتا ہے:

''میں نے ریڈیو دوربین کے ذریعے ایک ایسا کہکشاں تو دیکھ لیا ہے جو زمین سے دو کروڑ نوری سال کے فاصلے پر ہے، یعنی روشنی، جو فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل طے کر جاتی ہے، وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی لیکن جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلق

ہے، اگر میری عمر ایک ملین یعنی دس لاکھ سال بھی ہو جائے تو بھی

(معلوم) نہیں کر سکتا''------[۱۷۴]

سائنس جن حقائق کو ابھی دریافت نہیں کر سکی، وہ اللہ تعالیٰ کے عبدِ مقرب پیر پیراں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر مخفی نہیں ہیں----- جب غوثیت مآب کی چشم بصیرت کا یہ عالم ہے تو آپ کے جدامجد شاہد وشہید آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مشاہدات اور وسعت نظر کا کیا عالم ہوگا؟-----

حلقہ اثر کی وسعت

ہمارے آقا و مولا ﷺ کسی مخصوص خطۂ زمین یا کسی ایک گروہ کے رسول نہیں بلکہ رسول الکل ہیں ----- آپ کا حلقۂ اثر اور دائرۂ رسالت عام ہے ----- اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَ مَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ ----- [۱۷۵]

''اور (اے محبوب!) ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو (قیامت تک) تمام لوگوں کے لیے ہے'' -----

نیز فرمایا:

﴿قُل یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَیکُم جَمِیعًا﴾ ----- [۱۷۶]

''آپ (ﷺ) فرما دیجیے، اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف

اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں''-----

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

﴿تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا﴾-----[۱۷۷]

''بڑی برکت والا ہے وہ، جس نے اتارا قرآن اپنے (مقدس) بندے پر تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والا ہو''-----

حدیث پاک میں ہے:

اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً-----[۱۷۸]

''میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں''-----

حضور ﷺ کے نائب و مظہر، پیر پیراں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو وہ عظمت نصیب ہوئی کہ دیگر مشائخ کی نسبت آپ کا حلقۂ اثر وسیع تر ہے----- آپ شیخ الکل ہیں-----خود فرماتے ہیں:

اَلْاِنْسَانُ لَھُمْ مَشَائِخ وَ الْجِنُّ لَھُمْ مَشَائِخ وَ الْمَلَائِکَۃُ لَھُمْ مَشَائِخ وَ اَنَا شَیْخُ الْکُلِّ-----[۱۷۹]

''انسانوں کے بھی پیر ہیں، جنات اور فرشتوں کے بھی پیر ہیں، لیکن میں تمام پیروں کا پیر ہوں''-----

ملائک کے، بشر کے، جن کے حلقے
تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث
ملک کے، کچھ بشر، کچھ جن کے ہیں پیر
تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث [۱۸۰]

کوئی مثل نہ ڈھولن دی

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بے مثل بنایا ----- چنانچہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے آخر میں اعتراف عجز کے طور پر فرماتے ہیں:

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَ لَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ----- [۱۸۱]

''میں نے حضور ﷺ جیسا نہ آپ ﷺ سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ ہی بعد میں'' -----

حضور ﷺ بے مثل ہیں، اس بے مثلیت کو حضور ﷺ نے خود بھی بیان فرمایا:

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ ----- [۱۸۲]

''تم میں کون میری مثل ہو سکتا ہے؟'' -----

فیضان مصطفیٰ ﷺ سے آپ ﷺ کے نائب و مظہر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ بھی حلقۂ مشائخ و اولیاء میں بے مثل و ممتاز ہیں----- آپ قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

اَنَـا الۡبَـازِیُّ اَشۡهَـبُ کُـلِّ شَیۡـخٍ

فَـمَنۡ ذَا فِی الرِّجَالِ اعطی مِثَالِی [۱۸۳]

''جس طرح باز اشہب پرندوں پر غالب ہوتا ہے، اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں----- بتاؤ! مردان خدا میں کوئی ہے جس کو میرے جیسا رتبہ ملا ہو----- (یعنی کسی کو ایسا رتبہ نہیں دیا گیا)''-----

نیز آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقِیۡسُوۡنِیۡ بِاَحَدٍ وَ لَا تَقِیۡسُوۡا عَلَیَّ اَحَدًا-----[۱۸۴]

''مجھے کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس مت کرنا''-----

حقیقت کوئی نہیں پا سکتا

حضور ﷺ کی شانِ بے مثلیت اس قدر انوکھی ہے کہ آپ ﷺ کی حقیقت تک رسائی ممکن نہیں----- چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یَـا اَبَـا بَـکۡـرٍ وَ الَّـذِیۡ بَـعَثَنِیۡ بِالۡحَقِّ لَمۡ یَعۡلَمۡنِیۡ حَقِیۡقَةً غَیۡرُ رَبِّیۡ-----[۱۸۵]

''اے ابو بکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میری حقیقت میرے رب کے بغیر کوئی نہیں جانتا''-----

حضور ﷺ کے مظہر و وارث، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَنَا مِنْ وَّرَاءِ اَمْرِ الْخَلْقِ' اَنَا مِنْ وَّرَاءِ عُقُوْلِهِمْ-----[۱۸۶]

''میری تخلیق امور خلق سے ماورا ہے اور میں لوگوں کی عقل وخرد سے بالا ہوں''-----

نیز فرمایا:

''اے زمین کے شرق وغرب اور آسمان کے رہنے والو! سن لو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ-----

''اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں''-----

اور

وَ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ-----[۱۸۷]

''اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں (خدا ہی جانتا ہے) تم نہیں جانتے''-----

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اس بے مثلیت کو یوں بیان فرمایا:

''مـمـا لا تـعـلـمـوا'' ست عبدالقادر
مستور ستور ہوست عبد القادر
می جو، می گو، پس آں چہ دانی کہ وراست
از جستن و گفتن اوست عبد القادر [۱۸۸]

قرب خاص

نبی اکرم، نور مجسم ﷺ کے بے مثل پیکر کو مخلوق خدا کی ہدایت و رہنمائی اور ان کی فیض یابی کے لیے دنیا میں بھیجا گیا----- یوں تو اس ''عبدہ و رسولہ'' کا تعلق اپنے آقا و مولیٰ رب کریم جل وعلا سے ہمہ وقت رہتا، مگر تعلق باللہ کا یہ رنگ کبھی انتہائی خصوصی انداز اختیار کر جاتا کہ ان اوقات میں محبوب و محبّ کے سوا کسی دوسرے کی رسائی نہیں تھی----- آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ-----[۱۸۹]

''اللہ تعالیٰ سے قرب خاص کا میرے لیے ایسا وقت (بھی) ہوتا ہے کہ اس میں (میرے اور میرے رب کے مابین) کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی و مرسل بھی حائل نہیں ہو سکتا (ان لمحات قرب میں کسی مقرب فرشتے اور

کسی نبی ورسول کا گزر نہیں)''-----

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے

نبی راز دار مع اللہ لی ہے [۱۹۰]

اور آپ ﷺ کے فیضان کرم سے آپ ﷺ کے فرزند سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز بھی قرب خاص کی لذت سے بہرہ یاب تھے-----فرماتے ہیں:

اَنَا فِیۡ حَضۡرَةِ التَّقۡرِیۡبِ وَحۡدِیۡ-----[۱۹۱]

''میں بارگاہ الٰہی کے قرب خاص میں یکتا ہوں''-----

مقام مخدع

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَنَا الۡحَسَنِیُّ وَ الۡمُخۡدَعُ مَقَامِیۡ

وَ اَقۡدَامِیۡ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ [۱۹۲]

''میں امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں-----میرا مقام مخدع ہے اور اولیاء اللہ کی گردنوں پر میرا قدم ہے''-----

مخدع (میم کی پیش یا زیر کے ساتھ) قرب خاص کی وہ اعلیٰ وارفع منزل ہے کہ اکابر مشائخ اس کی جھلک بھی نہیں دیکھ پاتے-----اس سلسلے میں شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی کا واقعہ قابل ذکر ہے:

''ایک مرتبہ آپ نے طفسونج (عراق اور واسط کے درمیان، دجلہ کے مشرقی جانب واقع ایک شہر)[۱۹۳] میں وعظ کے دوران اپنے بلند

مرتبہ کا ذکر کیا تو وہاں موجود غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ایک مرید ابوالحسن علی بن احمد الحمی نے اپنی گدڑی اتار پھینکی اور شیخ سے کہا، آؤ میرے ساتھ مقابلہ کر لو----- اس پر شیخ عبدالرحمٰن خاموش ہو گئے اور اپنے مریدین سے کہا، اس شخص کا ہر ہر بال عنایت الٰہیہ سے معمور ہے----- پھر ان سے پوچھا، تمہارا شیخ کون ہے؟----- آپ نے جواب دیا، شیخ عبدالقادر جیلانی----- اس پر شیخ عبدالرحمٰن نے کہا، زمین پر تو میں نے ان کا ذکر سنا ہے مگر درکات قدرت میں، جو چالیس سال سے میرا مقام ہے، شیخ عبدالقادر جیلانی کو میں نے کبھی نہیں دیکھا----- پھر آپ نے اپنے چند مریدوں کو حکم دیا کہ بغداد جا کر شیخ عبدالقادر جیلانی کی خدمت میں عرض کرنا، عبدالرحمٰن آپ کو سلام کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ چالیس سال سے میں درکات قدرت کے مقام میں ہوں مگر وہاں آپ کو کبھی نہیں دیکھا؟----- ادھر غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں کو فرمایا، طفسونج جاؤ----- راستے میں شیخ عبدالرحمٰن کے مرید تمہیں ملیں گے، انہیں واپس لے جانا اور شیخ کو میرا سلام پہنچا کر یہ کہنا کہ آپ درکات قدرت کے مقام میں ہیں، جو اس مقام میں ہو وہ مقام الحضرۃ والے شخص کو نہیں دیکھ سکتا اور جو مقام الحضرۃ میں ہو وہ مقام مخدع والے کو نہیں دیکھ سکتا:

وَ اَنَا فِی الۡمَخۡدَعِ اَدۡخُلُ وَ اَخۡرُجُ مِنۡ بَّابِ السِّرِّ مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَانِیۡ-----

''اور میرا مقام مخدع ہے، جہاں مخفی دروازے سے میرا آنا جانا ہوتا ہے----- بھلا وہاں آپ مجھے کیسے دیکھ سکتے ہیں؟''-----

مزید تسلی کے لیے ایک نشانی بتاتا ہوں، جس سے آپ کو میرے مرتبے کا اندازہ ہو جائے گا ---- آپ کو فلاں رات خلعت رضا عطا کی گئی اور فلاں رات تشریف فتح سے نوازا گیا اور فلاں رات بارہ اولیاء (علامہ ابن حجر ہیتمی مکی نے امام یافعی کے حوالے سے بارہ ہزار اولیاء کرام کی تعداد ذکر کی ہے [۱۹۴]) کی موجودگی میں سبز رنگ کی منقش خلعتِ ولایت دی گئی ---- یہ خلعتیں میرے ہاتھوں ہی سے آپ تک پہنچی تھیں ----

شیخ عبدالرحمٰن نے یہ پیغام سنتے ہی فرمایا:

صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ ----

''شیخ عبدالقادر سچ فرماتے ہیں'' ---- [۱۹۵]

پا سکا کون سوا تیرے مقام مخدع
تجھ سے مخصوص ہے یہ رتبۂ اعلیٰ تیرا [۱۹۶]

سیادتِ کل

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے حضور سید عالم ﷺ کو جملہ انبیاء و رسل پر افضلیت و برتری عطا فرمائی ---- شب معراج بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام نے حضور ﷺ کی امامت و اقتداء میں نماز [۱۹۷] ادا کر کے آپ کی قیادت کو تسلیم کرنے کا عملی مظاہرہ فرمایا ---- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اٰدَمُ وَ مَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِیْ ---- [۱۹۸]

"آدم اور ان کے ماسوا سب کے سب میرے جھنڈے تلے ہیں" -----

قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی للہ

حضور ﷺ کے نائب و وارث اور آپ ﷺ کے فیضان کے امین حضور غوث اعظم

کو جملہ اولیاء واقطاب کی سیادت وقیادت کا منصب جلیلہ عطا کیا گیا، آپ ﷺ نے تمام اولیاءکرام پر اپنی برتری کا برسرِ منبر مامور من اللہ ہو کر یوں اعلان فرمایا:

قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ لِلّٰہِ------[۱۹۹]

''میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے''-----

جب آپ نے بامرِ الٰہی یہ اعلان فرمایا تو:

تَجَلّٰی الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی قَلْبِہٖ وَ جَاءَ تْہُ خِلْعَۃٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَدِ طَائِفَۃٍ مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ اَلْبَسَھَا بِمَحْضَرٍ مِّنْ جَمِیْعِ الْاَوْلِیَآءِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْھُمْ وَ مَنْ تَاَخَّرَ، اَلْاَحْیَآءُ بِاَجْسَادِھِمْ وَ الْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ-----

''اللہ تعالیٰ عز وجل نے آپ کے قلب اطہر پر تجلی فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ملائکہ مقربین کے ہاتھوں خلعت آئی-----اس موقع پر تمام اولیاء متقدمین ومتاخرین، زندہ اپنے جسموں سے اور اموات اپنی روحوں کے ساتھ موجود تھے، ان کی موجودگی میں آپ کو خلعت پہنائی گئی----- ملائکہ اور رجال الغیب فضا میں صف بستہ کھڑے، مجلس کو ڈھانپے ہوئے تھے:

وَ لَمْ یَبْقَ وَلِیٌّ فِی الْاَرْضِ اِلَّا حَنَا عُنُقَہٗ-----

''اور روئے زمین کا کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو''-----[۲۰۰]

جس کی منبر بنی گردن اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام [۲۰۱]

اکثر علماء و مشائخ کا اتفاق ہے کہ سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز، حضرات صحابہ کرام اور ائمہ اہل بیت اطہار (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے سوا سب زمانوں کے اولیاء کے سردار ہیں ----- معاصرین، اولین و آخرین، سب کے سب آپ سے فیض یافتہ اور آپ ہی کے تابع فرمان ہیں ----- [۲۰۲]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

نامد ز سلف عدیل عبد القادر
ناید بخلف بدیل عبد القادر
مثلش گر ز اہل قرب جوئی، گوئی
عبد القادر مثیل عبد القادر [۲۰۳]

علامہ شطنوفی فرماتے ہیں:

"آپ کے اس فرمان پر سر تسلیم خم کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کے دلوں میں نور، علوم میں برکت اور احوال میں بلندی کو اور زیادہ کر دیا" ----- [۲۰۴]

ہندالولی خواجہ غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ کا سر جھکانا [۲۰۵☆]

ہندالولی خواجۂ خواجگان سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز خراسان کے پہاڑوں میں مشغول عبادت تھے ----- آپ نے سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز کا یہ اعلان روحانی طور پر سنا تو فوراً اپنی گردن خم کر دی اور عرض کی:

قَدَمَاکَ عَلٰی رَأْسِیْ -----

''آپ کے دونوں قدم میرے سر پر ہیں''-----

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کی اس نیاز مندی سے خوش ہو کر مجلس میں فرمایا:

''سید غیاث الدین کے صاحبزادے نے گردن جھکانے میں سبقت کی ہے، اس تواضع اور حسن ادب کی وجہ سے وہ اللہ و رسول ﷺ کے محبوب بن گئے ہیں، عنقریب انہیں ولایت ہند سے سرفراز کیا جائے گا''-----[۲۰۶]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی افضلیت، آپ کے اس مبارک قول کی حقیقت و حقانیت اور خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ کی اطاعت و فرماں برداری کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

آں کہ پایش بر رقاب اولیائے عالم است
واں کہ ایں فرمودہ و حق فرمود باللہ آں توئی
اندریں قول آں چہ تخصیصات بے جا کردہ اند
از زلل یا از ضلالت پاک ازاں بہتاں توئی
بہر پایت خواجہ ہنداں شہ کیواں جناب
''بل علی رأسی و عینی'' گویدآں خاقاں توئی [۲۰۷]

حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ کا اظہار عقیدت[۲۰۸☆]

تفریح الخاطر میں نکات الاسرار کے حوالے سے ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ العزیز کی مجلس میں اولیاء کی گردنوں پر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک کا تذکرہ ہوا-----حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا:

''جب میرے شیخ بزرگ وار حضرت معین الدین چشتی اجمیری (علیہ الرحمہ) نے آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھا ہے،'' فمنصبی ان اقول علٰی حدقة عینی ''میرا منصب ہے کہ یہ عرض کروں، غوث پاک رضی اللہ عنہ کا قدم میری آنکھ کی پتلی پر بھی ہے''----- [۲۰۹]

قادری ہو کہ ہو نقشبندی، سہروردی کہ چشتی نظامی
سب کی گردن پہ ان کا قدم ہے، سب کے سب ان کے مدحت سرا ہیں
[پروفیسر محمد حسین آسی]

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمان والاشان ''قدمی هذه علٰی رقبة کل ولی لله'' کی مزید تحقیق اور اس سلسلہ میں نہایت نفیس ابحاث ملاحظہ کرنے کے لیے درج ذیل کتب کا مطالعہ مفید ہے:

1......السیف الربانی فی عنق من اعترض علٰی الغوث الجیلانی----- (علامہ شیخ سید محمد المکی)

2......نام و نسب----- (صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر گولڑوی)

3......مہر منیر----- (مولانا فیض احمد گولڑوی)

4......قدم الشیخ عبد القادر علی رقاب الاولیاء الاکابر----- (علامہ ممتاز احمد چشتی)

5......مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ----- (شارح عبد المالک علیہ الرحمہ، از حکیم محمد موسیٰ امرتسری)

6...... اغتراف السائل من الیم فی تحقیق حدیث القدم----- (مولانا ابوالضیاء محمد باقر نوری علیہ الرحمہ (غیر مطبوعہ)

مظہر صاحب خلق عظیم

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حسن ظاہری کی طرح حسن باطنی سے نوازا اور آپ ﷺ کی سیرت اور کردار کی عظمت کا اعلان فرمایا:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ-----[۲۱۰]

''بے شک آپ ﷺ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں''-----

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا
تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا
تیرے خالق حسن و ادا کی قسم [۲۱۱]

سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ووارث ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری حسن و جمال کے ساتھ ساتھ باطنی حسن سے نوازا اور اخلاق و کردار میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر بنایا:

نشانِ شانِ محبوبی، بیانِ سرِّ مطلوبی
بہ سیرت مثلِ پیغمبر، بصورت حسنِ یزدانی

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

''مکارم اخلاق میں آپ ''اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ'' کا نمونہ اور ''اِنَّکَ لَعَلٰی هُدًی مُّسْتَقِیْمٍ'' کا مصداق تھے----آپ اتنے عالی مرتبت، جلیل القدر، وسیع العلم ہونے اور شان و شوکت کے باوجود ضعیفوں میں بیٹھتے----فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے----بڑوں کی عزت کرتے، چھوٹوں سے شفقت فرماتے----سلام کرنے میں پہل کرتے----مہمانوں اور طالب علموں کے ساتھ کافی دیر بیٹھتے----ان کی لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرماتے----اگر کوئی جھوٹی قسم بھی کھالیتا تو آپ مان لیتے----اپنے علم و کشف (سے حقیقت حال جاننے کے باوجود اس) کا اخفا فرماتے اور اپنے ہم نشینوں اور مہمانوں سے دوسروں کی نسبت انتہائی خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے----آپ کبھی فاسقوں، سرکشوں، ظالموں، مال داروں اور سر برآوردہ لوگوں کے

لیے تعظیماً کھڑے ہوتے، نہ کسی وزیر یا حاکم کے دروازہ پر کبھی جاتے----- مشائخ وقت میں کوئی بھی خوش اخلاقی، وسعت قلبی، کرم نفسی، نرمی اور مہربانی میں آپ کی برابری نہیں کرسکتا"-----[۲۱۲]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ہم عصر بعض مشائخ نے آپ کے اوصاف کو اس طرح قلم بند کیا ہے:

"آپ بڑے بارونق، ہنس مکھ، خندہ رو، انتہائی شرمیلے، وسیع الاخلاق، نرم طبیعت، کریم الاخلاق، عالی نسب اور مہربان و شفیق تھے-----جلیس وہم نشین کی عزت کرتے-----مغموم کی دل جوئی کرتے اور اس کا غم دور فرماتے-----میں نے آپ جیسا کوئی فصیح و بلیغ نہیں دیکھا-----[۲۱۳]

بعض حضرات نے آپ کے اخلاق عالیہ کو یوں بیان کیا:

آپ (رقت قلبی کی وجہ سے) بہت جلد آنسو بہانے والے، انتہائی خشیت الٰہیہ رکھنے والے، بارعب و دبدبہ، مستجاب الدعوات، صاحب اخلاق کریمہ، پاکیزہ نسب، غیر مہذب بات اور بدگوئی سے بہت دور اور حق اور معقول بات سے بہت قریب تھے-----حدود الٰہی اور احکام خداوندی کی خلاف ورزی پر آپ کو جلال آجاتا لیکن اپنے معاملہ میں کبھی غصہ نہ فرماتے-----اللہ کے علاوہ کسی کے لیے انتقام نہ لیتے-----کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتے اگرچہ اسے بدن کے کپڑے ہی اتار کر کیوں نہ دینا پڑیں-----توفیق خداوندی آپ کی رہنما اور تائید ایزدی آپ کی معاون تھی-----علم نے آپ کو مہذب اور قرب

نے آپ کو مؤدب بنایا ---- حاضر جوابی آپ کا خزانہ، معرفت آپ کا ذخیرہ ---- خطاب الٰہی آپ کا مشیر اور ملاحظۂ خداوندی آپ کا سفیر تھا ---- انس آپ کا ساتھی، خندہ روئی آپ کی صفت، صدق و راستی آپ کا وظیفہ، فتوحات آپ کا سرمایہ، بردباری آپ کا فن، یاد الٰہی آپ کا وزیر، غور و فکر آپ کا مونس، مکاشفہ آپ کی غذا اور مشاہدہ آپ کی شفا تھی ---- آداب شریعت آپ کا ظاہر اور اوصاف حقیقت آپ کا باطن تھا" ---- [۲۱۴]

بدن پر مکھی نہ بیٹھتی

حضور سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نظافت و پاکیزگی کا پیکر بنایا ---- آپ کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی ---- [۲۱۵]

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

وَ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقَعُ عَلٰى ثِيَابِهٖ ذُبَابٌ قَطُّ نَقَلَهُ الْفَخْرُ الرَّازِى ---- [۲۱۶]

"امام فخر الدین رازی نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے کپڑوں پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی" ----

اور آپ ﷺ کے فرزند حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی ---- [۲۱۷]

محمد بن خضر روایت کرتے ہیں:

''میرے والد تیرہ سال تک حضرت کی خدمت میں حاضر رہے، اس اثناء میں آپ کے بدن پر مکھی بیٹھی نہیں دیکھی''۔۔۔۔۔[۲۱۸]

امام مناوی علیہ الرحمہ اس کا سبب بیان کرتے ہیں:

وَ کَانَ الذُّبَابُ لَا یُصِیبُہٗ وِرَاثَۃً مِنۡ جَدِّہِ الۡمُصۡطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ۔۔۔۔۔[۲۱۹]

''غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بدن پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور یہ خصوصیت آپ کو اپنے جد کریم محمد مصطفیٰ ﷺ سے وراثت کے طور پر حاصل ہوئی''۔۔۔۔۔

خوش بودار پسینہ

حضور سید عالم ﷺ کی جسمانی خصوصیات میں یہ بھی ہے کہ آپ کا پسینہ مبارک نہایت معطر ومعنبر تھا:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل دیے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَ لَا شَمَمۡتُ مِسۡکًا قَطُّ وَ لَا عِطۡرًا کَانَ اَطۡیَبَ مِنۡ عَرَقِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ۔۔۔۔۔[۲۲۰]

''میں نے حضور ﷺ کے پسینہ سے زیادہ خوش بودار کستوری یا عطر نہیں سونگھا''۔۔۔۔۔

حضور ﷺ ایک دوپہر قیلولہ فرما رہے تھے، جسم اطہر سے پسینہ بہ رہا تھا، حضرت

انس کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شیشی لے آئیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک جمع کرنے لگیں، اسی اثناء میں آپ بیدار ہو گئے، پوچھا یہ کیا کر رہی ہو؟-----عرض کیا:

ھٰذا عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَ ھُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ-----[۲۲۱]

''آپ (ﷺ) کا پسینہ ہے، ہم اپنی خوش بوؤں میں ملائیں گے اور یہ سب خوش بوؤں سے بڑھ کر خوش بو ہے''-----

دوسری روایت میں ہے، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا-----

''یا رسول اللہ! ہمیں امید ہے کہ اس خوش بو کے استعمال سے ہمارے بچوں کو برکت نصیب ہوگی''-----

قَالَ اَصَبْتِ-----

''حضور نے فرمایا تو نے درست کیا''-----[۲۲۲]

ایک شخص نے اپنی صاحب زادی کے جہیز کے لیے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا، ایک شیشی لاؤ-----انہوں نے شیشی پیش کی تو آپ نے اس میں اپنے پسینہ مبارک کے چند قطرے نچوڑ دیے-----دلہن نے جب اسے بطور عطر استعمال کیا تو:

شَمَّ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ ذٰلِکَ الطِّیْبَ فَسَمُّوْا بَیْتَ الْمُطَیِّبِیْنَ-----[۲۲۳]

''اہل مدینہ کو جب اس کی مہک پہنچی تو انہوں نے ان گھر والوں کا نام

''خوش بو والوں کا گھر'' رکھ دیا'' -----

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

حضور ﷺ کے وارث و نائب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا پسینہ بھی خوش بو دار تھا ----- علامہ مفتی غلام سرور قادری لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۴ھ-۱۳۰۷ھ) رقم طراز ہیں:

''جیسے کہ عرق درنور غرق جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہوتا تھا معطر اور خوش بو بوئے مشک اور عطر سے ویسے ہی معطر تھا عرق جسم آں جناب کرامت مآب (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ) کا'' -----[۲۲۴]

خوش بو سے جس کی عالم امکاں مہک اٹھا
وہ پیرہن، وہ جسم معطر تو دیکھیے

فضلہ زمین کھا جاتی

حضور ﷺ کے معجزات میں سے ہے کہ آپ کے معدہ سے خارج ہونے والے فضلات مبارکہ کو زمین نگل جاتی اور جہاں قضائے حاجت کے لیے تشریف فرما ہوتے، کستوری کی خوش بو آتی ----- قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں:

كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَغَوَّطَ انْشَقَّتِ الْأَرْضُ فَابْتَلَعَتْ غَائِطَهُ وَ بَوْلَهُ وَ فَاحَتْ لِذٰلِكَ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ -----[۲۲۵]

''حضور ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے تشریف فرما ہوتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول و براز کو نگل جاتی اور وہاں سے بہت پاکیزہ خوش بو کی مہک آتی''-----

امام طبرانی سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آتے ہیں تو بیت الخلاء میں اس کے کچھ آثار دکھائی نہیں دیتے-----آپ نے فرمایا:

يَا عَائِشَةُ! اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْاَرْضَ اَنْ تَبْتَلِعَ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ-----[۲۲۶]

''اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے فضلات کو نگل لے''-----

مظہر مصطفیٰ، غوث الوریٰ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال تھا، علامہ غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں:

''جیسے کہ زمین کھا جاتی تھی بول اور غائط آں حضرت ﷺ کا، اسی طرح کسی شخص نے بول اور غائط آں جناب رضی اللہ عنہ کا بھی پردہ زمین پر نہ دیکھا اور اکثر فرمایا کرتے تھے آں حضرت رضی اللہ عنہ:

هٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ-----

''یہ میرا وجود نہیں بلکہ درحقیقت میرے جد امجد محمد مصطفیٰ ﷺ کا وجود ہے''-----

پس یہ کلام معرفت التیام آں حضرت کی دلالت کرتی ہے او پر فنا اتم اور محو کامل آں جناب کی بیچ ذات بابرکات آں حضرت ﷺ کے کہ از راہ فرط عشق و محبت ذات در ذات ہو کر فنا فی الرسول ہو گئی تھی ذاتاً و صفاتاً قولاً و فعلاً و حالاً و کمالاً کہ یہ رتبہ سوائے ذات غوثیہ کے اور کسی اولیاء اہل ولایت کو حاصل نہیں ہے------پس ثابت ہوا کہ رتبہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا سایہ (تمام) اولیاء اللہ سے اعلیٰ اور بلند تر ہے----[۲۲۷]

کثرت معجزات وکرامات

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے پہلے انبیاء ورسل کو محدود ومتعین معجزات سے نوازا تھا، مگر ہمارے آقا ومولا سید المرسلین ﷺ کو کثرت معجزات سے نوازا----- آپ ﷺ سے جس قسم کا معجزہ طلب کیا گیا، آپ نے اپنی حقانیت وصداقت کے ثبوت کے لیے اسی قسم کا معجزہ دکھا دیا---- پہلے انبیاء کرام معجزہ لے کر آئے، جب کہ آقائے دوعالم ﷺ سراپا معجزہ بن کر تشریف لائے:

سر بسر بن کے معجزہ آئے
سر کے بالوں سے لے کے پاؤں تک

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾-----[۲۲۸]

''اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس آ گئی تمہارے رب کی طرف سے

مستحکم دلیل (یعنی رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی)''-----

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو متاع قلیل فرمایا:

﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنیا قَلِیلٌ﴾-----[۲۲۹]

''فرما دیجیے! دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے''-----

مگر اپنے محبوب ﷺ کے معجزات کی کثرت کو''الکوثر'' سے تعبیر فرمایا:

﴿اِنّا اَعْطَیناکَ الکَوْثَرO﴾-----[۲۳۰]

''ہم نے تمہیں کثرت معجزات سے نوازا''-----[۲۳۱]

کثرت کرامات

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ حضور ﷺ کے روحانی فرزند، نائب اور مظہر ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو کثرت کرامات سے نوازا-----امام یافعی فرماتے ہیں:

اِنَّ کَرَامَاتِہٖ تَوَاتَرَتْ اَوْ قَرِیبٌ بِالتَّوَاتُرِ وَ مَعْلُومٌ بِالْاِتِّفَاقِ اَنَّہٗ لَمْ یَظْهَرْ ظُهُوْرُ کَرَامَاتٍ لِغَیْرِہٖ مِنْ شُیُوْخِ الْاٰفَاقِ-----[۲۳۲]

''آپ کی کرامات حد تواتر کو پہنچتی ہیں اور بالاتفاق یہ معلوم ہے کہ کائنات کے مشائخ میں سے کسی سے آپ جتنی کرامات ظہور پذیر نہیں ہوئیں''-----

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات دراصل حضور ﷺ کے معجزات ہیں، جن کا ظہور آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے ہوا-----ذیل میں ہم حضور ﷺ کے چند معجزات اور اسی نوعیت کی سرکار غوثیت مآب کی کرامات کا تذکرہ کرتے ہیں تا کہ اس حوالے سے آپ کی شان مظہریت کا اندازہ ہو سکے-----

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا

آقائے ہر عالم نبی مکرم، سرکار ابد قرار ﷺ کو اللہ تعالیٰ جل وعلا نے سراپا یمن وسعادت اور پیکر رحمت و برکت بنایا ---- آپ کے اشارہ اور دعا سے محتاج تونگر اور فقیر غنی بلکہ داتا بن جاتے ---- اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا ارشاد ہے:

اغناھم اللّٰہ و رسولہ من فضلہ ----[۲۴۳]

''اللہ ورسول نے اپنے فضل سے انہیں غنی کر دیا'' -----

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام [۲۴۴]

یوں تو آقا ﷺ کا کرم ہر خاص و عام پر تھا مگر بعض حضرات آپ ﷺ کے جود و کرم سے بہت زیادہ سیراب اور فیض یاب ہوئے، تبرکاً دو واقعات زیب قرطاس ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ ماجدہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں اور درخواست کی:

''یارسول اللہ! انس آپ کا ''خویدم'' (چھوٹا سا خادم) ہے، اس کے لیے دعائے خیر فرمائیں''-----

آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ مَالَہٗ وَ وَلَدَہٗ وَ اَطِلْ عُمْرَہٗ وَ اغْفِرْ ذَنْبَہٗ-----[۲۳۵]

''اے اللہ! انس کے مال اور اولاد میں برکت فرما، اس کی عمر دراز کر اور اس کے گناہ معاف فرمادے''-----

اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ آپ کے باغات سال میں دو مرتبہ پھل دیتے----- ایک پودے سے کستوری کی خوش بو آتی----- آپ کی صلب سے اسی (۸۰) بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں، جب کہ عمر ایک سو تین، ایک سو سات یا ایک سو دس سال پائی-----[۲۳۶]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَمَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَصَابَ مِنْ رَّخَاءِ الْعِیْشِ مَا اَصَبْتُ اَحَدًا-----[۲۳۷]

''حضور ﷺ کی دعا سے جس قدر خوش حال زندگی میں بسر کر رہا ہوں

میرے خیال میں کسی دوسرے کو ایسی خوش حالی نصیب نہیں ہوئی‘‘۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے برکت

حضور ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر و برکت فرمائی، جس کا یہ اثر ہوا کہ خود حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

لَوۡ رَفَعۡتُ حَجَرًا لَرَجَوۡتُ اَنۡ اُصِیۡبَ تَحۡتَہٗ ذَهَبًا-----[۲۳۸]

’’اگر میں پتھر اٹھاتا تو مجھے امید ہوتی کہ اس کے نیچے سے سونا نکل آئے گا‘‘-----

آپ کی مالی حالت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ترکہ کی تقسیم کے لیے سونے کو پھاوڑوں سے نکالا گیا اور تقسیم کرنے والوں کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے----- آپ کی چار بیویاں تھیں، ہر ایک کے حصہ میں اسی اسی ہزار اور ایک روایت کے لحاظ سے لاکھ لاکھ دینار آئے----- پچاس ہزار دینار صدقہ کی وصیت کر رکھی تھی، اس پر مستزاد یہ کہ اپنی زندگی میں بہت زیادہ مال خیرات کر چکے تھے-----

ایک دن آپ نے راہ خدا میں تیس (۳۰۰۰۰) ہزار غلام صدقہ کر دیے-----

ایک بار ایک پورا تجارتی قافلہ خیرات کر دیا، جس میں سات سو لدے ہوئے اونٹ شامل تھے-----[۲۳۹]

علامہ شمنی لکھتے ہیں:

’’حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المؤمنین (رضی اللہ

تعالیٰ عنہن) کے لیے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا----- پچاس ہزار دینار اور ایک ہزار گھوڑے فی سبیل اللہ اور اس وقت موجود ایک سو بدری صحابہ میں سے ہر ایک کے لیے چار چار سو دینار ہدیہ پیش کرنے کی وصیت فرمائی''----- [۲۴۰]

مظہرِ قاسمِ نعم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کی برکات وعنایات کے مظہر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا میں بھی آقا ﷺ کے فیضان سے یہی تاثیر تھی----- شیخ ابوالمظفر اسماعیل بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ میرے باغ میں تشریف لائے، وہاں کھجور کے دو درخت تھے، جو عرصہ چار سال سے خشک ہو چکے تھے، آپ نے ایک درخت کے پاس وضو فرمایا اور دوسرے کے نیچے دو رکعت نماز ادا فرمائی، جس کی برکت سے وہ درخت ہفتہ میں سرسبز و شاداب اور بار آور ہو گئے، حالاں کہ وہ کھجوریں لگنے کا موسم نہ تھا----- کچھ کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے میرے لیے دعا فرمائی:

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْ اَرْضِکَ وَ دِرْھَمِکَ وَ صَاعِکَ وَ ضَرْعِکَ-----

''اللہ تعالیٰ تمہاری زمین، تمہارے درہم، تمہارے صاع (پیمانہ) اور تمہارے مویشیوں میں برکت فرمائے''-----

آپ کی دعا سے اسی سال سے میری زمین کی آمدنی کئی گنا زیادہ ہو گئی-----

ایک درہم خرچ کرتا تو اس کے عوض بہت سے درہم منافع میں مل جاتے تھے-----
سٹور میں غلہ رکھتا، اگر سو بوریاں ہوتیں، پچاس بوریاں راہ خدا میں صدقہ کر دینے اور
باقی غلہ گھریلو استعمال میں لانے کے باوجود سو کی سو بوریاں سٹور میں موجود
پاتا-----مویشیوں میں اتنی برکت ہوئی کہ شمار سے باہر ہے:

و الحالة الی الآن ببرکة دعوته-----

''اب تک آپ کی دعا سے خوش حالی و برکت کا سلسلہ جاری
ہے''-----[۲۴۱]

غلّہ میں برکت

معجزہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ایک صاحب، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طعام کی درخواست کی:

فَاَطْعَمَہ شَطْرَ وَسْقٍ مِنْ شَعِیْرٍ -----

''آپ ﷺ نے اسے آدھا وسق (تقریباً تین من) جو عطا کیے''-----

فَلَا زَالَ الرَّجُلُ یَأْکُلُہٗ وَ امْرَاَتُہٗ وَ ضَیْفُھُمَا حَتّٰی کَالَہٗ-----

''وہ صاحب خود، ان کی بیوی اور مہمان ایک عرصہ تک وہ جو کھاتے

رہے، ایک دن انہیں ماپا (کہ کتنے باقی رہ گئے ہیں) اس کے بعد جلد ہی وہ جو ختم ہو گئے تو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا:

لَوۡ لَمۡ تَکِلۡهُ لَاَکَلۡتُمۡ مِنۡهُ وَ لَقَامَ لَکُمۡ-----

''اگر تم نہ ماپتے تو ہمیشہ کھاتے رہتے اور یہ کبھی ختم نہ ہوتے''-----[۲۴۲]

کرامت

ابوالعباس احمد بغدادی بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کثرت اولاد اور تنگیٔ رزق کی شکایت کی----- ان دنوں بغداد میں قحط تھا-----تب آپ نے مجھے تقریباً چوبیس کلو گندم عنایت کی اور فرمایا:

اسے مٹی کے برتن (بھڑولی) میں ڈال کر اوپر سے بند کر دینا اور ایک طرف سے کھول کر حسب ضرورت استعمال کرتے رہنا اور اسے کھولنا نہیں''-----

چنانچہ ہم اس میں سے پانچ سال تک کھاتے رہے-----ایک دن میری بیوی نے کھول کر دیکھا تو اسی قدر گندم پڑی تھی جتنی آپ نے عنایت فرمائی تھی اور پھر ایک ہفتہ کے اندر اندر ختم ہو گئی-----میں نے حضرت کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:

لَوۡ تَرَکۡتُمُوۡهُ لَاَکَلۡتُمۡ مِنۡهُ اِلٰی اَنۡ تَمُوۡتُوۡا-----

''اگر کھول کر نہ دیکھتے تو زندگی بھر کھاتے رہتے اور وہ گندم ختم نہ ہوتی''-----[۲۴۳]

تیز رفتاری

معجزہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک سفر جہاد میں جس اونٹ پر سوار تھے، وہ تھک جانے کی وجہ سے چلنے سے قاصر رہ گیا، حضور ﷺ نے فرمایا:

تمہارے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟-----

عرض کی، بیمار ہے-----

آپ ﷺ نے اونٹ کو جھڑکا اور اس کے لیے دعا فرمائی-----بس پھر کیا تھا، وہ اونٹ تمام اونٹوں سے آگے نکل گیا-----

حضور ﷺ نے پوچھا:

''جابر! بتاؤ، اب تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟''-----

عرض کی:

بِخَیْرٍ اَصَابَتْہُ بَرَکَتُکَ-----

"آپ کی برکت سے اب بہت اچھا چل رہا ہے"-----[۲۴۴]

کرامت

ابو حفص عمر بن صالح الحدادی قدس سرہ العزیز اپنی اونٹنی لے کر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، حج بیت اللہ کا ارادہ ہے مگر یہ اونٹنی سفر کے قابل نہیں اور اس کے علاوہ کوئی دوسری سواری بھی میسر نہیں-----سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اونٹنی کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور ایڑ لگائی تو وہی سست رفتار اونٹنی اتنی تیز ہو گئی کہ تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑ کر سب سے آگے آگے منزل مقصود کی طرف رواں دواں رہی-----[۲۴۵]

روشنی

معجزہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر انصاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) رات دیر تک حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے، جب باہر نکلے تو سخت تاریکی تھی (کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا) اچانک ان کے آگے (شمع کی مانند) ایک نور چمکنے لگا، جس کی روشنی میں وہ چلتے رہے، جب اس مقام پر پہنچے جہاں ان کا راستہ جدا ہونا تھا، دوسرے ساتھی کے لیے بھی اسی طرح کا نور ظاہر ہو گیا''-----[۲۴۶]

کرامت

ایک رات حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے ----- گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا ----- آپ کسی پتھر، لکڑی یا دیوار کے قریب سے گزرتے تو انگلی کا اشارہ فرماتے، وہ چاند کی مانند چمکنے لگتی، جس کی روشنی میں چلتے رہتے ----- جب اس کی روشنی ختم ہونے لگتی تو آپ پھر کسی دوسری دیوار، پتھر یا لکڑی کی جانب اشارہ فرماتے، وہ روشن ہو جاتی ----- یوں آپ نے تمام سفر اجالے میں طے فرمایا ----- [۲۴۷]

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

سرکارِ ابد قرار ﷺ اپنی قبرِ اطہر میں حیات ہیں، امت کے اعمال آپ پر پیش کیے جاتے ہیں، غلاموں کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں اور مقدر والوں کو جواب بھی عنایت فرماتے ہیں:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے [۲۴۸]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا:

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ ----[۲۴۹]

"انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں ادا کرتے ہیں"-----

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا:

اَکْثِرُوْا عَلَیَّ الصَّلٰوةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَآئِكَةُ وَ اِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ

حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَ بَعْدَ الموتِ؟ قال وَ بَعْدَ المَوت اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَأْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَق ------[۲۵۰]

''جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود و سلام پڑھا کرو، کیوں کہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں ----- جو شخص بھی روز جمعہ مجھ پر درود پڑھتا ہے، اس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے ----- (ابوالدرداء کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بعد از وصال بھی؟ ----- فرمایا، ہاں، موت کے بعد بھی ----- بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے، پس اللہ کا نبی زندہ جاوید ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے'' -----

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ، ان کا
جسم پُرنور بھی روحانی ہے [۲۵۱]

قبر انور سے نوید مغفرت

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے وصال

سے تین روز بعد ایک اعرابی حاضر ہوئے، مزار پُرانوار سے لپٹ گئے، قبر اطہر کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور یہ اشعار پڑھے:

یَا خَیۡرَ مَنۡ دُفِنَتۡ بِالۡقَاعِ اَعۡظُمُهٗ

فَطَابَ مِنۡ طِیۡبِهِنَّ الۡقَاعُ وَ الۡاَکَمُ

نَفۡسِی الۡفِدَاءُ لِقَبۡرٍ اَنۡتَ سَاکِنُهٗ

فِیۡهِ الۡعَفَافُ وَ فِیۡهِ الۡجُوۡدُ وَ الۡکَرَمُ

''اے بہترین ہستی، جن کے جسد انور کو ہموار زمین میں دفن کیا گیا، جس کی خوش بو سے زمین اور ٹیلے مہک اٹھے----- میری جان اس تربت اقدس پر قربان، جس میں آپ آرام فرما ہیں، اس قبر میں پاکیزگی، طہارت، بخشش اور سخاوت ہے''-----

اشعار پڑھ کر عرض کی:

یارسول اللہ! ہم نے آپ کے ہر فرمان کو سنا اور ہر قول کو یاد کیا اور جو کلام پاک آپ پر نازل ہوا ہے، اس میں یہ آیت بھی ہے:

﴿وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَ اسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا﴾-----[۲۵۲]

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی سفارش فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے''-----

بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اب آپ کے حضور حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش اور آپ کی شفاعت کا طالب ہوں:

فَنُوْدِیَ مِنَ الْقَبْرِ اَنَّہٗ قَدْ غُفِرَ لَکَ-----

''قبر اطہر سے آواز آئی کہ بے شک تیری بخشش ہو گئی''-----[۲۵۳]

قبرانور سے دست انور ظاہر ہوگیا

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو سرکار ابد قرار ﷺ کے مواجہہ شریف پر کھڑے ہو کر فرطِ اشتیاق سے عرض گزار ہوئے:

فِی حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِی کُنْتُ اُرْسِلُھَا

تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَ ھِیَ نَائِبَتِیْ

وَ ھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ

فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

''حالت جدائی میں اپنی روح کو (آستانہ اقدس پر) بھیجا کرتا تھا کہ میری طرف سے قدم بوسی کر جاتی تھی، اب جب کہ دولت دیدار مجھے اصالۃً میسر ہے تو اپنا دست اقدس بڑھا دیجیے تاکہ اسے بوسہ دے کر عزت حاصل کروں''-----

فَظَھَرَتْ یَدُہٗ ﷺ فَصَافَحَھَا وَ قَبَّلَھَا وَ وَضَعَھَا عَلٰی رَأْسِہٖ-----

''اسی وقت قبر انور سے حضور ﷺ کا دست مبارک ظاہر ہوا، آپ نے مصافحہ کیا، بوسہ دیا اور اسے اپنے سر پر رکھنے کی سعادت حاصل

لی'' ------[۲۵۴]

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت شیخ سید ابوالعباس احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے ------[۲۵۵]

حیاتِ اولیاء

حضور ﷺ کی محبت سے سرشار اور آپ کی غلامی میں زندگی وقف کرنے والے اولیائے اخیار کو بھی اللہ تعالیٰ حیاۃ طیبہ سے نوازتا ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ------[۲۵۶]

''جو بھی اچھے کام کرے، مرد ہو یا عورت، بشرطے کہ وہ مومن ہو، تو ہم اسے عطا کریں گے ایک پاکیزہ زندگی'' -----

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ! موت کو کس نے مسیحا کر دیا

مظہر سراج منیر، پیر دستگیر

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پیر پیراں، قطب الاقطاب، سید الاولیاء اور مظہر مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں ----- آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے شب و روز آقائے دو عالم ﷺ کے مشن کو فروغ دینے اور آپ کی محبت و غلامی میں گزرے ----- حضور ﷺ کا آپ پر

بے پایاں کرم اور خصوصی التفات تھا، اس لیے آپ کو برزخی زندگی میں بھی قدرت، تصرف اور حیات خاص سے نوازا گیا---- اسی لیے ''یَا شَیْخ عَبْدَ الْقَادِرِ جِیلَانِی شَیْأً لِلّٰہ'' کا وظیفہ جملہ سلاسل کے اکابر اولیاء کا معمول چلا آ رہا ہے----- آپ کی قبر انور کا فیض جاری وساری ہے-----

حضور ﷺ کے معجزات وکمالات کا تسلسل آپ کے وارث، لاڈلے بیٹے اور مظہر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات وتصرفات کی صورت میں آج بھی موجود ہے----- بعد از وصال آپ کی ایک کرامت، جو یقیناً سرکار ﷺ کا معجزہ ہے، تحریر کی جاتی ہے:

''سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک محب آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے کے لیے دور دراز کا سفر طے کر کے بغداد پہنچا تو اسے پتا چلا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں، سخت مایوس ہوا، بالآخر مزار پر انوار پر حاضر ہو کر آداب بجالایا:

فَظَهَرَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ مِنْ مَرْقَدِهٖ وَ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَ اَعْطَاهُ الْاِنَابَةَ وَ انْتَسَبَ بِسِلْسِلَتِهٖ-----

''حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے توجہ دی اور سلسلہ عالیہ میں داخل فرمالیا'' -----[۲۵۷]

اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

حضور ﷺ اصل کائنات، روح کائنات اور جان کائنات ہیں ---- آپ نہ صرف یہ کہ خود زندہ ہیں بلکہ باذن اللہ تعالیٰ جسے چاہیں اسے حیات سے نواز دیں ---- آپ کو اللہ تعالیٰ نے عظمت و محبوبیت کے جس اعلیٰ منصب سے سرفراز فرمایا ہے، اس کے پیش نظر آپ کے لیے مردوں کو زندہ کرنا ہرگز دشوار نہیں ---- اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز عرض گزار ہیں:

لب زلال چشمۂ کن میں گندھے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے [۲۵۸]

حضور ﷺ کے والدین زندہ ہو گئے

حضور ﷺ نے اپنے والدین کریمین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو زندہ فرمایا اور کلمہ

پڑھایا----- ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ سَأَلَ رَبَّہٗ اَنْ یُحْیِیَ اَبَوَیْہِ فَاَحْیَاھُمَا لَہٗ فَاٰمَنَا بِہٖ ثُمَّ اَمَاتَھُمَا-----[۲۵۹]

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اپنے والدین کریمین کو زندہ کرنے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا----- وہ حضور ﷺ پر ایمان لائے، پھر وصال فرما گئے''-----

حضور ﷺ کا اپنے والدین کو زندہ کرنا شرف صحابیت عطا فرمانے کے لیے تھا-----

مردہ لڑکی قبر سے باہر نکل آئی

حضور ﷺ نے ایک شخص کو دعوت اسلام دی، اس نے عرض کی، اگر میری لڑکی زندہ کر دیں تو میں ایمان لے آؤں گا-----حضور ﷺ اس کے ہم راہ لڑکی کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کا نام لے کر پکارا:

فَقَالَتْ لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبِّیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلَی الدُّنْیَا فَقَالَتْ لَا وَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَجَدْتُ اللّٰہَ خَیْرًا لِیْ مِنْ اَبَوَیَّ وَ وَجَدْتُ الْآخِرَۃَ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا-----[۲۶۰]

''لڑکی نے لبیک وسعدیک کہہ کر جواب دیا، حضور ﷺ نے فرمایا، کیا تو دنیا میں واپس آنا چاہتی ہے؟----- اس نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ

کی قسم میں دنیا میں لوٹنا نہیں چاہتی، کیوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے والدین سے زیادہ مہربان اور آخرت کو دنیا سے بہت بہتر پایا ہے''-----

حضور ﷺ نے بکری زندہ فرمادی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر بھوک کے آثار دیکھے---- گھر جا کر اپنی بیوی کو بتایا اور کھانے کے متعلق پوچھا----- انہوں نے کہا صرف ایک بکری اور تھوڑے سے جو ہیں----- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، جو کچھ بھی ہے، ہم حضور کی خدمت میں حاضر کر دیں گے----- بکری ذبح کی گئی، جب سالن اور روٹیاں تیار ہو گئیں تو انہیں ایک بڑے برتن میں ڈال کر حضور ﷺ کی خدمت میں لائے، آپ ﷺ نے حکم دیا:

''جابر! سب کو بلا لو----- آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا، ہڈیاں ثابت چھوڑ دینا----- سب نے سیر ہو کر کھا لیا مگر کھانا اتنا ہی باقی بچ رہا، جس قدر حضرت جابر لے کر آئے تھے----- حضور ﷺ نے ہڈیاں جمع کیں:

فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَیْھَا ثُمَّ تَکَلَّمَ بِکَلَامٍ لَمْ اَسْمَعْہُ اِلَّا اَنِّیْ اَرٰی شَفَتَیْہِ تَتَحَرَّکَانِ فَاِذَا الشَّاۃُ قَدْ قَامَتْ تَنْفُضُ اُذُنَیْھَا-----

''ان ہڈیوں پر دست مبارک رکھا اور اس پر کچھ پڑھا، جو مجھے سنائی نہ دیا۔ البتہ آپ کے مبارک لب ہل رہے تھے، بکری فوراً زندہ ہو کر کان جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی''-----

آپ ﷺ نے فرمایا:

جابر! اپنی بکری لے جاؤ-----

گھر جا کر آپ نے اپنی اہلیہ کو تمام ماجرا سنایا، وہ بے ساختہ پکار اٹھی:

اَشْھَدُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ-----[۲۶۱]

''میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں''-----

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت سے شفا اور زندگی

شیخ ابو سعید قیلوی فرماتے ہیں:

اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ یُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَ الْاَبْرَصَ وَ یُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ-----[۲۶۲]

''شیخ عبد القادر جیلانی، اللہ تعالیٰ کے اذن سے مادر زاد اندھوں اور برص والوں کو تن درست اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں''-----

مرغی زندہ ہوگئی

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت اپنے بچے کو تعلیم و تربیت کے لیے چھوڑ گئی----- کچھ عرصے بعد وہ آئی تو اپنے بچے کو بھوک اور شب بیداری کے باعث نحیف و ناتواں پایا----- سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی----- دیکھا کہ آپ مرغی تناول فرما رہے ہیں اور سامنے پلیٹ میں اس کی ہڈیاں رکھی ہیں----- یہ دیکھ کر اس نے عرض کی، آپ خود تو مرغی کھاتے ہیں، جب

کہ میرا بیٹا جو کی سوکھی روٹی؟-----

فَوَضَعَ الشَّیْخُ یَدَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْعِظَامِ وَ قَالَ قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِیْ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ-----

''آپ نے ان ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، اس اللہ کے اذن سے زندہ ہو جا، جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندگی بخشتا ہے''-----

فَقَامَتِ الدُّجَاجَۃُ سَوِیَّۃً [۲۶۳] وَ صَاحَتْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، عَبْدُ الْقَادِرِ وَلِیُّ اللّٰہِ-----[۲۶۴]

''مرغی فوراً زندہ ہو کر پکار اٹھی، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، (شیخ) عبدالقادر، اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں''-----

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب تیرا بیٹا اس مقام پر پہنچ جائے گا، تو جو چاہے گا، سو کھائے گا''-----[۲۶۵]

چیل زندہ ہوگئی

شیخ محمد بن قائد اوانی روایت کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ پر ایک چیل نے چلانا شروع کیا-----آپ نے فرمایا:

یا ریح خذی راس ھذہ الحداۃ-----

''اے ہوا! اس چیل کا سر لے لے''-----

یہ فرمانا تھا کہ اس کا سرتن سے جدا ہو گیا----- آپ رضی اللہ عنہ منبر سے
نیچے اترے، اس کے سر اور دھڑ کو ملایا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر ہاتھ پھیرا:

فَحَیَّتْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَ طَارَتْ-----

''تو چیل باذن اللہ زندہ ہو کر اڑ گئی''-----[۲۶۶]

مردہ زندہ ہو گیا

ایک بار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑ رہے ہیں----- آپ نے سبب پوچھا تو مسلمان نے کہا، یہ عیسائی کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام افضل ہیں، کیوں کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور میں کہتا ہوں، ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں----- آپ رضی اللہ عنہ نے عیسائی کو فرمایا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی ہوں، اگر میں مردہ زندہ کر دوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت تسلیم کر لے گا؟----- اس نے کہا، ضرور----- آپ نے فرمایا، قبرستان میں کسی پرانی قبر کی نشان دہی کر، جسے میں زندہ کروں----- اس نے ایک بوسیدہ قبر کی طرف اشارہ کیا----- آپ نے فرمایا:

قُمْ بِاِذْنِیْ-----

''میرے حکم سے زندہ ہو جا''-----

فَانْشَقَّ الْقَبْرُ وَ قَامَ الْمَیِّتُ حَیًّا-----

''قبر شق ہو گئی اور مردہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا''-----

یہ کرامت دیکھ کر وہ عیسائی مسلمان ہو گیا-----[۲۶۷]

توسّل

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو جو عزت، عظمت، رفعت اور محبوبیت عطا فرمائی ہے اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کے وسیلہ وذریعہ سے کی جانے والی درخواست کو اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا، اس بارے میں متعدد احادیث وآثار واقوال شاہد ہیں----- یہاں صرف ایک حدیث پاک زینت قرطاس ہے:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک نابینا صحابی بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے اور اپنی بینائی کے لیے دعا کی درخواست پیش کی-----

حضور ﷺ نے فرمایا:

"اگر چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کر دیتا ہوں اور چاہو تو صبر کرو اور صبر بہتر ہے"-----

انہوں نے عرض کی: دعا فرما دیں-----

آپ ﷺ نے فرمایا، اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرو اور یوں دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّی فِی حَاجَتِی هٰذِهٖ فَتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ-----[۲۶۸]

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی، نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں اپنی حاجت میں آپ کے وسیلے سے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت پوری کر دی جائے----- اے اللہ! میرے حق میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما''-----

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا تَفَرَّقْنَا وَ طَالَ بِنَا الْحَدِیْثُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْنَا الرَّجُلُ کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِهٖ ضَرَرٌ قَطُّ-----[۲۶۹]

''ابھی ہم وہیں بیٹھے تھے، زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ صاحب آئے، ان کی بینائی بحال ہو چکی تھی، یوں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی''-----

بعد از وصال توسل

حضور ﷺ اور دیگر انبیاء کرام سے توسل جس طرح ان کی ظاہری حیات میں نفع بخش ہے، اسی طرح بعد از وصال بھی ان سے توسل جائز و درست اور مفید

ہے ----- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدۂ ماجدہ کا وصال ہوا، تو رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ان کے سرہانے بیٹھ گئے اور ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

یَرْحَمُکِ اللّٰہُ یَا اُمِّیْ بَعْدَ اُمِّیْ -----

''اے فاطمہ بنت اسد! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، میری ماں کے بعد آپ میری ماں ہیں'' -----

پھر آپ ﷺ نے کفن میں تبرکاً اپنی چادر (اور بعض روایات میں اپنا کرتہ [۲۷۰]) عنایت فرمایا ----- قبر کی تیاری کے لیے حضور ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت عمر بن خطاب اور اپنے غلام اسود (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کو حکم دیا ----- انہوں نے کھدائی شروع کی، جب لحد بنانے کا مرحلہ آیا تو سرکار ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے مٹی نکال کر لحد کو درست فرمایا ----- [۲۷۱]

دعا بوسیلۂ انبیاء

حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبر تیار ہو چکی، تو آقا حضور ﷺ اس میں لیٹ گئے، پھر آپ ﷺ یوں گویا ہوئے:

اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے، موت اور زندگی عطا کرنے والا وہی ہے -----

اِغْفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَسَدٍ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَھَا بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّکَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ----- [۲۷۲]

"اے اللہ! میرے اور مجھ سے پہلے نبیوں کے وسیلہ سے میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اوران کی قبر کو (حد نگاہ تک) فراخ کر دے، بے شک تو ارحم الراحمین ہے"------

اس حدیث مبارک سے خود حضور ﷺ کے عمل سے توسل بعداز وصال کا ثبوت ملتا ہے-----صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے توسل کرتے اور یہ توسل آپ ﷺ کی حیات ظاہری تک ہی محدود نہ تھا بلکہ بعداز وصال بھی آپ ﷺ سے استغاثہ اور آپ ﷺ کے توسل سے دعا صحابہ کرام اور اخیار امت کا معمول رہا ہے-----امام طبرانی نقل کرتے ہیں، ایک صاحب کسی مقصد کے لیے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے لیکن کامیابی نہ ہوسکی------ انہوں نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، وضو کرکے مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرو اور اس کے بعد یہ دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیِّ الرَّحۡمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فَیَقۡضِیۡ لِیۡ حَاجَتِیۡ-----

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی، نبی رحمت محمد ﷺ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، یارسول اللہ! میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے"----

یہ دعا پڑھ کر اپنی حاجت ذکر کر پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ہمراہ سفارش کے لیے جاؤں----- صاحب حاجت شخص نے یوں ہی کیا، پھر خلیفۃ المسلمین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے در اقدس پر حاضر ہوئے----- دربان ہاتھ پکڑ کے

امیر المومنین کے حضور لے گیا، انہوں نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور حاجت روائی کے بعد فرمایا، اب تک تو نے مقصد کیوں نہ بیان کیا----- پھر فرمایا، جب بھی کوئی کام ہو تو میرے پاس آ جایا کرو----- یہ صاحب واپسی پر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملے اور شکریہ ادا کیا کہ آپ کی سفارش سے میرا کام ہو گیا، حالاں کہ اس سے پہلے امیر المومنین التفات ہی نہ فرماتے تھے----- انہوں نے فرمایا، میں نے تو کوئی سفارش نہیں کی، البتہ وہ عمل تمہیں بتایا تھا جو حضور ﷺ نے نابینا صحابی کو تعلیم فرمایا تھا (اور یہ اسی کی برکت ہے)-----[۲۷۳]

المدد یا غوث اعظم دستگیر

حضور ﷺ کے فیضان نظر اور خصوصی کرم سے آپ کے نائب و وارث حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے استغاثہ و توسل کی بنا پر بھی اللہ رب العزت جل وعلا مشکلات حل فرما دیتا ہے----- سرکار غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَةٍ کشفتُ عنه وَ مَنْ نَادیٰ بِاسْمِیْ فِـــی شِـــدَّةٍ فرِجَتْ عَنْهُ و مَنْ تَوَسَّلَ بِی اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِیْ حَاجَةٍ قُضِیَتْ لَهٗ-----[۲۷۴]

"جو شخص کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے اور مدد چاہے، وہ مصیبت اس سے دور کر دی جاتی ہے اور جو شخص کسی تکلیف میں مجھے پکارے، تو تکلیف اس سے اٹھا لی جاتی ہے اور جو شخص کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میرا وسیلہ پیش کرے، اس کی حاجت پوری کر دی جاتی ہے"-----

آزمایا ہے، یگانہ ہے، دوگانہ تیرا

حل مشکلات کے لیے ائمہ و مشائخ کا مجرب وظیفہ وہ نماز ہے جو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی و منقول ہے----- اس نماز کو صلوٰۃ الاسرار اور صلوٰۃ غوثیہ کہا جاتا ہے----- سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من صلی رکعتین یقراء فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة ثم یصلی علی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد السلام و یسلم علیه و یذکرنی ثم یخطو الی جهة العراق احد عشرة خطوة و یذکر اسمی و یذکر حاجته فانها تقضی باذن اللّٰہ-----[۲۷۵]

''جو شخص (بعد مغرب[۲۷۶]) دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے، سلام کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام عرض کرے، پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی مراد پوری ہو جائے گی''-----

شیخ محمد بن یحییٰ لکھتے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ درج بالا عمل کے بعد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار بھی پڑھے:

اَیُدْرِکُنِیْ ضَیْمٌ وَ اَنْتَ ذَخِیْرَتِیْ
وَ اُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَ اَنْتَ نَصِیْرِیْ

وَ عَارٌ عَلَى الْحمي وَ هُو مُنْجِرِىْ

اِذْ ضَلَّ فِى الْبَيْدَاءِ عِقَالُ بَعِيْرِىْ [۲۷۷]

''بھلا مجھ پر کیسے ظلم ہو سکتا ہے جب کہ تو میرا ذخیرہ ہے اور دنیا میں کیسے مظلوم ہو سکتا ہوں حالاں کہ تو میرا مددگار ہے، چراگاہ کا مالک جو میرا حامی و مددگار ہے، اس کے لیے یہ بات باعث عار ہے کہ اس کی موجودگی میں میرا عقال (اونٹ باندھنے والا رسہ) گم ہو جائے''-----

یہ دوگانہ غوثیہ نہایت مجرب ہے-----علامہ محمد بن یحییٰ کا بیان ہے:

قَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَارًا فَصَحَّ-----[۲۷۸]

''اس (دوگانہ غوثیہ) کا کئی مرتبہ تجربہ ہوا، جس مقصد کے لیے پڑھا گیا، درست ثابت ہوا''-----

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

حسنِ نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں

آزمایا ہے، یگانہ ہے، دوگانہ تیرا

قاسم

حضور سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی چابیاں عطا فرمائیں اور اپنی نعمتوں کا قاسم بنایا ----- آپ ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰہُ یُعْطِی ---- [۲۷۹]

''اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور تقسیم میں کرتا ہوں'' -----

دوسری روایت میں ہے:

وَ اللّٰہُ الْمُعْطِیْ وَ اَنَا الْقَاسِمُ ----- [۲۸۰]

''اللہ تعالیٰ ہی معطی ہے اور میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں'' -----

رب ہے معطی، یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں [۲۸۱]

آپ ﷺ کی بارگاہ میں کوئی دنیا کا طالب آتا یا آخرت کا طلب گار حاضر ہوتا، آپ ﷺ اسے محروم نہ فرماتے ----- کسی کو مال و دولت عطا فرماتے، کسی کو

جنت کی نوید سناتے، کسی کو درجات کی بلندی، کسی کو حافظہ اور کسی کو صحت ---- غرض اس صاحب جود و عطا کی بارگاہ کا فیض عام ہے ---- کسی کو براہ راست عطا فرماتے ہیں اور کسی کو علماء و اولیاء میں سے اپنے کسی خادم خاص کے ذریعے عنایت فرماتے ہیں ---- جس طرح حقیقی معطی اللہ تعالیٰ ہے، یوں ہی قاسم حقیقی آپ ﷺ ہیں:

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

ابن ابی القاسم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے جد کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے فیضان کرم کے مظہر ہیں ---- جس طرح آپ ﷺ کی بارگاہ سے کوئی سوالی خالی نہ لوٹتا، یوں ہی آپ کے مظہر، غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کے در اقدس سے بھی کوئی محروم نہ رہتا ---- اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

تیرہ افراد کی حاجت روائی

ایک بار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس میں فرمایا:

"تم میں سے جو شخص کچھ بھی مانگنا چاہے، مانگ لے، عطا کیا جائے گا"-----

مختار کل کے نائب جو ٹھہرے----- یہ نوید سنتے ہی محفل میں سے شیخ ابوالسعود حریمی کھڑے ہو کر بارگاہ غوثیت میں عرض گزار ہوئے:

میں ترک تدبیر واختیار چاہتا ہوں-----

شیخ محمد بن قائد اوانی اٹھے اور یوں اظہار تمنا کی:

مجھے مجاہدہ پر قوت چاہیے-----

شیخ ابوالقاسم عمر بزار نے کہا:

مجھے خوف خدا عطا ہو-----

شیخ ابومحمد حسن فارسی نے فریاد کی:

مجھے خدا کے ساتھ صاحب حال بنا دیجیے----- چونکہ اس نعمت سے محروم ہو گیا ہوں، مجھے یہ چیز پہلے سے زیادہ ملنی چاہیے-----

شیخ جمیل نے عرض کیا:

مجھے حفظ وقت کی ضرورت ہے-----

شیخ عمر غزال نے کہا:

مجھے علم کی زیادتی چاہیے-----

شیخ خلیل بن شیخ احمد صرصری نے عرض کی:

میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تک مجھے موت نہ آئے جب تک مقام قطبیت پر فائز نہ ہو جاؤں-----

شیخ ابوالبرکات ہماری عرض پرداز ہوئے:

مجھے محبت الٰہیہ میں بے خودی درکار ہے-----

شیخ ابوالفتوح بن الخضری نے درخواست کی:

مجھے قرآن وحدیث حفظ کرادیں-----

شیخ ابوالخیر نے آرزو کی:

مجھے ایسی معرفت درکار ہے کہ موارد ربانیہ و غیر ربانیہ میں تمیز کر سکوں-----

ابوعبداللہ نے خواہش کی:

مجھے نائب وزیر کا درجہ چاہیے-----

ابوالفتوح عبداللہ بن ہبۃ اللہ عرض گزار ہوئے:

مجھے دربان سرائی چاہیے-----

ابوالقاسم بن صاحب نے گزارش کی:

مجھے باب عزیز کا حاجب بنادیجیے-----

محفل میں سناٹا چھا گیا-----سبھی منتظر ہیں کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کیا ارشاد فرماتے ہیں-----آپ رضی اللہ عنہ نے تمام کی آرزوئیں سن کر یہ آیت پڑھی:

﴿كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا٥﴾-----[۲۸۲]

''ہم سب کو مدد دیتے ہیں، ان کو بھی اور ان کو بھی، تمہارے رب کی عطا سے اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں''-----

راوی کہتا ہے، خدا کی قسم! ان لوگوں کو وہ تمام نعمتیں مل گئیں جو انہوں نے طلب کی تھیں-----میں نے ہر شخص کو اسی مقام پر دیکھا، جس کی اس نے حضور غوث

پاک رضی اللہ عنہ سے تمنا کی تھی-----

شیخ ابوالسعود حسب منشا ترک اختیار کی انتہا کو پہنچے اور ان کا مرتبہ بہت بلند ہو گیا-----

شیخ قائد کو مجاہدہ پر پورا اختیار مل گیا تھا، وہ عمر کے آخری حصہ میں تقریباً چودہ سال زیر زمین مجاہدہ کرتے رہے----- میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں نے بھوک کو بھوکا کر دیا ہے اور پیاس کو پیاسا----- نیند کو سلا دیا اور بیداریٔ کو بیدار کر دیا ہے----- ڈر کو ڈرا دیا اور مصائب کو بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے-----صرف اللہ تعالیٰ میرے حکم پر غالب ہے-----

شیخ عمر بزار خوف کے درجہ عالیہ پر پہنچے-----ایک وقت ایسا آیا کہ آپ کے دماغ سے حلق تک خوف کی آواز آتی تھی-----

شیخ حسن فارسی پر جب غوث پاک نے نگاہ ڈالی تو مجلس میں بیٹھے ہی مضطرب ہو گئے----- دوسرے دن میں نے ان سے حال دریافت کیا تو انہوں نے بتایا، مدت سے سلب شدہ احوال قلبی جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک ہی نظر سے واپس لوٹا دیے-----

شیخ جمیل کو حفظ و مراعات نفس میں وہ چیزیں حاصل ہو گئیں جو میں نے دوسروں کے ہاں نہیں پائیں----- وہ خلا میں اپنی تسبیح کے دانوں کو معلق کر دیتے تھے-----بسا اوقات جب اپنی تسبیح کسی دیوار کی میخ سے لٹکا دیتے تو تسبیح دانہ دانہ ہو جاتی اور ایک ایک دانہ آپ کے ہاتھ تک اڑتا چلا آتا تھا-----

شیخ عمر غزال نے کئی قسم کے علوم از بر کر لیے تھے----- اپنی لائبریری کی ہزاروں کتابیں فروخت کر دیں----- انہوں نے بتایا کہ اب مجھے ان کتابوں کی

ضرورت باقی نہیں رہی، کیوں کہ یہ مجھے یاد ہو گئی ہیں -----

شیخ خلیل مصری موت سے سات دن پہلے قطبیت کے مرتبہ پر فائز کر دیے گئے -----

شیخ ابو البرکات پر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ایک نگاہ ڈالی کہ وہ بے ہوش ہو گئے ----- چند سال بعد مجھے بصرہ جانے کا اتفاق ہوا، میں ان کے پاس گیا اور ان کے سامنے بیٹھ کر دعا کی، اے اللہ! جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے انہیں عقل لوٹا دے تا کہ وہ مجھ سے بات تو کر سکیں ----- چنانچہ وہ اٹھے اور میرے پاس آ کر السلام علیکم کہا ----- میں نے پوچھا، کس حال میں ہیں آپ؟ ----- کہنے لگے، بھائی! غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ایک نگاہ نے غیر اللہ کی محبت سے بے نیاز کر دیا ہے ----- اب میرے نفس اور وجود کے سامنے دوسری کسی چیز کی اہمیت نہیں ہے ----- یہ کہتے ہوئے واپس اپنی جگہ چلے گئے، حتی کہ اسی حال پر آپ فوت ہوئے -----

شیخ ابو الفتوح ابن الخضری نے چھ ماہ میں قرآن پاک حفظ کر لیا جب کہ اس سے پہلے کوشش کے باوجود یاد نہیں ہو رہا تھا ----- سبعہ قراءت کے ماہر ہو گئے اور بہت سی کتب احادیث از بر کر لیں -----

شیخ ابو الخیر (جو اس واقعہ کے راوی ہیں) کہتے ہیں کہ میرے سینے پر غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ہاتھ رکھا تو فوراً ہی مجھے اپنے سینہ میں ایک نور آتا دکھائی دیا ----- اسی وقت سے مجھے حق و باطل میں فرق معلوم ہو جاتا ہے -----

ابو عبد اللہ نائب وزیر کے عہدہ پر فائز ہو گئے -----

ابو الفتوح بن ھبۃ اللہ کو خلیفہ کے گھر کی تولیت مل گئی ----- اور -----

ابو القاسم کو خلیفہ کے دروازے کا حاجب مقرر کیا گیا -----

یہ لوگ اپنے عہدے پر طویل مدت تک رہے-----[۲۸۳]

قاسم ولایت

شیخ اربلی قدس سرہ العزیز رقم طراز ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا ولی بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو حکم دیتا ہے:

اَنْ یَأْخُذُوْہُ بِحُضُوْرِ الْمُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم-----

''اسے محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں پیش کرو''-----

جب آپ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں اسے پیش کیا جاتا ہے تو آپ ﷺ فرماتے ہیں:

خُذُوْہُ اِلٰی وَلَدِیْ السَّیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ لِیَرٰی لِیَاقَتَہٗ وَ اسْتِحْقَاقَہٗ بِمَنْصَبِ الْوِلَایَۃِ-----

''اسے میرے فرزند سید عبدالقادر کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ اس کی قابلیت دیکھیں اور اس کا جائزہ لیں کہ یہ منصب ولایت کا مستحق ہے یا نہیں''-----

حسب ارشاد عالی اسے دربار غوثیہ میں پیش کیا جاتا ہے، آپ اسے قابل دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفتر محمدیہ میں رقم کر کے مہر لگا دیتے ہیں، پھر اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا جاتا ہے:

فَتُطْلَعُ لَہٗ خِلْعَۃَ الْوِلَایَۃِ فَتُعْطٰی بِیَدِ الْغَوْثِ فَیُوْصِلُہَا اِلَیْہِ-----

''پھر اس شخص کو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے خلعت ولایت عطا کی جاتی ہے، تو وہ عالم غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے''-----

فَهٰذِهِ الْعُهْدَةُ مُتَعَلِّقَةٌ بِحَضْرَةِ الْغَوْثِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ لَيْسَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ مُمَاثَلَةٌ وَ مُشَارَكَةٌ مَعَ الْغَوْثِ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ-----

''منصب ولایت پر تقرری کا یہ عہدہ تا قیامت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس رہے گا اور اس مقام میں کوئی ولی آپ کے مماثل اور شریک نہیں ہے''-----

فَفِيْ كُلِّ عَصْرٍ وَ زَمَانٍ تَسْتَفِيْضُ مِنْ حَضْرَتِهٖ الْاَقْطَابُ وَ الْغَوْثُ وَ جَمِيْعُ الْاَوْلِيَاءِ-----

''سو، ہر زمانہ کے قطب، غوث اور تمام ولی آپ کی ذات سے مستفیض ہوتے رہیں گے''-----[۲۸۴]

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث
تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلم رو میں حرم تا حل ہے یا غوث [۲۸۵]
یہ چشتی، سہروردی، نقشبندی
ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث [۲۸۶]

قطبیت کبریٰ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو قطبیت کبریٰ کا منصب جلیلہ قیامت تک کے لیے حاصل ہے----حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز نے اپنے آخری مکتوب میں اسے مفصل بیان کیا ہے، جس کا خلاصہ بیہقیؔ وقت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ العزیز، تفسیر مظہری میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

کمالات ولایت کے قطب ارشاد حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ہیں----

مَا بَلَغَ اَحَدٌ مِّنَ الْاُمَمِ السَّابِقَةِ دَرَجَةَ الْاَوْلِيَآءِ اِلَّا بِتَوَسُّطِ رُوْحِهٖ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْصَبِ الْاَئِمَّةُ الْكِرَامُ اَبْنَائُهٗ اِلَى الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ وَ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلِيِّ وَ مِنْ ثَمَّ قَالَ:

وَ وَقْتِىْ قَبْلَ قَلْبِىْ قَدْ صَفَالِىْ

وَ ھُوَ عَلٰی ذٰلِکَ الْمَنْصَبِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَ مِنْ ثَمَّ قَالَ (شعر):

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا

اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ [۲۸۷]

''پہلی امتوں میں جسے بھی ولایت ملی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی روح کے توسط سے نصیب ہوئی، پھر یہ منصب آپ کے صاحبزادگان سے امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک ائمہ اہل بیت اطہار کو ملا اور پھر (امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ کے بعد) یہ منصب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو تفویض ہوا ----اس لیے آپ فرماتے ہیں:

''میری روحانی حالت میرے قلب وقالب (جسم) کے پیدا ہونے سے پہلے ہی برگزیدہ و مصفٰی تھی'' -----

اب قیامت تک یہ منصب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس رہے گا----اس کا اظہار آپ نے اپنے (درج بالا) شعر (افلت شموس......الخ) میں فرمایا'' ----جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

ہوئے غروب آفتاب اقطاب اولین کے، مگر ہمیشہ

بلندیوں کے افق پہ چمکے گا نیّر ضوفشاں ہمارا

[صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کہتے ہیں:

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے

افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا [۲۸۸]

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

تا آں کہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ رسید و چوں نوبت بایں بزرگوار شد، منصب مذکور باو مفوض گشت و ما بین ائمہ مذکورین و حضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمی گردد، و وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود، چہ ایں مرکز غیر او را میسر نہ شدہ" ----- [۲۸۹]

"ولایت اور قرب کا خصوصی اور مرکزی مقام ائمہ اہل بیت سے منتقل ہو کر جب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حوالے ہوا تو یہ مقام آپ سے مختص ہو گیا---- آپ کے اور ائمہ اہل بیت کے درمیان کوئی شخص بھی اس مرکز پر جلوہ گر نہیں ہوا---- اب اس راہ (قرب و ولایت) میں اقطاب و نجباء سب کو آپ ہی سے فیض حاصل ہوتا ہے، کیوں کہ یہ مرکز آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں ہوا" -----

اب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد بھی جس کسی کو فیض ملتا ہے، وہ آپ رضی اللہ عنہ ہی کی وساطت سے نصیب ہوتا ہے---- علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ تفسیر روح المعانی میں رقم طراز ہیں:

فَنَالَ مَرْتَبَةَ الْقُطْبِيَّةِ عَلٰى سَبِيْلِ الْاَصَالَةِ فَلَمَّا عَرَجَ بِرُوْحِهِ الْقُدْسِيَّةِ اِلٰى اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ نَالَ مَنْ نَالَ بَعْدَهٗ تِلْكَ الرُّتْبَةَ عَلٰى سَبِيْلِ النِّيَابَةِ عَنْهُ فَاِذَا جَاءَ الْمَهْدِيُّ يَنَالُهَا اِصَالَةً كَمَا نَالَهَا غَيْرُهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ----- [۲۹۰]

''ائمہ اہل بیت کے بعد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ قطبیت کبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے----اصل قطب آپ ہی ہیں، آپ کے وصال کے بعد بھی ہر قطب آپ کا نائب ہے، پھر قیامت کے قریب امام مہدی تشریف لائیں گے تو وہ بالاصالہ قطب ہوں گے''-----

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

وَ کُلُّ بِلَادِ اللّٰہِ مُلْکِیْ حَقِیْقَۃً

وَ اَقْطَابُھَا مِنْ تَحْتِ حُکْمِیْ وَ طَاعَتِیْ [۲۹۱]

''اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں پر حقیقۃً میری حکومت ہے اور جملہ اقطاب میرے تابع فرمان اور زیر نگین ہیں''-----

رفعت ذکر

اللہ جل وعلا نے حضور ﷺ کے صدقے آپ کے لاڈلے فرزند سیدنا غوث اعظم ؓ کو عالمگیر محبوبیت، دائمی شہرت اور رفعت ذکر سے نوازا ---- اب تا قیام قیامت آپ ؓ کے نام نامی کے چرچے ہوتے اور آپ کی عظمت کے ڈنکے بجتے رہیں گے ---- چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:

وَ دُقَّتْ لِی الرَّایَاتُ فِی الْاَرْضِ وَ السَّمَاء

وَ اَهْلُ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ تَعْلَمُ سَطْوَتِیْ [۲۹۲]

''زمین و آسمان پر میری عظمت و شہرت کے پرچم لہرا دیے گئے ہیں

اور زمین و آسمان والے میری سطوت و شوکت سے آشنا ہیں'' ----

قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ دُقَّتْ

وَ شَاوُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ [۲۹۳]

''آسمان اور زمین میں میرے نام کا ڈنکا بجتا ہے، سعادت کے نقیب میرے لیے ظاہر ہو گئے ہیں''-----

(دوسرے مصرعہ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ تجلیات مصطفیٰ ﷺ میری رہ نمائی فرماتی ہیں)

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِی الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَ اَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ [۲۹۴]

''میں جیلانی ہوں اور محی الدین میرا نام ہے-----میرے فیوض و برکات و کرامات اور میری عظمت و شہرت کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں''-----

کچھ ملائک بھی ہیں قدرت کی طرف سے مامور
کوہِ شہرت پہ بجاتے ہیں جو ڈنکا تیرا [۲۹۵]

آپ رضی اللہ عنہ کی یہ عالم گیر شہرت، آپ کے نام نامی کا چرچا اور فیوض و برکات کا سلسلہ گنبد خضراء کے مکین ﷺ کا صدقہ ہے-----سارے کمالات کا مرکز حضور ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کے کمالات کے مظہر و قاسم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں-----آپ خود فرماتے ہیں:

وَ عَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَ جَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ [۲۹۶]

''میرا مشہور و معروف نام عبد القادر ہے اور میرے جد امجد (سرور کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ) مرکز و سرچشمۂ کمالات ہیں''-----

بندہ قادر کا ہے تو اور ہے قادر کو دوام
ہم رہیں یا نہ رہیں، نام رہے گا تیرا [۲۹۷]

سیدنا غوث اعظم ﷜ کو یہ مراتب جلیلہ، مدارج علیا اور سدا بہار مقبولیت حضور سید عالم ﷺ کے فیضان نظر اور آپ ﷺ کی خصوصی تربیت و سرپرستی سے نصیب ہوئی ----- آپ خود فرماتے ہیں:

فَمَنْ فِی رِجَالِ اللّٰہِ نَالَ مَکَانَتِی
وَ جَدِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَصْلِ رَبَّانِی [۲۹۸]

''مردانِ خدا (اولیاء اللہ) میں سے کوئی بھی میرے مرتبے کو نہیں پا سکا ----- (کیوں کہ) میرے جد امجد رسول اللہ ﷺ میرے (سرپرست اور) مربی ہیں'' -----

اس مصطفوی فیضان سے آپ کو ایسی ہمہ گیر مقبولیت، عالم گیر محبوبیت اور دائمی شہرت نصیب ہوئی کہ دنیا میں بڑے اولیاء گزرے ہیں، مگر ''غوث اعظم'' آپ ہی کا لقب ہے ----- پیر بہت ہوئے ہیں، مگر پیر پیراں کا خطاب آپ ہی کو جچتا ہے ----- غوث اعظم اور پیر پیراں کے القاب سنتے ہی فوری طور پر آپ ہی کا خیال آتا ہے -----

پیر پیراں میر میراں یا شہ جیلاں توئی
انس و جان قدسیاں و غوث انس و جاں توئی [۲۹۹]

ایصال ثواب کی مجالس تو بے شمار ہوتی ہیں، مگر تمام علاقوں میں، تمام سلاسل کے بزرگ، ہر ماہ گیارھویں آپ ہی کی کرتے ہیں اور آپ کی عظمت و بزرگی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں ----- ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کا ذکر بلند تر ہوتا چلا جائے گا ----- اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا، کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے، نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا [۳۰۰]

اور صاحب "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نظر کرم سے سیدنا غوث اعظم ﷺ کے فیوضات کا سورج ہمیشہ ہمیشہ جگمگا تا رہے گا----- جیسا کہ آپ ﷺ ہی کا ارشاد ہے:

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ [۳۰۱]

"پہلے لوگوں کے آفتاب کمال غروب ہو گئے، جب کہ ہمارا آفتاب اجلال، عزت وحشمت کے آسمان پر ہمیشہ درخشاں رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا"-----

بخدا ملک ولایت میں رسالت کے بعد
حشر تک کا جو زمانہ ہے، وہ تنہا تیرا [۳۰۲]

اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ، اپنے محبوب ومقرب بندے، مظہر مصطفیٰ، وارث رسول اللہ، سیدنا غوث الوریٰ (علیٰ جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کا مقام ومرتبہ سمجھنے اور ان کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے اور نور معرفت، ایمان پر استقامت اور دنیا وآخرت میں اپنے خاص اور مقرب بندوں کی معیت نصیب فرمائے-----

آمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ ابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَ سَائِرِ اَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَ عُلَمَآءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

❁❁❁❁❁

حوالہ جات
و
مآخذ و مراجع

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء

اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حوالہ جات

سیرت

ا۔ گیلان، ایران کا ایک زرخیز صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت ''رشت'' ہے---- یہ تہران سے تقریباً تین سو پچیس کلومیٹر پر واقع ہے---- رشت کے قریب ''بُشْتِیـــر'' نامی قصبہ میں سیدنا غوث اعظم ﷺ کی ولادت ہوئی۔ جیسا کہ علامہ یعقوب حموی (م ۶۲۶ھ) رقم طراز ہیں:

یُنسَبُ الیه الشَّیخ الزَّاهِدُ الصَّالحُ عبدُ القادر بنُ ابی الصَّالح الحَنبلی البُشْتِیرِیُّ---- [معجم البلدان، جلد ۱، صفحہ ۴۲۶]

رشت کے مضافات میں ایک بستی ''صومعہ سرا'' ہے، جہاں سیدنا غوث اعظم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ ام الخیر، امۃ الجبار فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار ہے---- احقر نے اپنے دورہ ایران (جولائی ۲۰۰۳ء) میں یہاں حاضری دی، جو نہایت ایمان افروز اور روحانی کیفیات کی حامل تھی---- سیدہ ام الخیر علاقہ بھر میں ''سیدہ نساء'' کے نام سے

معروف ہیں-----

گیلان کو معرب کرکے جیلان بھی کہا جاتا ہے-----

۲.....الحشر، ۹:۵۹

۳.....علامہ محمد بن یحییٰ حلبی، قلائد الجواہر، مطبعہ مصطفیٰ البابی، مصر، صفحہ ۹-۱۰

۴.....امام نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف الشطنوفی، بہجۃ الاسرار، مصطفیٰ البابی، مصر، صفحہ ۱۰۳

۵.....امام عبدالوہاب شعرانی، طبقات کبریٰ، مصر، جلد ۱، صفحہ ۱۱۰

۶.....شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، مجتبائی، دہلی، صفحہ ۱۱-۱۲

۷.....طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹

۸.....طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱/ ملا علی قاری، نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ السید الشریف عبدالقادر (محبوب الاتقیاء ذکر سلطان الاولیاء)، صفحہ ۵

۹.....شیخ عبدالحق محدث دہلوی، زبدۃ الآثار، مکتبہ نبویہ لاہور، صفحہ ۶۴/ نزھۃ الخاطر الفاتر، صفحہ ۵

۱۰.....طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹

۱۱.....اخبار الاخیار، صفحہ ۱۲

۱۲.....قلائد الجواہر، صفحہ ۱۸

۱۳.....بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹۵

۱۴.....اخبار الاخیار، صفحہ ۱۳

۱۵.....الدکتور عبدالرزاق الکیلانی، الشیخ عبدالقادر الجیلانی، دارالقلم، دمشق، صفحہ ۱۰۱

۱۶.....طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱

۱۷.....سیدنا عبدالقادر جیلانی، الفتح الربانی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، مجلس ۵۱، صفحہ ۱۷۳

۱۸.....بہجۃ الاسرار، صفحہ ۸۶

۱۹...... ایضاً

۲۰...... قلائد الجواہر، صفحہ ۸

۲۱...... ایضاً، صفحہ ۶

۲۲...... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۱

۲۳...... ایضاً

۲۴...... امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی، شعب الایمان، دار الکتب العلمیہ، بیروت، جلد ۲، صفحہ ۲۷۵/علاؤالدین متقی، کنزالعمال، دائرۃ المعارف، جلد ۵، صفحہ ۲۰۸

۲۵...... طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹

۲۶...... نزہۃ الخاطر، صفحہ ۳

۲۷...... طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹

۲۸...... ایضاً

۲۹...... قلائد الجواہر، صفحہ ۶

۳۰...... ایضاً، صفحہ ۳۸

۳۱...... سیدنا غوث اعظم، قصیدہ غوثیہ، آرمی پریس، لاہور، صفحہ ۶

۳۲...... قلائد الجواہر، صفحہ ۱۹

۳۳...... ایضاً

۳۴...... ایضاً

۳۵...... ایضاً، صفحہ ۲۰

۳۶...... ایضاً، صفحہ ۱۹

۳۷...... ایضاً

۳۸...... الفتح الربانی، مجلس ۴۴، صفحہ ۱۴۳

۳۹..... ایضاً، مجلس ۴۸، صفحہ ۱۵۲

۴۰..... ایضاً، مجلس ۱۱، صفحہ ۴۰

۴۱..... ایضاً، مجلس ۱۲، صفحہ ۴۵

۴۲..... قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۷

۴۳..... طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۱۳

۴۴..... ایضاً، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹

۴۵..... فتوح الغیب علیٰ ہامش قلائد الجوہر، مقالہ ۴۸، صفحہ ۹۰

۴۶..... الفتح الربانی، مجلس ۱۱، صفحہ ۴۰

۴۷..... قلائد الجواہر، صفحہ ۸

۴۸..... ایضاً، صفحہ ۹

۴۹..... ایضاً، صفحہ ۸

۵۰..... ایضاً، صفحہ ۱۴

۵۱..... ایضاً، صفحہ ۱۴-۱۳

۵۲..... فتوح الغیب، مقالہ ۷۵، صفحہ ۱۲۴

۵۳..... الفتح الربانی، مجلس ۵۱، صفحہ ۱۷۳

۵۴..... ابوالحسن اعظمی، تھانوی کے پسندیدہ واقعات، کراچی، صفحہ ۷۸

۵۵..... ایضاً

۵۶..... قلائد الجواہر، صفحہ ۳۶

۵۷..... ایضاً، صفحہ ۸

۵۸..... ایضاً، صفحہ ۳۶

۵۹..... امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، اصح المطابع، جلد ۱، صفحہ ۳

٦٠ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰۴-۱۰۵

٦١ قلائد الجواہر، صفحہ ۳۶

٦٢ اخبار الاخیار، صفحہ ۱۸

٦٣ قلائد الجواہر، صفحہ ۸

٦٤ ایضاً

٦٥ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، جان جاناں، فضلی سنز، کراچی، صفحہ ۷۱

٦٦ شیخ عبدالحق محقق دہلوی، ماثبت بالسنۃ، مطبع محمدی، لاہور، صفحہ ۶۸

٦٧ علامہ ابراہیم عبدالغنی الدوربی، المختصر فی تاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبد القادر الکیلانی و اولادہ، افریشیا پرنٹنگ پریس کراچی، صفحہ ۳۳
صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر گولڑوی، نام و نسب، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، صفحہ ۲۳۸

٦٨ قلائد الجواہر، صفحہ ۱۹

٦٩ ایضاً، صفحہ ۸

٧٠ طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۱۰

٧١ اخبار الاخیار، صفحہ ۱۷

غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ

۷۲۔ سورۃ الانشراح:۴

۷۳۔ علامہ تقی الدین سبکی، التعظیم و المنۃ فی تفسیر قولہ تعالیٰ لتومننّ بہ و لتنصرنّہ بحوالہ جواھر البحار للنبھانی، بیروت، جلد ا، صفحہ ۳۶۳

۷۴۔ سورہ آل عمران:۸۱

۷۵۔ امام احمد بن محمد قسطلانی، المواہب اللدنیہ
محمد بن عبدالباقی، زرقانی علی المواہب مصر، جلد ا، صفحہ ۴۰

۷۶۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، نول کشور لکھنو، جلد ا، صفحہ ۱۱۵

۷۷۔ شیخ شرف الدین محمد بوصیری، قصیدہ بردہ۔ تاج کمپنی، صفحہ ۱۲-۱۳

۷۸۔ شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب، مشکوۃ المصابیح، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، صفحہ ۳۴

۷۹۔ شیخ نجم الدین عمر النسفی، العقائد
علامہ سعدالدین تفتازانی، شرح العقائد ملک سراج الدین اینڈ سنز، لاہور، صفحہ ۱۰۷

۸۰۔ امام ابوشکور سالمی، تمہید، تعلیمی پریس، لاہور، صفحہ ۷۵

۸۱۔ شیخ عبدالکریم الجیلی، الکمالات الالہیہ فی الصفات المحمدیہ، بحوالہ جواہر البحار للنبہانی، جلد ۱، صفحہ ۲۴۷/عبدالوہاب شعرانی، کشف الغمہ عن جمیع الامۃ، مصطفی البابی، مصر، جلد ۲، صفحہ ۴۴/ شیخ فرید الدین عطار (م ۶۱۸ ھ) تذکرۃ الاولیاء، انتشارات زوار، ایران، صفحہ ۹

۸۲۔ سورہ یونس: ۶۳

۸۳۔ سورہ فاطر: ۲۸

۸۴۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۲۷

۸۵۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، اصح المطابع، جلد ۲، صفحہ ۷۵۷

۸۶۔ خواجہ ابونصیر الدین نصیر گولڑوی، نام ونسب، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، صفحہ ۳۸۔

۸۷۔ امام نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف الشطنوفی، بہجۃ الاسرار، مصطفی البابی، مصر، صفحہ ۲۲

۸۸۔ ایضاً، صفحہ ۱۸

۸۹۔ ایضاً، صفحہ ۲۲

۹۰۔ الشیخ عبدالقادر جیلانی، قصیدہ غوثیہ، آرمی پریس، لاہور، صفحہ ۷

۹۱۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حدائق بخشش، گلزار عالم پریس، لاہور، جلد ۲، صفحہ ۱۰

۹۲۔ سورۃ الانشراح: ۴

۹۳۔ اخبار الاخیار، صفحہ ۵

۹۴۔ المواہب اللدنیہ، زرقانی، جلد ۱، صفحہ ۴۶

۹۵۔ امام محمد المہدی بن احمد الفاسی، مطالع المسرات، مطبع تازیہ، صفحہ ۱۲۹-۲۲۱

۹۶۔ صوفی نصیر الدین ہاشمی، مظہر جمال مصطفائی، لاہور، صفحہ ۵۷

٩٧.....سیدنا غوث اعظم، قصیدہ، حاشیہ بہجۃ الاسرار، صفحہ ٢٢٣

٩٨.....حدائق بخشش، کتب خانہ اہل سنت، پٹیالہ، جلد ٣، صفحہ ٧١

٩٩ ☆.....آپ کرم اللہ وجہہ الکریم، حضور ﷺ کے چچازاد بھائی، جلیل القدر صحابی اور چوتھے خلیفہ راشد ہیں ----- آپ کی ولادت باسعادت ٣٠ عام الفیل، حضور ﷺ کے اعلان نبوت سے دس سال پہلے ہوئی -----

آپ رضی اللہ عنہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد گرامی اور روحانیت وتصوف کے جلیل القدر اور مسلمہ امام ومقتدا ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں کثیر التعداد احادیث مروی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کے حسب ونسب، اشاعت اسلام، مناقب وفضائل، محبت رسول، اخلاق و کردار، جود وسخا، علم وعرفان، فقاہت وثقاہت، قوت فیصلہ اور علم قضا میں مہارت، شجاعت و بسالت، عبادت و ریاضت، تصوف وطریقت، خرقۂ خلافت، ملفوظات طیبات، کرامات، دور خلافت، خلفائے ثلاثہ سے روابط وتعلقات، آپ کے اہل خانہ (سیدہ فاطمہ الزہراء اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے حالات وواقعات پر تفصیلی معلومات کے لیے احقر کی ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل تصنیف "باب مدینۃ العلم --- مرتضیٰ، مشکل کشا، مولیٰ علی" کا مطالعہ مفید رہے گا -----

آپ (کرم اللہ وجہہ الکریم) کی شہادت رمضان المبارک ٤٠ھ، بہ عمر ٦٣ برس، جامع مسجد کوفہ میں ہوئی -----

١٠٠.....محمد حسن صابری رام پوری، تواریخ آئینہ تصوف، لاہور آرٹ پریس، لاہور، صفحہ ٤٥٢

١٠١ ☆.....ابوعمر اویس بن عامر قرنی جلیل القدر تابعی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا زمانہ پایا مگر والدہ کی خدمت کی وجہ سے زیارت نہ کر سکے ----- حضور ﷺ کا فرمان ہے:

اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ وَ لَهٗ وَالِدَةٌ وَ کَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ ----- [صحیح مسلم، جلد ٢، صفحہ ٣١١]

''اویس نامی شخص تابعین میں سب سے بہتر ہے، اس کی ایک والدہ ہے. جسم پر برص کا سفید داغ ہے، اسے کہنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے''-----

آپ ﷺ نے اپنا رخ انور یمن کی طرف کر کے ارشاد فرمایا:

''مجھے ادھر سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی خوش بو آتی ہے

اِنِّیْ لَاجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ-----

[تذکرۃ الاولیاء، صفحہ ۱۹]

آپ رضی اللہ عنہ بڑے زاہد اور گوشہ نشین تھے، ۳۷ھ کو صفین میں شہید ہوئے-----

[اکمال فی اسماء الرجال، شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب،

ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، صفحہ ۵۹۰]

۱۰۲ شیخ عبد القادر اربلی، تفریح الخاطر، مصطفیٰ البابی، مصر، صفحہ ۲۸

۱۰۳ ☆ آپ رضی اللہ عنہ مشہور تابعی اور اہل طریقت و تصوف کے مقتدا ہیں-----

سلسلہ عالیہ چشتیہ آپ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے----- آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۲۱ھ کے اواخر یا ۲۲ھ کے اوائل میں ہوئی-----[تہذیب التہذیب، جلد ۲، صفحہ ۲۶۳]

والد کا نام یسار اور والدہ ماجدہ کا نام خیرہ تھا----- خیرہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی تھیں، جب وہ کام میں مصروف ہوتیں تو حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بچے حسن کو سینے سے لگا لیتیں، جس کی برکت سے آپ کو علم و حکمت میں اعلیٰ مقام ملا-----

آپ نے حضرت علی، حضرت طلحہ، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور کئی صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی زیارت کی----- آپ نہایت متقی، پرہیزگار تھے----- متعدد صحابہ و

تابعین سے علم حدیث پڑھا اور محدثین کی ایک جماعت نے آپ سے احادیث روایت کیں----مزید حالات کے لیے احقر کی کتاب ''سفر محبت'' کا مطالعہ کریں----

۱۱۰ھ کو بہ عمر ۸۸ سال، آپ کا وصال ہوا----[تذکرۃ الحفاظ، جلد ۱، صفحہ ۶۷]

۱۰۴......ایضاً، صفحہ ۱۳-۱۴

۱۰۵☆......آپ امام علی ہادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے اور ائمہ اثناعشر میں سے گیارہویں امام ہیں----۲۲-ربیع الاول شریف ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے----

آپ کی کنیت ابومحمد، نام نامی حسن اور خالص، سراج اور عسکری القاب ہیں----[نورالابصار، صفحہ ۱۶۶]

آپ بڑے صاحب علم و معرفت تھے----۸-ربیع الاول ۲۶۰ھ کو عالم شباب میں واصل بحق ہوئے----[نورالابصار، صفحہ ۱۶۸]

سامرہ (عراق) میں اپنے والد گرامی کے پہلو میں مدفون ہیں----مزید حالات کے لیے ''سفر محبت'' کا مطالعہ کریں----

۱۰۶......ایضاً، صفحہ ۲۲

۱۰۷☆......آپ کا اسم گرامی جنید، کنیت ابوالقاسم، والد ماجد کا نام محمد اور دادا کا نام جنید تھا----آباء و اجداد کا تعلق نہاوند سے تھا، جب کہ آپ کی ولادت بغداد میں ہوئی----[وفیات الاعیان، جلد ۱، صفحہ ۳۷۴/ تاریخ بغداد، جلد ۷، صفحہ ۲۴۱]

آپ کو قرآن، حدیث، فقہ اور دیگر علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت تامہ حاصل تھا، آپ اہل تصوف و طریقت کے امام ہیں----

عمر بھر سنت نبوی پر عامل اور دینی تعلیمات اور روحانیت و تصوف کے فروغ میں کوشاں رہے----اپنے ماموں سیدنا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے----آپ کا

مزار پُر انوار بغداد معلیٰ میں مرجع خلائق ہے----- تفصیل حالات کے لیے احقر کی کتاب "سفر محبت" کا مطالعہ بے حد سود مند ہے-----

آپ کا وصال شوال ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ میں ہوا----- [صفۃ الصفوۃ، جلد ۲، صفحہ ۲۳۹]

۱۰۸..... شیخ عبدالقادر اربلی، تفریح الخاطر، مصطفیٰ البابی مصر، صفحہ ۲۶

۱۰۹☆..... شیخ ابوبکر بن ہوار (صاحب بہجۃ الاسرار، علامہ شطنوفی نے ہوار جب کہ علامہ محمد بن یحیٰ تادفی نے باء کے ضمہ اور راء کے بعد الف کے ساتھ "ہوارا" تحریر کیا ہے----- [قلائدالجواہر، صفحہ ۸۷]

عراق کے جلیل القدر عارفین و مقربین میں سے ہیں، آپ صاحب کرامات کثیرہ بزرگ تھے-----

آپ کا قول ہے کہ جو شخص چالیس بدھ میری قبر کی زیارت کرے گا، آتش جہنم سے محفوظ رہے گا-----

فرماتے ہیں، میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد لے رکھا ہے کہ وہ میرے آستانے میں آنے والے کو آگ سے محفوظ فرمائے گا، چنانچہ آپ کے آستانہ میں آگ پر گوشت رکھا جاتا تو وہ نہ پکتا-----

آپ اعلیٰ اخلاق، عمدہ صفات کے حامل، بڑے متواضع اور احکام شرعیہ پر عمل پیرا ہونے والے تھے-----

خواب میں حضور ﷺ کے حکم سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں خرقہ خلافت پہنایا، پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور دعائے خیر فرمائی----- بیدار ہوئے تو وہ خرقہ آپ کے جسم پر تھا----- آپ سے متعدد بڑی بڑی کرامات کا ظہور ہوا----- آپ بطائح میں قیام پذیر رہے اور وہیں آپ کا وصال ہوا----- [قلائدالجواہر، صفحہ ۷۹-۸۷]

وقت وصال انوار و تجلیات کا عجب عالم تھا، تب حاضرین کو خوش بو کی مہک آرہی تھی کہ

ایسی اعلیٰ خوشبو کسی نے کبھی نہ سونگھی تھی----[بہجۃ الاسرار، صفحہ۱۳۴]

۱۱۰ بہجۃ الاسرار، صفحہ۴/ قلائد الجواہر، صفحہ۲۳

۱۱۱ حدائق بخشش، صفحہ۴

۱۱۲ ایضاً، صفحہ۶

۱۱۳ مولانا عبدالرحمن جامی، شواہد النبوۃ، عمدۃ المطابع، دہلی، صفحہ۳۶

۱۱۴ تفریح الخاطر، صفحہ۱۲

۱۱۵ ایضاً، صفحہ۱۲

۱۱۶ مولانا عبدالرحمن جامی، شواہد النبوۃ، صفحہ۳۶

۱۱۷ تفریح الخاطر، صفحہ۱۳

۱۱۸ حافظ برکت علی، کلام الاولیاء فی شان سلطان الاولیاء، مطبع لاہور، صفحہ۱۶

۱۱۹ امام احمد رضا خاں بریلوی، فتاویٰ کرامات غوثیہ، دارالفیض گنج بخش، لاہور

۱۲۰ امام محمد بن عبدالباقی، زرقانی، مصر، جلد۱، صفحہ۱۱۲

۱۲۱ تفریح الخاطر، صفحہ۱۳

۱۲۲ سید احمد زینی دحلان، السیرۃ النبویہ، طبع بیروت، جلد۲، صفحہ۳۷

۱۲۳ تفریح الخاطر، صفحہ۱۲، ۱۳

۱۲۴ ذوق نعت، صفحہ۵۶

۱۲۵ مطالع المسرات، صفحہ۹۹

۱۲۶ محیی، باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، اس کا صحیح تلفظ ''مُحیِی الدِّین'' ہے، غلط العوام کے طور پر ''مُحیُ الدِّین'' مشہور ہے، جو درست نہیں----

۱۲۷ بہجۃ الاسرار، صفحہ۵۴-۵۵

۱۲۸ امام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات، انجمن حزب الرحمن

بصیر پور شریف ،صفحہ ۲۳

۱۲۹۔۔۔ سورۃ الطور: ۴۸

۱۳۰۔۔۔ سورۃ الشوریٰ: ۱۳

۱۳۱۔۔۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱

۱۳۲۔۔۔ سورۃ المائدۃ: ۶۷

۱۳۳۔۔۔ سورۃ الطور: ۴۸

۱۳۴۔۔۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰

۱۳۵۔۔۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی، الزمزمة القمرية في الذب عن الخمرية، دین محمدی پریس، لاہور، صفحہ ۲۳

۱۳۶۔۔۔ سورۃ النجم: ۳

۱۳۷۔۔۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابوداؤد، اصح المطابع، کتاب العلم، باب کتابۃ العلم، صفحہ ۵۱۴

۱۳۸۔۔۔ حدائق بخشش

۱۳۹۔۔۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱

۱۴۰۔۔۔ شیخ عبدالحق محقق دہلوی، اخبار الاخیار، مجتبائی دہلی، صفحہ ۱۵

۱۴۱۔۔۔ غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی، قصیدہ، برحاشیہ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۳

۱۴۲۔۔۔ نام ونسب، صفحہ ۳۸

۱۴۳۔۔۔ علامہ محمد بن یحییٰ حلبی، قلائد الجواہر، مصطفی البابی مصر، صفحہ ۱۸/ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹۵

۱۴۴۔۔۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۵-۲۶/ قلائد الجواہر، صفحہ ۱۳

۱۴۵۔۔۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹۴/ قلائد الجواہر، صفحہ ۴۷

۱۴۶۔۔۔ مواہب، زرقانی، جلد ۵، صفحہ ۲۴۸

۱۴۷......اخبار الاخیار، صفحہ ۱۳

۱۴۸......حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۷

۱۴۹......امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، اصح المطابع دہلی، جلد ۱، صفحہ ۳۵۲

۱۵۰......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱

۱۵۱......حدائق بخشش، صفحہ ۴

۱۵۲......علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، جواہر البحار، بیروت، جلد ۱، صفحہ ۲۹۰

۱۵۳...... امام جلال الدین سیوطی، خصائص کبریٰ، مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد دکن، جلد ۲، صفحہ ۸۰

۱۵۴......شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب، اکمال فی اسماء الرجال، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، صفحہ ۶۱۱

۱۵۵......خصائص کبریٰ، جلد ۲، صفحہ ۹۷

۱۵۶......امام یوسف بن اسماعیل نبہانی، جامع کرامات اولیاء، دارالفکر بیروت، جلد ۲، صفحہ ۲۰۲

۱۵۷......غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، فتوح الغیب، مطبع نول کشور، صفحہ ۹۹

۱۵۸......شیخ عبدالحق محقق دہلوی، شرح فتوح الغیب، مطبع نول کشور، صفحہ ۹۹-۱۰۰

۱۵۹......سیدنا غوث اعظم جیلانی، قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۴

۱۶۰......ایضاً

۱۶۱......ایضاً

۱۶۲......ایضاً

۱۶۳......ایضاً، صفحہ ۵

۱۶۴......ایضاً، صفحہ ۶

۱۶۵......حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۹

١٦٦......سورۃ الانبیاء:١٠٧

١٦٧......سورۃ الاحزاب،٣٣:٤٥

١٦٨......امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، محمد سعید اینڈ سنز کراچی، جلد٢، صفحہ٦٦/مشکوٰۃ المصابیح' جلد٢، صفحہ٤٥٧

١٦٩......علامہ شہاب الدین خفاجی، نسیم الریاض فی شرح الشفا للقاضی عیاض، مطبع عثمانیہ، جلد٢، صفحہ٢٢٤/شیخ علاؤالدین علی المتقی، کنزالعمال، دائرۃ المعارف حیدر آباد، جلد٦، صفحہ١٠٥

١٧٠......علامہ محمد اقبال، اسرار ورموز، مطبع غلام علی پرنٹرز، صفحہ ١٦٨

١٧١......بہجۃ الاسرار، صفحہ٢٤

١٧٢......ایضاً، صفحہ٢٤

١٧٣......قصیدہ غوثیہ، صفحہ٦

١٧٤......مولانا فیض احمد فیض، مہر منیر، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور، صفحہ٤٠

١٧٥......سورۃ السبا:٢٨

١٧٦......سورۃ الاعراف:١٥٨

١٧٧......سورۃ الفرقان:١

١٧٨......صحیح مسلم، جلد١، صفحہ١٩٩

١٧٩......بہجۃ الاسرار، صفحہ٢٣

١٨٠......حدائق بخشش، جلد٢، صفحہ٨

١٨١......امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، شمائل ترمذی، سعید اینڈ سنز، کراچی، صفحہ٣/ مشکوٰۃ المصابیح، جلد٢، صفحہ٥١٧

١٨٢......صحیح مسلم، جلد١، صفحہ٣٥١

١٨٣......قصیدہ غوثیہ، صفحہ٣

۱۸۴..... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳

۱۸۵..... مطالع المسرات، صفحہ ۱۲۹

۱۸۶..... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳

۱۸۷..... ایضاً، صفحہ ۲۴

۱۸۸..... حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۶۵-۶۶

۱۸۹..... شیخ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، عثمانیہ، جلد ۷، صفحہ ۱۹۰

۱۹۰..... حدائق بخشش، جلد ۱، صفحہ ۸۲

۱۹۱..... قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۲

۱۹۲..... ایضاً، صفحہ ۸

۱۹۳..... شیخ شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت الحموی، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، جلد ۴، صفحہ ۳۵

۱۹۴..... فتاویٰ حدیثیہ، صفحہ ۲۲۳

۱۹۵..... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۷/ علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی، فتاویٰ حدیثیہ، مطبعۃ الاسرار المعاہد، القاہرہ، صفحہ ۲۲۳

۱۹۶..... نام و نسب، صفحہ ۳۸۷

۱۹۷..... زرقانی، شرح المواہب، جلد ۶، صفحہ ۵۰

۱۹۸..... امام احمد بن حنبل، مسند امام احمد، دار صادر، بیروت، جلد ۱، صفحہ ۲۸۱

۱۹۹..... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۸

۲۰۰..... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۸-۹/ مولانا عبدالرحمٰن جامی، نفحات الانس، لکھنؤ، صفحہ ۴۵۸

۲۰۱..... حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۳۷

۲۰۲..... حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ، نوری بک ڈپو، لاہور، صفحہ ۱۰

۲۰۳ ...... حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ۲۷

۲۰۴ ...... بہجۃ الاسرار، صفحہ۹

۲۰۵ ☆ ...... آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مقتداء و رہ نما ہیں، آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی جانب سے حسینی۔

آپ کے والد ماجد سید غیاث الدین بڑے متقی، عابد و زاہد اور صاحب ثروت تھے ----- نام نامی معین الدین حسن ہے، جب کہ القاب یہ ہیں:

غریب نواز، عطائے رسول، ہند الولی، سلطان الہند، آفتاب چشتیاں اور خواجہ خواجگاں -----

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت با سعادت ۱۴/ رجب المرجب ۵۳۶ھ یا جمادی الاخری ۵۲۲ھ کو قصبہ سیستان میں ہوئی ----- سیستان کو سجستان بھی کہتے ہیں، اسی مناسبت سے آپ کو سجزی بھی کہا جاتا ہے ----- آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہری و باطنی علوم حاصل کیے، متعدد مشائخ سے ملاقات کی اور بلاد اسلامیہ کے متعدد اسفار کیے ----- آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ سے کفر و شرک زار ہند میں اسلام کا بول بالا ہوا -----

۶/ رجب المرجب ۶۳۳ھ کو آپ کا وصال ہوا ----- وقت وصال پیشانی پر نورانی خط سے یہ تحریر نمایاں ہوگئی:

مات حبیب اللہ فی حب اللہ -----

''اللہ تعالیٰ کا دوست اللہ تعالیٰ کی محبت میں وصال پا گیا'' -----

مزید حالات کے لیے احقر کے کتابچے ''سلطان الہند'' کا مطالعہ کریں -----

۲۰۶ تفریح الخاطر، صفحہ۲۰

۲۰۷ حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ۸۰

۲۰۸ ☆ ...... اسم گرامی مسعود اور فرید الدین، شیخ الاسلام، گنج شکر اور بابا صاحب

القاب ہیں----- آپ رضی اللہ عنہ سلسلہ چشتیہ کے ''آدم ثانی'' اور مقتداء و پیشوا ہیں-----

ظاہری علوم میں کمال حاصل کرنے کے بعد شیخ طریقت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کی ہدایت کے مطابق عبادت و ریاضت میں مشغول رہ کر روحانی نعمتوں سے مالا مال ہوئے----- آپ کو اپنے مرشد کے علاوہ دادا پیر حضرت خواجہ خواجگاں خواجہ اجمیری قدس سرہ العزیز سے بھی خلعت و خلافت حاصل تھی----- آپ نے اجودھن میں ڈیرہ لگایا، جو آپ کے قدوم میمنت لزوم سے پاک پتن کے نام سے موسوم ہوا----- آپ کی قبر انور آج بھی مرجع خلائق اور فیض رساں ہے----- مزار کی پائنتی میں جنوبی دروازہ کو ''جنتی دروازہ'' اور ''بہشتی دروازہ'' کہا جاتا ہے----- عرس مبارک کے موقع پر لاکھوں افراد اس دروازے سے گزرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں-----

آپ کا وصال محرم الحرام ۶۶۴ھ میں ہوا----- حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی اور حضرت خواجہ علی احمد صابر کلیری (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آپ رضی اللہ عنہ کے معروف و محبوب خلفاء میں سے ہیں-----

تفصیلی حالات کے لیے احقر کے کتابچے ''شہنشاہ ولایت حضرت گنج شکر علیہ الرحمہ'' کا مطالعہ کریں-----

۲۰۹.....تفریح الخاطر، صفحہ ۲۰

۲۱۰.....سورۃ القلم: ۴

۲۱۱.....حدائق بخشش، جلد ۱، صفحہ ۳۰

۲۱۲.....اخبار الاخیار، صفحہ ۱۷

۲۱۳.....بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰۴/ اخبار الاخیار، صفحہ ۱۸

۲۱۴.....بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰۵/ اخبار الاخیار، صفحہ ۱۸

۲۱۵.....امام عبدالوہاب شعرانی، کشف الغمہ عن جمیع الامہ، مصر، جلد ۲، صفحہ ۵۱

۲۱۶......مواہب اللدنیہ/ زرقانی، جلد ۵، صفحہ ۲۴۹

۲۱۷......امام عبدالوہاب شعرانی، طبقات کبریٰ، مصر، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹

۲۱۸......قلائد الجواہر، صفحہ ۱۹

۲۱۹......امام زین الدین محمد عبدالرؤف المناوی (م ۱۰۳۱ھ)، الکواکب الدریہ فی تراجم السادۃ الصوفیہ (الطبقات الکبریٰ)، جدد ۲، صفحہ ۲۵۶/ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، جامع کرامات اولیاء، دارالفکر، بیروت، جلد ۲، صفحہ ۲۰۳

۲۲۰......شمائل ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، صفحہ ۲۹

۲۲۱......صحیح مسلم، باب طیب عرقه ﷺ، جلد ۲، صفحہ ۲۵۷

۲۲۲......ایضاً

۲۲۳......جواہر البحار، جلد ۲، صفحہ ۴۵۳

۲۲۴......گلدستہ کرامت، صفحہ ۶، مطبع گنیش پرکاش، لاہور/ تفریح الخاطر، منقبت ۳۴

۲۲۵......علامہ قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، تجاریہ کبریٰ مصر، ناشر مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات، ہند، جلد ۱، صفحہ ۲۳

۲۲۶......جمع الوسائل فی شرح الشمائل، جدد ۲، صفحہ ۲

۲۲۷......گلدستہ کرامت، صفحہ ۶/ تفریح الخاطر، منقبت ۳۴، صفحہ ۳۵

۲۲۸......سورۃ النساء: ۱۷۴

۲۲۹......سورۃ النساء: ۷۷

۲۳۰......سورۃ الکوثر: ۱

۲۳۱......سلیمان بن عمر جمل، الفتوحات الالٰہیہ (تفسیر جمل)، عیسیٰ البابی، مصر، جدد ۴، صفحہ ۵۹۴/ ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی، تفسیر قرطبی، دارالکاتب العربی، قاہرہ، جدد ۲۰، صفحہ ۲۱۷

۲۳۲......امام ابومحمد عبداللہ بن اسعد الیافعی، مرآۃ الجنان، دائرۃ المعارف، حیدرآباد

دکن، جلد۳، صفحہ ۳۵۶

۲۳۳......التوبہ، ۹:۷۴

۲۳۴......حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ۳۲

۲۳۵......عمدۃ القاری، جلد۱، صفحہ ۱۴۰

۲۳۶......ایضاً صفحہ ۱۲۸

۲۳۷......الشفاء، جلد۱، صفحہ ۳۲۶

۲۳۸......ایضاً

۲۳۹......ایضاً

۲۴۰......مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء (علیٰ ہامش الشفاء) جلد۱، صفحہ ۳۲۷-۳۲۶

۲۴۱......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۴۵-۴۴

۲۴۲......صحیح مسلم، جلد۲، صفحہ ۲۴۶

۲۴۳......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۶

۲۴۴......صحیح مسلم، جلد۲، صفحہ ۲۹، كتاب المساقاة و المزارعة، باب بيع البعير

۲۴۵......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۷۸-۷۹

۲۴۶......صحیح بخاری، جلد۲، صفحہ ۵۳۷

۲۴۷......قلائد الجواہر، صفحہ ۷۷

۲۴۸......حدائق بخشش، جلد۱، صفحہ ۶۹

۲۴۹......الخصائص الکبریٰ، جلد۲، صفحہ ۲۸۱

۲۵۰......ابن ماجہ، باب ذكر وفاته و دفنه ﷺ، صفحہ ۱۱۹

۲۵۱......حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ ۶۳

۲۵۲......النساء، ۴:۶۴

۲۵۳۔۔۔ ابوحیان، اثیر الدین ابوعبداللہ محمد بن یوسف اندلسی (م ۷۵۴ھ) تفسیر البحر المحیط، مطابع النصر الحدیثہ، ریاض، جلد ۳، صفحہ ۲۸۳۔ جذب القلوب، صفحہ ۲۱۲-۲۱۱

۲۵۴۔ تفریح الخاطر، منقبت ۲۲

۲۵۵۔ الحاوی للفتاوی، جلد ۲، صفحہ ۲۶۱

۲۵۶۔۔۔ النحل، ۱۶:۹۷

۲۵۷۔۔۔ تفریح الخاطر، منقبت ۲۱

۲۵۸۔۔۔ حدائق بخشش، حصہ ا، صفحہ ۷۶

۲۵۹۔ امام جلال الدین سیوطی، مسالک الحنفا، دائرۃ المعارف، حیدر آباد دکن، صفحہ ۵۷/ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین، مکتبہ نوریہ رضویہ، لائل پور، صفحہ ۴۱۲

۲۶۰۔ شرح الشفاء، ملا علی قاری، مکتبہ عثمانیہ درسعادت، جلد ا، صفحہ ۶۴۸

۲۶۱۔۔۔ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، دلائل النبوۃ، دائرۃ المعارف، حیدر آباد دکن، جلد ۳، صفحہ ۲۲۴

۲۶۲۔۔۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۳

۲۶۳۔ فتاوی حدیثیہ، صفحہ ۲۱۵ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۵/ بدر عالم میرٹھی، حاشیہ فیض الباری، مطبعہ حجازی، قاہرہ، جلد ۲، صفحہ ۶۱ حیاۃ الحیوان الکبری، شیخ کمال الدین الدمیری، تجاریہ کبریٰ مصر، جلد ا، صفحہ ۳۳۱

۲۶۴۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۳۷

۲۶۵۔ ایضاً بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۵ حیوۃ الحیوان، جلد ا، صفحہ ۳۳۱

۲۶۶۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۵۔ فتاوی حدیثیہ۔ صفحہ ۲۱۵۔ محمد انور شاہ کشمیری، فیض الباری، جلد ۲، صفحہ ۶۱

۲۶۷۔ تفریح الخاطر، صفحہ ۱۶

۲۶۸......مسند امام احمد بن حنبل، جلد۴، صفحہ۱۳۸/ سنن ابن ماجہ، صفحہ۹۹/ المستدرک، کتاب الدعاء، جلد۱، صفحہ۵۱۹/ تلخیص المستدرک، جلد۱، صفحہ۵۱۹/ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، جلد۱، صفحہ۲۱۲-۲۱۳/ نسیم الریاض فی شرح الشفاء لقاضی عیاض، شہاب الدین الخفاجی، (بالفاظ متقاربہ) جلد۳، صفحہ۱۱۴-۱۱۳

۲۶۹...... حافظ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ) المعجم الصغیر للطبرانی، مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ، جلد۱، صفحہ۱۸۳/ مجمع الزوائد، جلد۲، صفحہ۲۷۹

۲۷۰......سمہودی، نور الدین علی بن احمد، وفاء الوفاء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، جلد۳، صفحہ۸۹۸

۲۷۱......وفاء الوفاء، جلد۳، صفحہ۸۹۸-۸۹۹

۲۷۲......ایضاً، صفحہ۸۹۹

۲۷۳......المعجم الصغیر للطبرانی، جلد۱، صفحہ۱۸۳/ مجمع الزوائد، جلد۲، صفحہ۲۷۹

۲۷۴......بہجۃ الاسرار، صفحہ۱۰۲/ قلائد الجواہر، صفحہ۳۶

۲۷۵......بہجۃ الاسرار، صفحہ۱۰۲

۲۷۶......انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار، مشمولہ فتاویٰ رضویہ، جلد۳، صفحہ۵۲۲

۲۷۷......قلائد الجواہر، صفحہ۳۶

۲۷۸......ایضاً

۲۷۹......صحیح بخاری، جلد۱، صفحہ۱۶/ صحیح مسلم، جلد۱، صفحہ۳۳۳

۲۸۰......صحیح بخاری، جلد۱، صفحہ۴۳۹

۲۸۱......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی، الاستمداد، ندرت پرنٹرز، لاہور، صفحہ۳۴

۲۸۲......الاسراء، ۲۰:۱۷

۲۸۳......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۳۱

۲۸۴......تفریح الخاطر، صفحہ ۳۸-۳۹

۲۸۵......حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۶-۷

۲۸۶......ایضاً، صفحہ ۱۰

۲۸۷......قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، جید برقی پریس دہلی، جلد ۲، صفحہ ۱۲۰

۲۸۸......حدائق بخشش، جلد ۱، صفحہ ۶

۲۸۹......شیخ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی، مکتوبات امام ربانی، نولکشور لکھنؤ، جلد ۳، صفحہ ۲۴۸

۲۹۰......سید محمود آلوسی، روح المعانی، احیاء التراث العربی، بیروت، جلد ۲۲، صفحہ ۱۹

۲۹۱......سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، قصدیہ غوثیہ، بر حاشیہ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۷

۲۹۲......ایضاً، صفحہ ۲۲۲

۲۹۳......سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۶

۲۹۴......ایضاً، صفحہ ۸

۲۹۵......نام ونسب، صفحہ ۳۹۷

۲۹۶......قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۸

۲۹۷......نام ونسب، صفحہ ۳۹۷

۲۹۸......سیدنا غوث اعظم، قصیدہ، حاشیہ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱۵

۲۹۹......حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۷۸

۳۰۰......حدائق بخشش، جلد ۱، صفحہ ۸

۳۰۱......شیخ عبد القادر جیلانی، قصیدہ، بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳۵

۳۰۲......نام ونسب، صفحہ ۳۹۷

❀❀❀❀❀

فہرست مآخذ و مراجع "ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر"

مرتب: محمد ساجد نوری
انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی، اسلام آباد

نمبر	نام کتاب	مصنف	سال وصال	مطبع
1	القرآن الکریم			
	الف			
2	الاکمال فی اسماء الرجال	امام ولی الدین خطیب تبریزی	۷۴۲ھ	ایچ ایم سعید، کراچی
3	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	مجتبائی، دہلی
4	الاستمداد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰ھ	ندرت پرنٹرز، لاہور

نمبر	کتاب	مصنف	سن وفات	مطبع
5	انهار الانوار من يم صلوٰة الاسرار	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی (مشمولہ فتاویٰ رضویہ)	۱۳۴۰ھ	سرفراز قومی پریس، لکھنؤ
6	اسرار و رموز	شاعر مشرق علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال	۱۳۵۷ھ	غلام علی پرنٹرز، لاہور
	ب			
7	بهجة الاسرار	امام نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف الشطنوفی	۶۹۱ھ	مصطفیٰ البابی، مصر
8	البحر المحيط	ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی	۷۵۴ھ	مطابع النصر الحدیثیہ، ریاض
9	باب مدینۃ العلم ـــ مرتضیٰ، مشکل کشا، مولیٰ علی	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
	ت			
10	تاريخ بغداد	امام حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی	۴۶۳ھ	دار الکتاب العربی، لبنان
11	تذكرة الاولياء	شیخ فرید الدین عطار نیشا پوری	۶۲۰ھ	انتشارات زوار، ایران
12	تلخيص المستدرك	حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی	۷۴۸ھ	دائرۃ المعارف
13	تذكرة الحفاظ	حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی	۷۴۸ھ	دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن
14	التعظيم و المنة فى لتؤمنن به و لتنصرنه (مشموله جواهر البحار)	حضرت امام تقی الدین السبکی	۷۵۶ھ	بیروت

نمبر	کتاب	مصنف	وفات	مطبوعہ
15	تهذيب التهذيب	حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد، دکن
16	تفريح الخاطر فی مناقب الشيخ عبد القادر	شیخ عبدالقادر بن محی الدین اربلی قادری	۱۳۱۵ھ	مصطفیٰ البابی، مصر
17	التمهيد	امام ابوشکور سالمی		تعلیمی پریس، لاہور
18	تواریخ آئینہ تصوف	محمد حسن صابری رام پوری		لاہور آرٹ پریس، لاہور
19	تھانوی کے پسندیدہ واقعات	ابوالحسن اعظمی		کراچی
	ج			
20	جامع ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹ھ	سعید اینڈ سنز، کراچی
21	الجامع لاحكام القرآن (تفسير قرطبی)	ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی	۶۶۸ھ	دارالکاتب، قاہرہ
22	جمع الوسائل فی شرح الشمائل	علامہ علی بن سلطان محمد القاری	۱۰۱۴ھ	عامرہ شرقیہ، مصر
23	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	مطبع نامی، منشی نول کشور، لکھنو
24	جواهر البحار	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی	۱۳۵۰ھ	بیروت
25	جامع كرامات اولياء	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی	۱۳۵۰ھ	دارالفکر، بیروت
26	جان جاناں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد		فضلی سنز، کراچی

	چ			
27	چندروز مصر میں	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
	ح			
28	حیوۃ الحیوان الکبری	محمد بن موسیٰ کمال الدین الدمیری	۸۰۸ھ	تجاریہ کبری، مصر
29	الحاوی للفتاوی	حافظ جلال الدین السیوطی	۹۱۱ھ	ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، ۱۳۴۹ھ
30	حجۃ اللہ علی العالمین	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی	۱۳۵۰ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد
31	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰ھ	گلزار عالم پریس، لاہور
32	حاشیہ فیض الباری	بدر عالم میرٹھی		مطبع حجازی، قاہرہ
	خ			
33	الخصائص الکبری	امام جلال الدین السیوطی	۹۱۱ھ	دائرۃ المعارف حیدرآباد، دکن
	د			
34	دلائل النبوۃ	ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی	۴۳۰ھ	دائرۃ المعارف حیدرآباد، دکن
35	دلائل الخیرات	امام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی	۸۷۰ھ	انجمن حزب الرحمٰن، بصیرپور

	ر			
36	روح البیان	شیخ اسماعیل حقی	۱۱۳۷ھ	عثمانیہ
37	روح المعانی	علامہ سید محمود آلوسی	۱۲۷۰ھ	ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، بیروت
	ز			
38	زبدۃ الآثار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	مکتبہ نبویہ، لاہور
39	زرقانی علی المواھب	محمد بن عبدالباقی زرقانی	۱۱۲۴ھ	مصر
40	الزمزمة القمرية فی الذب عن الخمريه	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱۳۴۰ھ	دین محمدی پریس، لاہور
	س			
41	سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳ھ	اصح المطابع، کراچی
42	سنن ابی داؤد	امام سلیمان بن اشعث بجستانی	۲۷۵ھ	اصح المطابع
43	السيرة النبوية	سید احمد زینی الدحلان		بیروت
44	سفر محبت	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
45	سلطان الہند	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

	ش			
46	شمائل ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹ھ	سعید اینڈ سنز، کراچی
47	شعب الایمان	ابوبکر احمد بن حسین البیہقی	۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
48	الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ	قاضی ابوالفضل عیاض الیحصبی	۵۴۴ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا، گجرات
49	شرح عقائدنسفیه	علامہ سعدالدین تفتازانی	۷۹۱ھ	ملک سراج الدین اینڈ سنز، لاہور
50	شواهد النبوة	علامہ عبدالرحمٰن جامی	۸۹۸ھ	عمدۃ المطابع، دہلی
51	شرح شفا ملا علی قاری	علامہ علی بن سلطان محمد القاری	۱۰۱۴ھ	عامرہ شرقیہ، مصر
52	شرح فتوح الغيب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	نول کشور، لکھنو
53	شرح قصيده غوثيه	مولانا محمد عبدالمالک کھوڑوی مقدمہ از حکیم محمد موسیٰ امرتسری		نوری بک ڈپو، لاہور
54	الشيخ عبد القادر جيلانی	ڈاکٹر عبدالرزاق الکیلانی		دارالقلم، دمشق
55	شہنشاہ ولایت	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری حفظہ اللہ تعالیٰ		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
	ص			
56	صحيح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	۲۵۶ھ	اصح المطابع، کراچی

نمبر	کتاب	مصنف	وفات	مطبع
57	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری	۲۶۱ھ	اصح المطابع، کراچی
58	صفة الصفوة	شیخ ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی	۵۹۷ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن
	ط			
59	الطبقات الکبریٰ	امام عبدالوہاب شعرانی	۹۷۳ھ	مکتبہ عبدالحمید احمد حنفی، مصر
	ع			
60	العقائد	شیخ نجم الدین عمر النسفی	۵۳۷ھ	ملک سراج الدین اینڈ سنز، لاہور
61	عمدة القاری	علامہ بدرالدین عینی	۸۵۵ھ	منیریہ، بیروت
	ف			
62	فتوح الغیب	حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی	۵۶۱ھ	نول کشور، لکھنو
63	الفتح الربانی	حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی	۵۶۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
64	فتاویٰ حدیثیه	امام احمد بن حجر ہیتمی مکی	۹۷۴ھ	مطبع الاسرار المعاہد، القاہرہ، ۱۹۳۴ء
65	الفتوحات الالٰھیه (تفسیر جمل)	امام سلیمان بن عمر جمل	۱۲۰۴ھ	عیسیٰ البابی، مصر
66	فتاویٰ کرامات غوثیه	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰ھ	دارالفیض گنج بخش، لاہور

67	فیض الباری	شیخ انور شاہ کشمیری	۱۳۵۲ھ	مطبع حجازی، قاہرہ
	ق			
68	قصیدہ غوثیہ	سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی	۵۶۱ھ	آرمی پریس، لاہور
69	قصیدہ بردہ	شیخ شرف الدین محمد بن سعید البوصیری	۶۹۵ھ	تاج کمپنی
70	قلائد الجواھر	علامہ محمد بن یحییٰ حلبی	۹۶۳ھ	مصطفی البابی مصر
	ک			
71	کشف الغمہ عن جمیع الامہ	امام عبدالوہاب الشعرانی	۹۷۳ھ	مصطفی البابی حلبی مصر
72	کنز العمال	علامہ علاؤ الدین علی المتقی	۹۷۵ھ	دائرۃ المعارف حیدرآباد، دکن
73	الکوکب الدریہ	شیخ زین الدین محمد عبدالرؤف مناوی	۱۰۲۱ھ	دار صادر، بیروت
74	الکمالات الالٰہیہ فی الصفات المحمدیہ (مشمولہ جواھر البحار)	شیخ عبدالکریم الجیلی		بیروت
75	کلام الاولیاء فی شان سلطان الاولیاء	حافظ برکت علی		لاہور
	گ			

76	گل دستۂ کرامت	مفتی غلام سرور قادری لاہوری	۱۲۴۴ھ	گنیش پرکاش، لاہور
	م			
77	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل	۲۴۱ھ	دار صادر، بیروت
78	المعجم الصغیر للطبرانی	حافظ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰ھ	مکتبہ سلفیہ، مدینہ منورہ
79	مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری	۴۰۵ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد، دکن
80	معجم البلدان	شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت الحموی	۶۲۶ھ	دار صادر، بیروت
81	مشکوٰۃ المصابیح	شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب	۷۴۲ھ	ایچ ایم سعید، کراچی
82	مرآۃ الجنان	ابومحمد عبداللہ بن اسعد یافعی	۷۶۸ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن
83	مجمع الزوائد	نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی	۸۰۷ھ	بیروت
84	مزیل الخفاء عن الفاظ الشفا	علامہ احمد بن محمد بن محمود الشمنی	۸۷۲ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا، گجرات، ہند
85	المواہب اللدنیہ	امام احمد بن محمد قسطلانی	۹۱۱ھ	ازہریہ، مصر
86	مسالک الحنفاء	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی	۹۱۱ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد، دکن

87	مکتوبات امام ربانی	حضرت شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی)	۱۰۳۴ھ	نول کشور
88	مطالع المسرات	امام محمد المہدی بن احمد الفاسی	۱۰۵۲ھ	مطبع تازیہ
89	مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	نول کشور، لکھنؤ
90	ما ثبت بالسنۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	مطبع محمدی، لاہور
91	مظہری (تفسیر)	علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۸ھ	جید برقی پریس، دہلی
92	المختصر فی تاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبد القادر جیلانی و اولادہ	علامہ ابراہیم عبدالغنی الدروبی	۱۳۷۷ھ	افریشیا پرنٹنگ پریس، کراچی
93	مہر منیر	مولانا فیض احمد فیض		پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور
94	مظہر جمال مصطفائی	صوفی نصیرالدین ہاشمی		لاہور
	ن			
95	نفحات الانس	مولانا عبدالرحمٰن جامی	۸۹۸ھ	لکھنؤ
96	نزهة الخاطر الفاتر فی ترجمة السید الشریف عبد القادر	علامہ علی بن سلطان محمد القاری	۱۰۱۴ھ	لاہور

97	نسیم الریاض فی شرح الشفا لقاضی عیاض	علامہ شہاب الدین خفاجی	۱۰۶۹ھ	مطبع عثمانیہ
98	نور الابصار	علامہ سید مومن بن حسن بن مومن شبلنجی	۱۲۵۰ھ	مکتبہ یوسفیہ، مصر
99	نام ونسب	صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گولڑوی		پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور
	و			
100	وفیات الاعیان	علامہ شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان	۶۸۱ھ	دار صادر، بیروت
101	وفاء الوفاء	حافظ نور الدین علی بن احمد سمہودی	۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت

تبصرہ

زیرِ نظر کتاب "و رفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر" حضرت سلطان الاولیاء، محبوب سبحانی، شاہ باز لا مکانی، حضور سیدنا غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ النورانی کی سیرت اور فضائل ومناقب پر مشتمل ہے۔

اس کے فاضل مصنف حضرت صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری کی شخصیت علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ موصوف "الولد سر لابیہ" کی مجسم تصویر ہیں، آپ کے والد گرامی فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی محمد نور اللہ نعیمی، صاحب فتاویٰ نوریہ اپنے ذوق علمی اور انداز تحقیق میں ملک بھر کے علماء میں ایک منفرد مقام کے حامل تھے۔ وہ پیش آمدہ کسی بھی مسئلہ میں انتہائی باریک بینی اور کامل تحقیق کے بعد کوئی رائے قائم کرتے تھے۔ چناں چہ ان کے اس ذوق تحقیق و جستجو سے ان کے عالی قدر اور ہونہار فرزند صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری صاحب نے حظ وافر پایا ہے اور "پدرم سلطان بود" کی بیماری، جس میں اکثر اہل فضل وکمال کی اولاد مبتلا ہو جاتی ہے، کا شکار ہوئے بغیر محنت، مشقت اور تحقیق کو اپنا شعار بنایا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب آپ ہی کے رشحات قلم کا شاہ کار ہے، جس میں آپ نے ملت اسلامیہ کے عظیم محسن اور عالم روحانیت کے درِ یکتا میراں محی الدین غوث الاعظم جیلانی کے ذاتی اوصاف وکمالات اور روحانی فضائل ومناقب اور محاسن کو مختلف علمی جواہر پاروں سے نکال کر ایک سلک میں اس خوب صورتی کے ساتھ پرو دیا ہے کہ دیکھنے اور پڑھنے والے کو انوار غوثیہ کی کہکشاں نظر آتی ہے اور وہ پڑھتے پڑھتے فیضان غوثیت مآب کے بحر عمیق میں ڈوب جاتا ہے۔ غرض یہ کہ کتاب اپنے موضوع پر ایک منفرد اور امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔ اسلوب نگارش، عمدگی وجاذبیت کی تمام تر کیفیات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے کہ قاری پڑھنا شروع کرے تو بغیر ختم کیے نہیں رہتا۔

موصوف کی دوسری کتاب "باب مدینۃ العلم" اور زیر نظر مجموعے کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سوانح نگاری کے جدید اسلوب نگارش اور سلسلہ تحقیق وتدقیق کے فن سے نہ صرف کما حقہ آگاہ ہیں بلکہ اس کو استعمال میں لانے کی کامل مہارت بھی رکھتے ہیں، اس لیے اگر کہا جائے کہ وہ

ایک ماہر سوانح نگار ہیں تو اس میں مبالغہ نہیں ہوگا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت عامہ اور پذیرائی کی دولت سے نوازے اور اہل بیت اطہار کے صدقہ میں روز قیامت ذریعہ نجات بنائے۔

علامہ محمد الیاس اعظمی

انٹرنیشنل منہاج القرآن یونی ورسٹی، لاہور

(ماہ نامہ العلماء، لاہور، اگست ۱۹۹۸ء)

❀❀❀❀❀

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا — ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

نہ کیوں کر اولیاء اس آستانے کے بنیں منگتا — کہ اقلیم ولایت پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

جو فرمایا کہ دوش اولیاء پر ہے قدم میرا — لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوث اعظم کا

دمِ فرماں خراساں میں معین الدین چشتی نے — جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوث اعظم کا

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ — ہے افضل اولیاء میں یوں ہی رتبہ غوث اعظم کا

مری جاں کندنی کا وقت راحت سے بدل جائے — سر بالیں اگر ہو جائے پھیرا غوث اعظم کا

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو — تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

ندا دے گا منادی حشر میں یوں قادریوں کو — کدھر ہیں قادری کر لیں نظارا غوث اعظم کا

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوس اعلیٰ میں — فقط اک شرط ہے ہو نام لیوا غوث اعظم کا

ٹھکانا اس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی — کھڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوث اعظم کا

خداوندا دعا مقبول کر ہم روسیاہوں کی — گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوث اعظم کا

نبی نور الٰہی اور یہ نور مصطفائی ہیں — تو پھر نوری نہ ہو کیوں کر گھرانا غوث اعظم کا

نبی کے نور کو گر دیکھنا چاہے انہیں دیکھے — سراپا نورِ احمد ہے سراپا غوث اعظم کا

رسول اللہ کا دشمن ہے غوث پاک کا دشمن — رسول اللہ کا پیارا ہے پیارا غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بے حد کرم مجھ پر — خدا کا، رحمۃ للعٰلمین کا، غوث اعظم کا

جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

(مولانا محمد جمیل قادری علیہ الرحمہ)

قطعہ تاریخ و مادہ ہائے تاریخ سال طباعت

کتاب موسوم بہ

''و رفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر'' (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)

ازقلم، مکرمی صاحب زادہ محمد محبّ اللہ نوری، بصیر پور شریف

۱۴۱۸ھ (سال اشاعت) ۱۹۹۷ء

''طیب و رفعنا لک ذکرک''

''آب شار فیض جاوید''

''باب کمال شیخ عبدالقادر''

''ظہور نور دوام''

''پیر پیران جہاں، جلوۂ حبیب، و رفعنا لک ذکرک''

''یمن غوث العصر''

''یمن محی الدین غوث الورا''

''گلشن کمال غوث''

''آفتاب ابد غوث''

''آہنگ وجاہت غوث''

''مظہر مصطفیٰ نشان حیدر''

''کہ بر شیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی، بجا''

✡✡✡✡✡

رسول پاک و علی و حسین کے دل بند
حسن کے نور نظر کا عظیم تر ہے مقام

امیر مملکت فقر و عشق بے ہمتا
جہان معرفت و علم حق کے وہ ہیں امام

وہ آسمان ہدایت کے نیرّ کامل
حق آگہی کے شبستاں کے وہ ہیں ماہ تمام

دلیل، دین نبی کی حقانیت کی ہیں وہ
وجود ان کا نشان صداقت اسلام

عزیز نسبت پیران پیر رکھتے ہیں
ہر عہد و سلسلہ کے جملہ اولیائے کرام

ہے گردنوں پہ تمام اولیاء کی ان کا قدم
زہے یہ رتبۂ عالی، خوشا یہ عظمت تام

ورائے فہم ہے جس کی بلند پروازی
وہ شاہباز افق ہائے ہو، وہ مخدع مقام

اسے قوی و توانا کیا بہ حسن عمل
نحیف وخستہ و بے کس تھا دین شاہ انام

گرفت کی سر عام ان کی سخت لہجے میں
خوشامدانہ سلاطین سے کیا نہ کلام

مجدد و متکلم، مفکر و مصلح
وہ مقتدائے زمانہ وہ پیشوائے انام

---O---

مری نظر سے بھی گزری کتاب نور فشاں
فضیلت شہ بغداد جس کا ہے پیغام

مرے لیے تھی ضروری یہ خامہ فرسائی
کہ غوث پاک کا میں بھی ہوں ایک ادنیٰ غلام

محبّ غوث، محبّ نبی، محبّ اللہ
کیا ہے قابل تحسین خوب اس نے یہ کام

حسین و منفرد و دل پذیر و فکر انگیز
کتاب ہے بڑی نادر، نہیں ہے اس میں کلام

سگِ کمینۂ درگاہِ غوث، طارق نے
کہا ہے سال طباعت ''ظہور نور دوام''

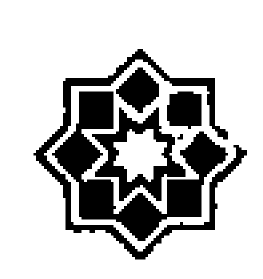
۱۴۱۸ھ

طارق سلطان پوری، حسن ابدال

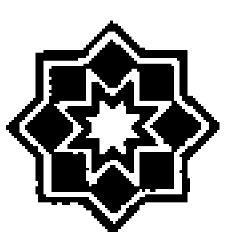
فتاویٰ نوریہ

تصنیف: حضرت فقیہ اعظم مفتی ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی قدس سرہ العزیز

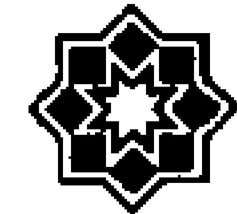
بانی دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف



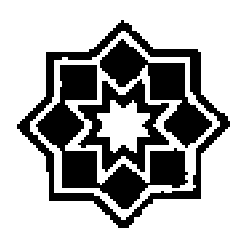

فقہ حنفی کا عظیم انسائیکلو پیڈیا



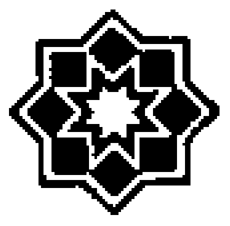
جدید و قدیم مسائل کا حسین مجموعہ



علماء، فقہاء، وکلاء، طلباء اور مدرسین و محققین کے لیے فقہی و قانونی سرمایہ



عوام و خواص کی شرعی ضروریات کا کفیل



ایک منارِ نور

خوب صورت، کتابت و طباعت، عمدہ جلد

ہدیہ مکمل سیٹ (چھ جلد): 1800 روپے

جانشینِ حضرت فقیہ اعظم
صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری زید مجدہ
کی ایمان افروز نگارشات

تصانیف

- گستاخِ رسول کا شرعی حکم
- رحمۃ للعالمین ﷺ کا پیغام امن
- ظہورِ نور
- میلاد النبی --- صاحب میلاد کی کرم نوازیاں
- افضلیت مدینہ منورہ
- اسلام اور تصوف
- مخزن صدق وصفا --- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- باب مدینۃ العلم --- مرتضیٰ مشکل کشا، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
- حبِّ اہل بیت
- ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر ---
(غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)
- سلطان الہند خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ
- شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر علیہ الرحمۃ
- وقت کی قدر کیجئے
- فقیہ اعظم --- پیکر شفقت
- حضرت فقیہ اعظم کے استاذ مکرم مفتی اعظم سیدی ابوالبرکات اپنے مکاتیب کے آئینے میں
- چند روز مصر میں (سفر نامہ مصر)
- سفر محبت (حصہ اول) --- بصیر پور شریف سے بغداد معلی تک

ترتیب وتدوین

- فتاویٰ نوریہ (جلد اول، دوم ترتیب نو -- جلد سوم تا ششم تدوین وتبویب)
- خطبات نوریہ • سترہ تقریریں • میلاد النبی ﷺ • میلادِ مصطفیٰ ﷺ

تراجم

- افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء عقل ونقل کے پیمانے میں (امام رازی)
- قرعہ مبارکہ (فال نامہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- بشائر الخیرات (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتب کردہ مجموعہ درود وسلام)

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)